

مکتوبات انجمنی

پہلے
حضرت قاضی عبدالکرم صاحب

مرتب
مولانا عبید اللہ قاسمی

شمس الاولیاء حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی کے مکتوبات قدسیہ کا واقع مجموعہ جن میں اصول و
سلوک طریقت و دہ معرفت مہدیت و ولایت اہتمام سنت و طاعت اسلام کا جامعہ و باطن شیعہ کمال سے
استفادہ و افادہ ہے نفس و فانییت اخص کمال الہییت توفیق و توکل معنی رسول نبوت اور اکابر علماء
دعوت کے مسلک اعتدال کی راہوں سے امت میں تشریف افشاح کی گئی ہے۔

القائیم الکیڈمی ۵ جامعہ ابوہریرہ

برائے پوسٹ نمبر خانی آباد ضلع نوشہرہ سندھ پاکستان

مکتوباتِ افغانی^{۷۲}

حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی^{۷۲}

بنام

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری



دل کی ساری آرزوئیں ہو گئیں آتش بجائ
تو نے اے لطیف نگاہ دوست یہ کیا کر دیا

عاری

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ
۷۵	دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر	۷۵
۷۴	ہر کوئی گزرتا ہے	۷۴
۷۵	مبشرات الہیہ	۷۵
۷۶	وقت کو قیمت جانو	۷۶
۷۷	لطائف اور مشائخ کا تذکرہ	۷۷
۷۹	مسائل میں احتیاط کی تاکید	۷۹
۸۰	احساس کفر سے نجات خود حسنا	۸۰
۸۱	میں داخل ہے	۸۱
۸۱	دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر	۸۱
۸۱	موزوں ہے	۸۱
۸۱	امارت کیلئے ذکورہ کی شرط پر اجتماع ہے	۸۱
۸۲	مدرسہ کا قطعی نقصان نفع مظلون کے	۸۲
۸۲	مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے	۸۲
۸۲	دستار بندی حضرت مدنیؒ میں تکمیل	۸۲
۸۳	نسبت تشہید کی طرف اشارہ ہے	۸۳
۸۳	عداوت نفس و شیطان کا تصور کر کے	۸۳
۸۳	مقابلہ کیا جائے	۸۳
۸۳	مسلم کی شان ہے ' لایسخالون	۸۳
۸۳	لوعہ لاقم	۸۳
۸۵	حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت	۸۵

صفحہ	عنوان	صفحہ
۵۳	حزم اور احتیاط کی ضرورت	۵۳
۵۳	استقامت فوق الکرامت	۵۳
۵۳	اصل شئی اطاعت ہے کیفیت نہیں	۵۳
۵۳	مکتوب الیہ کی وضاحت	۵۳
۵۵	استقامت بدون الاحوال زیادہ	۵۵
۵۶	کمال ہے	۵۶
۵۷	مکتوب کا خلاصہ	۵۷
۵۷	راہ سلوک میں ذکر الہی اور رضاء حق	۵۷
۵۸	کو مطلوب بنانا مقصود ہے	۵۸
۵۸	مکتوب بالا کی وضاحت	۵۸
۵۹	اصلاح نفس کی طرف ہر وقت توجہ	۵۹
۵۹	ضروری ہے	۵۹
۶۰	حاقیہ الامور حضرت حق جل جہدہ	۶۰
۶۰	کے ہاتھ میں ہے	۶۰
۶۰	مکتوب الیہ کی وضاحت	۶۰
۶۱	حج میں تجارت کا حکم ' نکالیف سے راہ	۶۱
۶۱	نجات معلوم کرنے کا طریقہ	۶۱
۶۲	مکتوب شریف کے آخری جملے کی	۶۲
۶۲	وضاحت اور ایک لطیفہ	۶۲
۶۳	تحقیق نسبت مع الشیخ کی دلیل	۶۳

صفحہ	عنوان	صفحہ
۸۶	رہنے نکاح میں تین امور ملحوظ رہیں۔	۱۰۳
۸۷	متعلقین کیلئے خصوصیت سے دعا کا	۱۰۳
۸۷	اجتماع	۱۰۳
۸۸	انسان کے ہاتھ میں سچی و عمل ہے،	۱۰۵
۸۸	نہایت قبضہ خداوندی میں ہیں۔	۱۰۵
۸۹	سلامت اجسام انبیاء و شہداء کی	۱۰۵
۸۹	مع اہل مذکور ہے۔	۱۰۵
۹۰	خواب میں حضور کی معیت دلیلی	۱۰۷
۹۰	قرب فرأض ہے۔	۱۰۷
۹۰	نقلی معمولات کے ترک کا عملی علاج	۱۰۷
۹۰	ایصال ثواب میں قلبی توجہ اور	۱۰۸
۹۲	اخلاص کے اثرات۔	۹۲
۹۳	اگر مستحب سے ہنگامہ اختلاف اور	۹۳
۹۵	منازعت پیدا ہو تو اس کا چھوڑنا جائز	۱۱۰
۹۵	ہے۔	۱۱۰
۹۶	عمارت دنیا کو طلاق دیکر عمارت	۹۶
۹۷	آخرت میں لگ جائیں۔	۱۱۱
۹۸	تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔	۱۱۲
۱۰۰	استحضار حق قلب و تصور پر غالب	۱۱۲
۱۱۲	آجائے۔	۱۱۲

صفحہ	عنوان	صفحہ
۱۱۳	مقام تکمیل کو دوام نہیں۔	۱۱۳
۱۱۳	قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں	۱۱۳
۱۱۳	شرکت کی خواہش ہے۔	۱۱۳
۱۱۳	اعتذار کی صورت میں اطلاع کا	۱۱۳
۱۱۳	اجتماع۔	۱۱۳
۱۱۳	تا جائز ذرائع سے حج نا پسند ہے اللہ	۱۱۳
۱۱۳	کی عظمت وصول معاشی کا سبب	۱۱۳
۱۱۵	ہے۔	۱۱۵
۱۱۶	رسید خلا کا اہتمام۔	۱۱۶
۱۱۶	انکیشن لڑنے سے معذرت، غیر	۱۱۶
۱۱۶	سرکاری ادارہ تحقیقات اسلام کے	۱۱۶
۱۱۶	قیام کی ضرورت۔	۱۱۶
۱۱۶	استقامت علی الدین کا کوئی قسم	۱۱۶
۱۱۷	الہدیل نہیں۔	۱۱۷
۱۱۸	ماہ رمضان ناو قرآن ہے۔	۱۱۸
۱۱۹	تدریس کی ضرورت گھر کے بجائے	۱۱۹
۱۱۹	بیرون تدریس کی اہمیت۔	۱۱۹
۱۲۰	برکات رمضان سے حرمان علامت	۱۲۰
۱۲۰	شقاوت ہے۔	۱۲۰
۱۲۰	مدرسہ صولت شریعت ہے۔	۱۲۰
۱۲۱	قلم دین کا متابع ہو رہا ہے، دفاع	۱۲۱
۱۲۱	عن الدین کی ضرورت مذکور ہے۔	۱۲۱
۱۲۱	ایک اجتماعی اور مستحکم تصفیہ ادارے	۱۲۱
۱۲۱	کی ضرورت۔	۱۲۱
۱۲۲	لا تقرب فی النوم۔	۱۲۲
۱۲۲	رسوخ محبت الہی و حب رسول کیلئے	۱۲۲
۱۲۲	دوام الہیوں کی ضرورت۔	۱۲۲
۱۲۲	مستولین کو خیر و عافیت کی اطلاع	۱۲۲
۱۲۳	دینے کا اہتمام۔	۱۲۳
۱۲۳	رسالہ تشریح اور الیہ اوقیت والیجاہر۔	۱۲۳
۱۲۳	قضاوت قلبی دور کرنے کا وظیفہ۔	۱۲۳
۱۲۳	علم کی روح فکر آخرت ہے نصرت	۱۲۳
۱۲۳	و حقیقت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ	۱۲۳
۱۲۶	ضرورت ہے۔	۱۲۶
۱۲۷	تصنیف کے سلسلے میں احتیاط	۱۲۷
۱۲۷	ضروری ہے۔	۱۲۷
۱۲۸	روح ترقی مدرسہ اخلاص و اجتہاد	۱۲۸
۱۲۸	مرضات اللہ پر ہے۔	۱۲۸
۱۲۸	امام غزالی کی اربعین فی احوال	۱۲۸
۱۲۹	الدین روح دین کی جانت ہے۔	۱۲۹

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۰	مراjb آخرت مرتب ہوتا ہے۔۔۔	۱۳۳	تخت عاقلی قوانین سے اقتدار کی
۱۳۲	قیام لیل اور تلاوت قرآن سے	۱۳۴	موت نہیں بلکہ بقولیت ہے۔۔۔
۱۳۳	حرمانِ محرم، ایک عظیم مصیبت ہے۔۔۔	۱۳۵	”کتاب سولہم اور اسلام“ مفصل
۱۳۴	دفع اعداء کا وظیفہ۔۔۔	۱۳۶	اور جامع ہے۔۔۔
۱۳۵	خدا خود میر سامان است ارباب	۱۳۷	کوالا پور کا نظرس۔۔۔
۱۳۶	توکل را۔۔۔	۱۳۸	شیخ افغانی کی تجویز سے سب نے
۱۳۷	برکات قرآن اور برکات رمضان	۱۳۹	اتفاق کیا۔۔۔
۱۳۸	میں شدید مناسبت ہے۔۔۔	۱۴۰	چار رکاب کی اجازت کا اثبات۔۔۔
۱۳۹	عظیم الہی کا استعلاء منہارج رام	۱۴۱	خاندانی منصوبہ بندی پر بحث۔۔۔
۱۴۰	سلوک ہے۔۔۔	۱۴۲	نقل العین والقلب من المعیت
۱۴۱	بعض منامی تعبیرات و معجزات۔۔۔	۱۴۳	الجلید الی المریض۔۔۔
۱۴۲	ذکر اسم ذات کی تلقین۔۔۔	۱۴۴	مستوطنین کے لئے دعاؤں کا اہتمام۔۔۔
۱۴۳	بدن، اولاد اور اموال میں تصرف	۱۴۵	والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی
۱۴۴	فعل الہی ہے۔۔۔	۱۴۶	کتوب۔۔۔
۱۴۵	عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے	۱۴۷	فعلی لطائف برکت کی چیز ہے، طالب
۱۴۶	زیادہ قیمت رکھتا ہے۔۔۔	۱۴۸	علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی ہے۔۔۔
۱۴۷	جوانی لغافہ، صحیح بدن، کتابوں کی	۱۴۹	مولانا مفتی محمود سے مشاورت پر اکتہار
۱۴۸	اشاعت عام اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان	۱۵۰	المہمان و دست۔۔۔
۱۴۹	صورت اور روح و احکاف۔۔۔	۱۵۱	جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں ملازمت
۱۵۰	کاف۔۔۔	۱۵۲	کا آخری سال۔۔۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۵۱	عروج کے بعد نزول بڑا ساتھ ہے۔۔۔	۱۵۲	ضعف و امراض کے باوصف
۱۵۲	نصرت الہی کیلئے ولایت شرط ہے۔۔۔	۱۵۳	معمولات میں فرق نہیں آیا۔۔۔
۱۵۳	مولانا خیر محمد جالندھری تمام طبقتوں	۱۵۴	حکومت کا رکبیں الجامعہ کے عہدہ پر
۱۵۴	کیلئے نقطہ اتصال تھے۔۔۔	۱۵۵	اصرار و المعارف کی اشاعت۔۔۔
۱۵۵	ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کا	۱۵۶	نفس العرقان۔۔۔
۱۵۶	احسان۔۔۔	۱۵۷	سقوطِ شرقی پاکستان کا صدمہ۔۔۔
۱۵۷	تلاوت خالق کائنات سے حکما ہم	۱۵۸	ترجم علی الصفا سزکی واضح تفسیر۔۔۔
۱۵۸	کلامی و حاضری دربار الہی کی عظیم	۱۵۹	الہی کی بیماری اور معالجہ و خدمت۔۔۔
۱۵۹	نعت ہے۔۔۔	۱۶۰	غیب سے اعجازی نصرت کا اکتہار۔۔۔
۱۶۰	دورانِ امراض دل مطمئن تھا کہ یہ	۱۶۱	خدمت دین جیس نظر ہونا چاہئے
۱۶۱	کفارہ ذنوب کا سامان ہے۔۔۔	۱۶۲	تدریس پر مسرت، شرح صدر اور
۱۶۲	دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے	۱۶۳	اعانت و فیضانِ علم کی دعا۔۔۔
۱۶۳	برائے دفعِ بواہر۔۔۔	۱۶۴	مرضِ مومن کفارہ ذنوب ہے۔۔۔
۱۶۴	دفعِ مرض، عقدہ علمی کے حل کے	۱۶۵	درس قرآن کے انوار و برکات اور
۱۶۵	وفاائف۔۔۔	۱۶۶	نقد و ثمرات۔۔۔
۱۶۶	اوقات خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام۔۔۔	۱۶۷	تعلق مع شیخ اور تکمیل سلسلہ کے
۱۶۷	تفصیل و تکمیل آئین کی مساعی۔۔۔	۱۶۸	منامی اشارات۔۔۔
۱۶۸	کتوب الہی کی وصیت۔۔۔	۱۶۹	مستوطنین کے غیر شرعی حرکات کے
۱۶۹	حضرت کشمیری کی درس کتاب و سنت	۱۷۰	ارتکاب پر اکتہار و فسوس۔۔۔
۱۷۰	سے دلچسپی۔۔۔	۱۷۱	اوپر الہی کی بجا آوری اور منہیات
۱۷۱	مختلط اور معصوم میں فرق۔۔۔	۱۷۲	سے اجتناب روحِ تصوف ہے۔۔۔



عرض مرتب

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام على خاتم الرسالة وعلی آله و
اصحابه وازواجه وذریاته واتباعه اجمعین الی یوم الدین

حلقہ علم وادب میں اکابر اور مشاہیر شخصیات کے جن کمالات وخصائص کو بطور
خاص جو مقبولیت و محبوبیت حاصل ہوئی، وہ ان کے علمی و دینی تعلیمی و تربیتی، ادبی و اصلاحی
اور رشد و ہدایت سے پر نور مکاتیب اور ذوق تحریریں بھی ہیں۔ ہمارے بزرگ و علماء اور
صوفیاء نے خطوط سے اپنے شاگردوں پیروؤں اور مریدوں کی تعلیم و تربیت کا کام لیا۔ دینی
مسائل اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اکابر علماء کے یہ مکاتیب مختلف علوم و فنون کے پیش بہا
علی ذخیرے ہیں۔ مکتوبات محمد دلف ثانی اور مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی
اس کی حشود مثالیں ہیں۔

استاذی و استاذ العلماء اپنے مربی و محسن شیخ انصاری حضرت مولانا قاضی عبدالکریم
صاحب کلاچوی دامت برکاتہم فاضل دارالعلوم دیوبند کا شمار ان چند خوش نصیب اور ممتاز
ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہیں وقت کے مشاہیر اہل علم وادب، مشائخ و صوفیاء سے استفادہ
تعلقات اور بڑے بڑے لوگوں سے مراسلت کا موقع ملتا رہا۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۳	معومات پر استقامت و دلیل تعلق	۱۴۸	بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات و بشارات
۱۹۳	مع اللہ ہے	۱۸۰	مقام خوف کے غلبہ سے احساس عصیان بھی موجب برکت ہے۔
۱۹۵	والدین کا ادب و احترام بہر حال ضروری ہے۔	۱۸۲	سفارش مسنونہ
۱۹۶	استقامت قیام لیل کی توفیق دلیل	۱۸۳	خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر
۱۹۶	مقبولیت ہے	۱۸۳	خواب میں رؤیت عجب و دیگر امور دیکھنے کی تعبیر
۱۹۶	احباب و متعلقین کیلئے جواب خطوط کا اہتمام	۱۸۵	تہجد میں اضافہ پر استقامت کی دعا۔
۱۹۶	اہم مطلوب کے لئے وظیفہ	۱۸۶	زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے
۱۹۶	فیوض حرمین سے استفادہ کی ضرورت حج کے بعد مصیبت سے	۱۸۷	منامی بشارات اخلاص کا ثمرہ ہے۔
۱۹۷	اجتناب کی تاکید	۱۸۸	المصنف عبدالرزاق
۱۹۷	متوکلین کیلئے کمال و اکمال کی دعائیں	۱۸۸	فتیہ کی تشریح
۱۹۸	دوام تلاوت و اشغال پر نرسرت اور للمی تعلق پر اہتمام و رعیت	۱۸۹	قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔
۱۹۸	ناصحہ مکانی دلیل تدلل نہیں تو واضح ہے	۱۹۰	سلف کی تعلیم پر ذوق عربی تحریر آیت لاسقطوا من رحمۃ اللہ کا
۱۹۹	اسلامی نظریاتی کونسل میں شرکت	۱۹۱	مراقبہ
۲۰۰	عزت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے	۱۹۲	قابل غیبت بشارتیں
۲۰۲		۱۹۳	خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور ادو وظائف

دور فرمایا بلکہ سیاسی میدان میں ریاست قلات کی وزارت معارف الشریعہ کا منصب سنبھال کر نظام مصطفیٰ علیہ السلام کی عملی افادہ بھی فرمایا اور جب محسوس ہوا کہ اللہ کے قانون پر انسانی قانون کی بالادستی قائم ہو رہی ہے تو وزارت کے عہدے کو ٹھوکر مار کر علماء حق کے کردار اور اسلاف کی روایات کو زعمہ فرمایا۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری آپ کے محبوب استاذ تھے۔ دیوبند میں آپ نے اُن سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ علامہ کشمیری کو حضرت افغانی سے بہت محبت تھی۔ وہ اپنے لائق شاگرد کو دل کھول کر دعائیں دیتے۔ یہی محبت و شفقت اور نسبت تامہ تھی کہ اللہ کریم نے استاذ کے علوم و فیوض کو شاگرد پر ایسے القافہ فرما دیا کہ وہ استاذ کی زبان بن کر اُن کے علوم و معارف کی ترجمانی کرنے لگے۔ علامہ کشمیری کے علوم علامہ افغانی کے سینے میں ختم ہو گئے۔ حضرت افغانی خود فرماتے تھے کہ میں اپنے سارے اساتذہ میں سب سے زیادہ علامہ کشمیری سے متاثر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کردار عمل علامہ کشمیری کی عکس نظر آتا تھا۔

۱۹۷۷ء میں جب اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل ہوئی، تو حضرت افغانیؒ کو پندرہ سال کے پادشہ اس کونسل کا رکن نامزد کیا گیا اور آپ کے علم اور تجربے سے کئی سال تک فائدہ حاصل کیا جاتا رہا۔ آپ کی زندگی اور سیرت و کردار تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ علماء دیوبند میں تمام اکابر کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ انہیں علوم نبوت اور معارف ظاہری و باطنی سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ علامہ افغانیؒ نے بھی صرف حروف و نقوش کے علم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تزکیہ نفس اور علوم باطن کے میدان میں قدم رکھا تو حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کے پاکیزہ دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور اپنے شیخ کے رنگ میں رنگ گئے۔ آخر دم تک اُن کے معمولات حضرت تھانویؒ کے طریق پر رہے اور علمی انداز حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے طرز

دینیوں کتابوں کے مصنف، عظیم مفسر و فقیہ اور احقر کے درسی نظامی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ اپنے تعلیمی ایام کے بالکل آغاز کار میں حضرت قاضی صاحب نے صرف مجھے تنہا خصوصی شفقت و محبت سے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی ”ارشاد الطالبین“ درسا پڑھانا شروع کر دی تھی، جو تصوف و سلوک میں ابتدائی، لیکن معرکے کی کتاب ہے۔

آپ کئی حیثیتوں سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف مدرسہ رحیم المدارس کے بانی و مجتہد بھی ہیں۔ شیخ الحدیث بھی ہیں اور شیخ الشیخ بھی، مفتی بھی ہیں، مدرس بھی، قلم و قراطس سے شغف بھی ہے، تقریر و بیان کی ذمہ داریاں بھی، شرعی مسائل میں عوام کے رہنما و مقتدی بھی ہیں اور علاقائی مسائل اور مشکلات میں مربع خلافت بھی۔ آپ کو وقت کے بلند پایہ محدث شیخ العرب و انجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ اور بلند پایہ شیخ، امام العصر حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی قدس سرہ سے شرف تلمذ بھی حاصل ہے اور شرف بیعت و سلسلہ مکاتبت بھی رکھتے ہیں۔

آپ کے پاس مکاتیب افغانیؒ کا بہت بڑا ذخیرہ جمع ہے۔ مکاتیب افغانیؒ کا شمار تاریخی اہمیت کے علمی و روحانی اور اصلاحی شہ پاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بزرگوں، خوروں اور معصروں کو ہزاروں کی تعداد میں خطوط لکھے، جو تاریخ کا گر اندر سرمایہ ہیں۔ علامہ شمس الحق افغانیؒ نور اللہ مرقدہ ایک بلند پایہ شیخ الحدیث، بے مثل مفسر، عظیم المرتبت فقیہ اور دیگر علوم و فنون کے جید محقق عالم تھے۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں علوم و معارف کا یہ سورج خلسہ چا رسدہ کے ایک گاؤں ترنگزئی کی وادیوں میں طلوع ہوا اور ایک عالم کو نور ہدایت کی کرنوں سے منور کر گیا۔

آپ کی جہ جہت شخصیت سے نہ صرف برصغیر بلکہ جزیرۃ العرب اور دنیا بھر اسلام کے چپے چپے میں رہنے والے متعارف ہیں۔ علامہ افغانیؒ کی علمی خدمات و مساعی قابل ستائش ہیں۔ آپ نے نہ صرف دینی اداروں میں اپنے علوم و معارف سے طلبہ کو بہرہ

عقارت پر جانے کا ہے۔ اسی طرح شرائط معلومہ کے ساتھ عصر کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھنا اور مغرب کی نماز کو جان بوجھ کر وقت خاص سے مؤخر کرنا یہ سب احکام اس کی کلی علاقہ میں ہیں کہ اب یہ مسلمان بندہ اللہ کا واقعی عاشق ہے، جو اس وقت عقل سے بیگانہ اور فہم انسانی سے بہت آگے نکل چکا ہے۔

یہی درجہ فنا ہے۔ حضرت مولوی صاحبان کے انقیاد سے تو واقف تھے ہی کہ مولویت کے ساتھ مرض تقیہ کا داعیہ تو ہوتا ہی ہے، اس لئے زور دے کر فرمایا کہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا، اسی میں فرمایا کہ تمہارے سمجھانے کو تلاتا ہوں کہ میں کچھ عرصہ مدینہ پاک رہا ہوں اور وہاں شیخ عراقیؒ کی مجلس میں مسلسل حاضری دیتا رہا، مگر نشست و برخاست اور گفت و شنید سے حضرت شیخ عراقیؒ کو یہ اعزازہ نہیں ہونے دیا کہ میں ایک دینی طالب علم بھی ہوں، ایک دن اکیلے میں کوئی مشکل کتاب دیکھ رہا تھا کہ حضرت تشریف لائے۔ میں انھما، کتاب ہاتھ میں تھی، اسی دن حضرت کو معلوم ہو کہ میں دارالعلوم دیوبند کا مدرس بھی ہوں۔“

استاذی حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کے نام مکاتیب افغانیؒ کے گرانقدر علمی ذخیرہ کا علم ہوا تو جیسے دھبے بے آب و گیادہ میں پیاسے کو پانی کی جھلک نظر آ جائے۔ ان مکاتیب قدیمہ کو تاریخ کا حصہ بنا کر افادۂ عام کی غرض سے کتابی شکل میں شائع کرنے کے لئے حضرت استاذ مدظلہ کے جانشین و فرزند کبیر استاذ مکرم مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب دامت برکاتہم سے رابطہ ہوا۔ باہم مشورہ سے مکاتیب قدیمہ کی اشاعت کے لئے حتمی درخواست حضرت استاذ مکرم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کی گئی، جو نہ صرف بخوش قبول فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے بھی نوازا، جس سے مزید ہمت بندھی اور حوصلہ بڑھا۔ آپ کی خصوصی توجہات اور

درکے جام شریعت، درکے سندان عشق

ہر ہونٹ کے عائد جام و سندان باطن

کتاب ہذا کے کمپوزنگ شدہ تمام مسودات سمیت احقر کے عرض مرتب پر استاذی الکریم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم نے جب نظر جانی فرمائی، تو عرض مرتب میں درج ذیل مزید اضافہ بھی فرمایا، جو مین و عن آن ہی کے الفاظ میں شریک ہذا ہے۔

اضافہ از نا کارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ !

”قادر یہ میں جہاں تک سنایا غالباً کسی نقش میں بھی نظر سے گذرا ہے۔

آپ اپنے آباء کرام سے نسبت باطنیہ میں مجاز ہیں اور نقشند یہ میں حضرت علاؤ الدین عراقیؒ سے آپ کو اجازت حاصل ہے۔ آپ ایک سال تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے ہیں اور حضرت عراقی قدس سرہ سے استفادہ اور استفادہ کا واقعہ اس نا کارہ راقم الحروف عبدالکریم کلاچوی کو اس تقریب سے سنایا کہ میں ۱۹۷۶ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ کے سفر پر جانے والا تھا۔ حضرت مرحوم نے اذرائے نصیح و خیر خواہی فرمایا..... کج کی عبادت تو سرا سر دیوانگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فنا ہو جانے کی عبادت ہے۔ دیکھئے! بیت اللہ کے ارد گرد گھومتا بار بار گھومنا اور اس گھومنے کو عبادت سمجھنا اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا، پھر ملیٹن انھرن بنزستونوں کے درمیان کوئی بھی چیز دیکھے بغیر دوڑنا تیز چلنا اس پر خوش ہونا، اسے رضا و اہلیہ کا ذریعہ خیال کرنا، پھر حرارت پر کنگر لکڑیاں مارنا، عرفات کے میدان پر لاڑنا پہنچنا، الحج العرفہ کج تو نام ہی

بھی فرماتے رہے اور استاذ محترم حضرت مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ بھی اس میں بھرپور معاونت فرماتے رہے۔ بہر حال بروہد حضرات پروف ریڈنگ اور تصحیح پر توجہ فرماتے اور وقتاً فوقتاً گرانقدر اور مفید مشوروں اور ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ:

”مکاتیب قدسیہ پہلے کسی بھی صاحب نے طلب کئے تھے۔ غالباً شائع نہیں کئے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔“

یقیناً حضرت علامہ افغانیؒ جیسے جامع العلوم علماء کرام اب تاریخ کے اوراق ہدایات و مکاتیب اور ان کی تحریروں میں ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایسے حضرات اب نایاب نہیں تو کم یا کم ضرور ہو چکے ہیں۔

علامہ افغانیؒ کے مکاتیب میں ان کی سوانح حیات کا رنگ اور عادات و خصائل کا باب بھی نظر آتا ہے۔ مکاتیب قدسیہ کا یہ مجموعہ علامہ افغانیؒ کی شخصیت، افادات اور ان کے علوم و معارف کو تعارف کرانے میں مفید ثابت ہوگا۔

ایسی تابعدار روزگار رہتیاں جن کی زندگی شرافت، تقویٰ، اخلاص، اللہیت، تعلیم و تعلم اور تعریف و تالیف سے عبارت ہو، ان کی علمی کاوشیں، حالات و واقعات زندگی، مکتوبات و تحریرات کو مرتب کر کے نسل نو کے سامنے پیش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مکاتیب قدسیہ ”حق بقدر اسرید“ کے مصداق قوم کی امانت کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر کے منظر عام پر لانے کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ اللہ کریم اسے عوام و خواص کے لئے باعث استفادہ ثابت کرے۔

اس مجموعہ کی تیاری میں معاونت کرنے والوں، دعاؤں میں یاد رکھنے والوں اور

دعاہائے نیک شی کے برکات و ثمرات کی ایک جھلک دینی وطنی مرکز جامعہ ابو ہریرہ کی شکل میں بھی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ پورا بھی انہی کا صدقہ جاریہ ہے جو اب بحمد اللہ ایک تیار اور ثمر آور درخت بن چکا ہے۔ والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔

حضرت الاستاذ مدظلہ کی صحبتوں، شفقتوں، عنایتوں اور اسافر و نازیوں کا یہ عالم ہے کہ انتہائی مصروفیات، حیرانہ سالی اور عوارض و امراض کے باوصف اتنی دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے نوشہرہ بھی تشریف لائے۔ جامعہ ابو ہریرہ کو اپنے قدمِ مسنت لروم سے سرفراز فرمایا، اور احقر کو اعزاز بخشا.....

ع کلاؤ گوشہ ہفتاں یہ آسمان رسید

ایک ہفتہ تک اپنے اس گلشنِ علوم نبوت میں رونق افروز رہے۔ اپنے فرمودات سے علوم و معارف کے چشمے بہاتے اور تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ جلوہ آرائیاں اور وصال کی لذتیں حاصل رہیں۔ اس دوران ”نجم التناویں جلد اول“ کی کمپوزنگ، ترتیب و اصلاح اور تصحیح کا کام اپنی نگرانی میں کراتے رہے۔ حضرت مدظلہ کی یہاں موجودگی کے ایام جامعہ کے لئے باعث خیر و برکت اور ہم گناہ گاروں کے لئے باعث اعزاز و افتخار ثابت ہوئے۔ واجوہم علی اللہ۔

اب چونکہ کبریتی بضعف اور عوارض و امراض کی وجہ سے سفر مشکل ہو گیا ہے۔ لہذا اپنے گھر اور مدرسہ عربیہ نجف المدارس کلاچی ہی میں قیام رہتا ہے۔ وہاں بیٹھ کر بھی لکھو شفقت و محبت ہم گناہ گاروں پر رہتی ہے۔ خصوصی توجہات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ شیع و حوصلہ افزائی سے بھرپور مکاتیب مبارکہ سے بھی سرفراز فرماتے ہیں۔ واجوہم علی اللہ۔ حضرت کے یہ مفصل اور مختصر مکاتیب بھی مستقبل میں تاریخ کا حصہ بنیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مکاتیب قدسیہ کی کمپوزنگ کے بعد نظر جانی اور اصلاح حضرت الاستاذ مدظلہ خود

مخلصین احباب کی نیک تمناؤں پر شکر گزار ہوں۔ بالخصوص استاذ مکرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب، حضرت مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابو ہریرہ، برادر محترم مولانا جان محمد رکن القاسم اکیڈمی برادر محترم جناب محمد شفیق عالم شیرینی ناظم ماہنامہ القاسم کاممونی احسان ہوں کہ وہ کتاب کے تمام مراحل میں میرے شریک کار رہے۔ واجوہم علی اللہ۔
اللہ کریم سب کو اجر عظیم عطا فرماوے اور اس کاوش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرماوے۔

عبدالقیوم حقانی

خادم جامعہ ابو ہریرہ

خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

۹ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ / ۳۰ اپریل ۲۰۰۴ء

مُقَدِّمَہ

استاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی فاضل دیوبند، شیخ مدنی کے تلمیذ خاص۔ امام الاہوری، حضرت عبوری مولانا غلام غوث بزاروی، مولانا مفتی محمود، حضرت در خواستی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے رفیق کار و معتمد، احقر کی اولین مادر علمی مدرسہ عربیہ المدارس کلاچی کے بانی و مبتم، دسیوں کتابوں کے مصنف اور عظیم مسرہ نقیہ اور احقر کے درسی نظامی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ انہوں نے احقر کے ایک خط کے جواب میں شدید طعنت، امر افس و عوارض کے باوصف کئی خطوں میں سترہ (۱۷) اکون میں ایک مفصل تحریر لکھی ہے جس میں ۸۵ سال کی عمر میں حضرت کے مشاغل، عزم و حوصلہ، انخلاص و طبیعت، جزئی عمل صالح، درس و تدریس اور سیرت و سوانح کے نمایاں نقوش ہم کا کار و طالب علموں کے لئے نشان راہ اور محرک عمل ہیں۔ نیز آپ کی سببی و قیغ تحریر چونکہ اصلاً حضرت حقانی کے کتابت کے سلسلہ میں وجود پذیر ہوئی ہے، اس لئے اسے من و عن اس کتاب کا مقدمہ بھی بنایا جا رہا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

برادر محترم مولانا عبد القیوم صاحب حقانی سلمک اللہ و عطا لک عماد آذاک
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شغل درس و تدریس کی مساعی :

ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کا تیسرا ہفتہ کچھ امراض، شدت قبض اور منہ و زبان اور
موسموں میں سوزش جسے عام زبان میں ملاش کہتے ہیں، شدید گرمی کے باعث کچھ تکلیف
میں گذرا۔ تدریس وغیرہ کا شغل ترک تو نہیں کیا لیکن مدرسہ تک جانے کی ہمت نہ کر سکا۔
حجرہ یا مسجد کے متصل حجرہ میں بیٹھ جاتا اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد خوب تھک جاتا۔ گرمی
سے بچنے کا علاج ٹھنڈے مقام پر سفر کر کے جانا ہے۔ جناب قاری علی جان صاحب سلمہ و
عاقہ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے اس نے ابونکھبی سے چار دفعہ فون کیا اور مؤکد تاکید
سے کہا وہ ضرور آجاویں، میں نے بچے کو تاکید کی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مکان آپ کی
خاطر بنایا ہے، اکیلے نہ آئیں دس بارہ طلباء کو ساتھ لے آئیں، میں جون کے آخر تک آ رہا
ہوں۔ یہ بھی کہا اگر پہلے نہ آسکے تو میں آ کر زبردستی لے آؤں گا۔

اس وقت میں نے صاف لفظوں میں بڑا رشک بیان سے کہا کہ میں نے فیصلہ کیا
ہے کہ اس آخری وقت میں مدرسہ اور آباد و اجداد کا گھر اور بچوں کو چھوڑ کر لاش لنگھوانا نہیں
چاہتا، آپ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمادیں۔ (اگر زندگی رہی تو پھر اصل مقصود کا
جواب انتشاء اللہ کل لکھوں گا)

تحریر جواب کی مساعی :

۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کو مختصر سا ڈپہ لکھوا لیا تھا۔ جمعہ کا دن تھا، صبح کی نماز پڑھا
سکا نہ شپ جمعہ کی مجلس ذکر میں بیٹھ سکا۔ نہ جمعہ کا بیان خطبہ اور درج حدیث دے سکا البتہ

دو گنا جمعہ کے لئے حاضری نصیب ہوئی۔ اسی تاریخ کی ڈاک پر نظر ڈالی تو خاک و ردی
(جامعہ ابو ہریرہ کے لفافہ کارنگ) میں آپ کا قصہ (عریفہ) بزبان حال کہہ رہا تھا۔ پس
پردہ حقانی صاحب بول رہے ہیں۔ لفافہ کھولا، حسب سابق شکریوں کا ذکر اور دعوات صالحہ
کا لشکر باصرہ نواز ہوا۔ میں نے کیا حیرت مارا جواب ایک ہی تھا کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور
حسب عادت اپنے تند و تیز لہجے سے سہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ حق پر میوہ شیریں کا اجر عظیم
عطا کریں۔ بظاہر ڈپہ کی وجہ سے اس وقت طبیعت حاضری، قلم اٹھایا اور آپ سے قلمی
ملاقات کرنے لگا جسے عام اصطلاح میں نصف ملاقات بھی کہتے ہیں۔ صفحہ بڑا سیاہ کر دیا۔
آپ کو شاید مبالغہ معلوم صبح گھر سے آتے وقت وہی کاغذات ساتھ لیکر حجرہ یا مسجد تک
لے آتا، گیارہ بارہ بجے واپس لے جاتا۔ عصر کی نماز کے لئے کھڑا تو وہی کاغذات ساتھ لیکر
مغرب کے بعد پھر گھر لے جاتا۔ پانچویں دن شاید عصر کے بعد وقفہ ملا اس کو پورا کرنے کی
کوشش کی۔ پھر وہی ناکامی۔ (مکتوب الیہ کے لئے یہ توجہ و عنایت دنیا میں استناد اور
آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے)

فکر جواب بھی اور فکر تدریس بھی :

آج ۲۸ ربیع الثانی پھر ڈپہ لکھایا اور اذان مغرب کے قریب تک یہاں تک لکھا
ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ "مغزا خورد و مطلق خود بدید" کے مصداق ہے۔ آج ۲۹ ربیع الثانی
صبح پونے سات بجے بیٹھ گیا۔ سات بجے تک آرام کرنے کی عادت ہے۔ ساڑھے سات
آٹھ بجے تک طلباء کی خدمت میں حاضری ہے۔ دیکھتے کتنے سطر لکھتا ہوں۔ اب تطویل
لا طائل کے بعد۔

مکاتیب افغانی کی تدوین کی تجویز :

آدم برسر مطلب! آپ نے لکھا ہے استاذ محترم حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم

آ رہے حالانکہ یہ بالکل یقین محکم ہے کہ نہ تو میں نے باوجود مجسمہ اہم و عصیان کے نہ منامی اور نہ ہی اس قسم کے واقعات نہ تو گھڑے ہیں اور نہ حضرت قدس سرہ نے از روئے کشف ان کو معلوم فرما کر جواب تحریر فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے مکاتیب عالیہ کے بالخصوص سرنامہ میں جن تجلی الفاظ سے اس ناکارہ کو تو ازا ہے ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ واللہ، باللہ ثم باللہ۔

حضرت افغانیؒ کے تجلی کلمات :

پھر کیا حضرتؒ نے غلط بیانی سے کام لیا ہے بکا و حاشا! اس کا وہم بھی اپنے ایمان کا نقصان سمجھتا ہوں۔ غلط بیانی اور ناجائز خوشامدکاری مشائخ اور سیاست پرست علماء سے تو ممکن ہے۔ میں نہ عمر بھر کسی حلقہ میں چڑھایا رہا ہوں نہ کسی پارٹی وغیرہ کا سربراہ۔ حضرتؒ کے تمام مکاتیب قدیمہ میں صرف ایک مکتوب شریف میں کسی ڈاکٹر کے لئے بھائی قاضی عبد اللطیف صاحب سلمہ سے تحفہ تصدیقات کے باوجود تحریر فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اپنے واقف کار کسی میر وغیرہ کو توجہ دلانے کی کوشش کریں۔ بھائی صاحب موصوف نے غائب اس کے لئے کسی سے کہا ہوگا۔ کام تو اس وقت تک نہیں ہوا تھا لیکن حضرتؒ نے اپنی علمی جلالت، دنیوی و جاہلیوں کے باوجود ان کا جن بھاری بھر کم الفاظ سے شکر یہ ادا کیا ہے وہ صرف ان کی اعلیٰ شرافت کا تقاضا تھا جو ایسی مکتوب میں پڑھا جاسکتا تھا۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا اس وقت تک تو کام بھی نہیں ہوا تھا، بعد میں بھی معلوم نہیں، کام ہو گیا کہ نہیں ہوا۔ پھر ان تجلی الفاظ کا مطلب کیا لیا جائے گا۔ میری گزارش ہے کہ اس کا مطلب چھوٹوں کا دل بڑھانا ہے اور گرتے کو سہارا دینا ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿وَلَا تَقْنُؤُوا وَلَا تَحْزَنْوْا وَأَنْتُمْ بِالْآخِلُونَ إِنَّكُمْ مُرْغَبُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹) اور ست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ

صاحب کی تحریک و تجویز پر حضرت افغانیؒ اور آپ کے درمیان جو باہمی مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ ”القاسم“ ان تمام علوم اہل برخوردار مذکور کی تحریک و تجویز پر سیدی حضرت افغانی قدس سرہ اور اس تالائق ترین کے درمیان کوئی مکاتبت نہیں ہوئی۔ برخوردار سلمہ نے غالباً ۱۳۹۰ھ میں دورہ حدیث شریف پڑھا ہے اور حضرت قدس سرہ کی خدمت میں میرے معروضات کا سلسلہ غالباً ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء سے بھی قبل کا ہے۔

بہر حال آپ کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان مکاتبت کو شائع کرنے کی تجویز و تحریک، آپ کے استاد محترم کی ہو مگر عبارت کے الفاظ موہم ہیں۔ مکاتبت کا لفظ اس ناکارہ کے نزدیک حضرت قدس سرہ کے لئے میں موجب توہین سمجھتا ہوں اگر کسی وقت آپ اسے شائع کرنا بھی چاہیں تو اس میں مکاتبت فیما بین کا لفظ ہرگز نہ آئے۔ حضرت افغانی قدس سرہ کے مکاتبت قدیمہ بنام عبد الکریم فخر لہ (کھانچا) یا اس قسم کے کوئی مناسب الفاظ لکھ دیں۔

عنایات و شفقتات کا گنجینہ :

حضرت قدس سرہ کے ان زور گر انماہی کی اشاعت میں مجھے کیا غم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ مکاتبت کا لفظ اس لئے بھی بے جا اور بے جوڑ ہے کیونکہ میرا کوئی عریضہ ان میں شامل نہیں ہے، نہ شامل ہونے کے قابل اور نہ اس وقت سے اب تک میرے گوشہ خیال میں یہ بات آئی۔ عنایات اور شفقتات بے عنایت کا یہ گنجینہ احقر کے ہاتھ میں تو ”زراغ کے چوہے میں انکور کا دانہ“ خدا کی قدرت کی ایک تازہ مثال ہے۔ ہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات میں احقر کے معروضات کا کچھ نہ کچھ اتار پڑ چلا سکتا ہے مگر حد یہ ہے کہ مجھے اپنے معروضات میں کئی واقعات باوجود کوشش کے یاد نہیں

چھوڑ دو ورنہ ہم ڈنڈا چلائیں گے (احرار یوں کے پاس ڈنڈے ہوتے تھے) بعض لوگوں نے حضرت شاہ بخاریؒ کی عظمت اور بعض نے ڈنڈا کے خوف سے (وَالْمُتَّقِينَ فِيْمَا يَنْفَعُوْنَ مُذْهَبٌ كُوْنِي شَرِيْفٌ اور کوئی) راست چھوڑ دیا اور راست فوراً صاف ہو گیا۔ شاہ بخاریؒ نے حضرت کو آرام سے کار میں بٹھایا اور پھر اونچی آواز سے اپنے واڈوی کُن میں یہ شعر پڑھا..... ع

نش چاکے گرانا تو سب کو آتا ہے

آپ نے آخری لفظ بار بار پڑھا۔ مقصد دوسرا مصرع بنانا ہے اور وہ یہ کہ..... ع

مزہ تو بے کہہ کر گرتے کو تمام لے ساتی

اور پھر ساتی کے لفظ پر حضرت شیخ مدنیؒ دس سرہ کی جانب ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما کر کار کو روانہ کرادیا۔

معاصی و آثام کا معاف کرنا خرق عادت ہے :

حضرت افغانیؒ دس سرہ نے اگر کسی گرتے کو تھامنے کے لئے سرنامہ پر اونچے الفاظ لکھ دیئے ہیں تو ان کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں جو عرض کیا گیا۔ اب پڑھنے والوں اور سننے والوں کو ان الفاظ سے فریب اور حوکہ میں نہیں آنا چاہئے۔ ہاں اپنے ذنوب کثیرہ اور کثرت خطایا اگر آڑے نہ آئے اور وقت موعودہ پر ایسے اہل اللہ کے دعوات مقبولہ کام آئے اور کلمہ شہادت نصیب ہوا تو پھر کوئی فکر نہیں ورنہ رحمت کی آیتیں کوئی ضابطہ نہیں۔ عادت اللہ معاصی اور آثام پر گرفت ہے۔ بالاقبہ نصوح اور بلا کسی طاعت مقبولہ اور بلا کسی شفع کی شفاعت کے جو کسی وجہ سے باذن اللہ ہی ہو سکتی ہے۔ معاصی اور آثام کا معاف کرنا خرق عادت ہے۔ حضرت کے ان ارشادات میں بصورت ایک مکتوب کے حضرت شاہ ولی اللہ

اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو) حضرت نے جہاں اوپر بڑا ظاہر کرنے کی کوشش فرمائی۔ انہیں مکاتیب میں ﴿إِنْ كُنْتُمْ﴾ کی شرط میں بڑا بننے کا جو طریقہ ہے وہ بھی بتایا ہے۔ بعض مکاتیب میں غفلت پر ڈانٹ بھی پائی ہے جسے میں نے ﴿وَإِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ (آل عمران: ۱۲۳) جب قصد کیا وہ فریقوں نے تم میں سے کہ نامردی کریں اور اللہ مددگار تھا ان کا) میں جس طرح ان طائفتان نے ان تفسلا کا قیام قیامت کے اعلان کو ”وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا“ کی وجہ سے نہ صرف محسوس کیا بلکہ باعث صد فخر اور موجب مدعا از سبھا۔ بہر حال یہ بالکل اسی طرح کی ہمت افزائی ہے جس طرح سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخوان یوسف کا حال معلوم ہونے کے باوجود یہ فرمایا ﴿يَنْتَهِ اِفْخَرُوا فِتْحَتْسُوا مِنْ يُوْسُفَ وَآخِيهِ وَ لَا تَيْتَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ الخ﴾ (یوسف: ۸۷) (ای بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اس کے بھائی کی اور نا امید مت ہو اللہ کے فیض سے) حضرت آخر تک سہارا دیتے رہے اگر اس طرح بات سمجھ میں نہ آئے تو یوں سمجھئے کہ لاعلاج مریض کو بھی آخر تک یَقْسُوا لَهُ اَجَلَهُ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل ہے۔ نفسوا اجلہ اس بیمار کا اجل دور ظاہر کرنے سے اس کی تسلی کراتے رہو۔

حضرت مدنیؒ اور امیر شریعتؒ کا ایک واقعہ :

عالم ۶۲۳ھ میں سید المشائخ حضرت مدنیؒ دس سرہ ذریہ اسامیل خان تشریف لائے تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی میں حضرت کا کچھ وقت لیا۔ باہر نکلے اور حضرت کو کار میں سوار کیا تھا۔ بیچم زیادہ تھا، راست ملنا کافی دشوار معلوم ہو رہا تھا۔ حضرت شاہ بخاریؒ نے جلالی انداز میں فرمایا بھائی وقت تھوڑا ہے، راست

جس دن ہمارا جسم مٹی میں چھپا دیا جائے جو کچھ عمل بھی ہم نے کیا سب ہمارے سامنے آ جائے گا۔

حسن خاتمہ کی فکر :

تو فرمائیے! کہ ان حقائق کے ہوتے ہوئے ہاں کے جواب نے مجھے فائدہ پہنچایا یا اچھی طرح گرفتار کرایا۔ میری اشد اور ناگزیر ضرورت اس وقت تھی اور صرف یہی ہے کہ ۸۵ سال میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں دانستہ یا ناستدہ، ظاہری یا باطنی، کبیرہ یا صغیرہ، قدیمہ یا جدیدہ آپ اس کے لئے پُر غلوں دعا فرماتے رہیں اور بکرات و مہرات کہ اللہ تعالیٰ وہ سب مفت میں معاف فرمادیں اور ان اکابر اہل اللہ نے جتنی شفقتیں فرمائی ہیں ان کو شہادتِ تزکیہ کے طور پر مفت میں قبول فرما کر ان کے بدلہ میں حسن خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ انہیں کے حسن ظن کو قبول فرما کر سکر اس موت کو آسان تر فرمادیں اور جب تک سانس میں سانس چلے دور حاضر کے فتنے مَظْهَرُوْا وَمَا بَطْنُکُمْ سے حفاظت فرمادیں۔

مراد و خضر عتاس گیر پایہ از چپ و راست

کہ کجروی کفم ورنہ عزم راہ خطا است

مجھے دور ابہر دائیں اور بائیں ملنے چاہئے تاکہ غلط راستہ پر نہ چل پڑوں۔

سود کبر و حقارتی (تاکہ کسی کی دشگیری کی ضرورت ہو) سے ضرور محفوظ رکھیں کہ اس کے تصور سے بھی دیر تک مجبوظ رہتا ہوں۔

سفر آخرت کیلئے دو ضروری کام :

پہلی میری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ فرمادیں تو آپ کا انتہائی احسان ہوگا۔ اس سے اگلے مرحلہ میں تشویش نہیں ہوگی اور ہرگز نہیں ہوگی ان شاء اللہ تم ان

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس کی تصریح بھی میری ہی اصلاح کے لئے موجود ہے۔

خرق عادت پر عادت کا اعتماد نادانی ہے :

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت مریم علی نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کے قصہ سے کوئی عورت اسی امید پر بیٹھ جائے کہ خداوند تعالیٰ بغیر شوہر کے بچہ عطا فرما سکتے ہیں تو جواب یہی ہے کہ یہ عادت کے خلاف ہے اور قُرْآن مجید اور فائیکھو! (کراچ کرو) کے بھی خلاف ہے یہ خرق عادت ہے، اسی پر بھروسہ کر کے رات دن اپنے لئے اولاد دعا کرنے میں وقت ضائع کرنا کسی طرح جائز نہیں۔

میری اشد اور ناگزیر ضرورت :

میری یہ ادنیٰ ضرورت بھی نہیں ہے کہ احباب حضرت افغانی قدس سرہ یا اس قسم کے دوسرے اکابر کے الفاظ کو اللہ فی اللہ میرے حق میں کچھ اعلیٰ الفاظ کو سن مانی معنی پہنکیں یا کچھ باتیں جو خود آپ نے نجم المدارس میں کچھ عرصہ میں مجھ میں دیکھیں یا مجھ سے سنیں اور اتفاقاً حسن ظن سے آپ کو پسند آئیں ان کو اچھا لانا بالکل کلی حقیقت ہے کہ مجھے اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر فرشتہ نے سکرات یا موت و برزخ میں ان کو دکھا کر پوچھا کہ ”اِنْ كُنْتَ هَكَذَا“ (کیا تو ایسا تھا) آپ کو معلوم ہے کہ اپنے نفس کا علم ضروری ہوتا ہے، اگر میں اس کا جواب ہاں میں دوں تو فوراً افسوساً جہنم تک اپنا اعمال نامہ سامنے رکھ دیں گے۔ خود میں نے بار بار بڑھاپہ چاہا ہے اور یہی عقیدہ اور پختہ یقین ہے کہ لَا يَكْفُرُونَ اللّٰهَ خَلْقًا (وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہ چھپا سکیں گے) بزرگوں کا یہ قول مستحضر اور سنا تا رہا ہوں اس

روز یکہ زیر خاک تن ما نہاں شود

انہا کہ کردہ ایم یکا یک عیاں شود

شاء اللہ۔ عمر کے تقاضا کے علاوہ بہت سے خواب بھی ایسے ہی ہیں کہ جانا صبح و شام کی بات معلوم ہوتی ہے۔ ہاں آپ میں اخلا کا مادہ کچھ کرنا عرض کروں کہ میں اس کے لئے تیاری کرنے سے ہر طرح غافل رہنے کے باوجود دو کام کرنے لگا ہوں۔ ایک یہ کہ ہر دعا اور نماز کے آخر میں ”ذَبِّ الْجَبَلِیِّ فَبَقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ خُرْبِیِّ اِلٰی رَبِّنَا عَظِیْمُیْ وَ لَوْ اَلَدِیِّ وَ لِنُفُوْا مِیْنِیْنِ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ“ (ابراہیم: ۴۰، ۴۱) (اے رب میرے کر مجھ کو قائم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی اور قبول کر میری دعا اے ہمارے رب بخش مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب) کو خاص کر اس خیال سے پڑھنے لگا ہوں کہ کل کو اگر رحمت الہی نے ”اَلْخَفَیْمِیْنِ خُرْبِیْنِہُمْ“ کا معاملہ فرمایا تو یہ خاص محسنین والدین کرامؑ یہ شکوہ نہ فرمایاں کہ تم نے مرد و زمانہ سے ہم کو ہمیشہ یاد نہیں کیا۔ الحمد للہ بھولا کبھی نہیں لیکن اس خاص خیال سے ان آخری ایام میں یہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔ نماز کے اندر بھی اور بعد نماز بھی کہ انہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہے۔

اور ذریت میں جو کمی محسوس کرتا ہوں وہ اپنی ناقص زندگی کا نتیجہ ہے اور صورت حال وہی ہے جسے مولا نے رومؑ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

کہ حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد
بچوں آں شیرے کہ بر خود حملہ کرد

کہ ممکن ہے اس سے اپنی کوتاہیاں معاف ہوں یا میرے بعد ان دعاؤں کے مقبول ہونے کا کچھ اثر ظاہر ہو۔ شعر میں مولا نے رومؑ نے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شیر نے کنوئیں کے پانی میں اپنی تصویر دیکھی تو اس پر حملہ کرنے کنوئیں میں کود پڑا اور ہلاک ہو گیا۔ تم بھی اپنے اعمال کے آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر جو اعتراض کر رہے ہو یہ اپنے ہی پر اعتراض ہے۔

کھانے پینے کے برتنوں کو صاف کرنے کا اہتمام :

دوسری اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ جس پیالہ میں چائے یا دودھ وغیرہ کچھ پی لیتا ہوں اسے فوراً پانی ڈال کر صاف کرتا ہوں۔ اسی طرح جس برتن میں کھانا کھایا اسے بھی لمٹ نہیں چھوڑتا، خود پانی سے صاف کر دیتا ہوں یا برتن اٹھانے والی بچی کو کہہ دیتا ہوں اور یہ اس خیال سے اور اس تلخ سے کہ صاف پیالہ اور صاف برتن صحت پر حاکم کرتے ہیں۔ ہم اس خیال سے اے صاف کر دیں تو ہم مفت میں ان کی صحت میں شریک رہیں گے۔

حضرت افغانیؒ کے مکتوب قدسیہ :

بہر صورت حضرت قدس سرہ کے مکتوبات قدسیہ کو آپ ہی کی توجہ دلانے سے جب یہ تعاون بر خوردار مولوی حافظ محمد نسیم سلمہ دوبارہ پڑھنے لگا تو ایک عجیب حقا محسوس ہونے لگا، اس کی تکمیل تک زندگی رہی تو آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ پھر آپ جانیں اور آپ کا کام لیکن خود کو یہ شرمندگی حاصل ہو رہی ہے کہ ان عجیب و غریب نصائح کو نہ صرف یہ کہ بار بار پڑھ کر مستفید نہ ہو سکا بلکہ اپنی نالائقی سے ان کو پوری طرح محفوظ بھی نہ رکھ سکا حتیٰ کہ بعض کا مکمل طور پر عکس بھی نہ لیا جا سکا۔ لہذا اسفی علی ما فرطت فیہا۔

اکابر کی شام زندگی :

جملہ معترضہ (۱) برادر عزیز مولوی محمد الدین صاحب کار سالہ ”اکابر کی شام زندگی“ کو پڑھتے ہوئے مسلسل جو آئسوگر سے کیا عجب وہی اپنی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ (یہ رسالہ القاسم کینڈی نے شائع کیا ہے)

صورت ہے جان کی ہے لیکن مشہور مقولہ یا مصرعہ ”یا رب این صورت ہے جان نمی خواہم“ سے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ صورت خود مطلوب شریعہ ہے اس کے بغیر نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہی کوئی عقیدہ تو ”خود حدیث مفصل بخوان از این مجمل“ اس لئے صورت کی بے قدری اور ناشکری سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں البتہ اس میں روح جان افزا والدین کی ہر وقت دعا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور آپ سے بھی اسی کی بھمت تضرع و زاری دعا چاہتا ہوں اور اسی کو اپنی انتہائی ضرورت سمجھتا ہوں ۔

دل سے رود زستان صاحب لال خدا را

فردا کہ راز پناہں خواہ شد آشکارا

کلیجہ منہ کو آ رہا ہے، کیونکہ کل فردائے شتر سب کچھ سے پردہ اٹھایا جائے گا۔

ہاں کم اور مقدار کی کمی ہے مگر وہ فرائض و سنن کے علاوہ باعث مزید پریشانی نہیں۔ یعنی فرائض، واجبات اور سنن موکدہ کے سوا دوسرے معمولات میں دوام مطلوب ہے اور یہی احب الائممال ہے۔

مکاتیب کے مطالعہ کے برکات :

مکاتیب قدسیہ پہلے ہی کسی صاحب نے طلب کئے تھے غالباً شائع نہیں کئے ورنہ کوئی ایک آدھ نسخہ بھیج دیتے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔ تقریباً سو سو (۱۲۵) تک ان کی تعداد ہو سکتی ہے۔ ۸۲ ہجری سے حضرت اقدس کی یہ توجہ جن کے ایک ایک لفظ سے بالفوہین زواف و جنم کی نیابت مترشح ہو رہی ہے اور جس کے ایک ایک حرف سے حضرت کا فناء و الفناء بلکہ وراہ النوراء کے مقام پر قافز ہونے کا بے اختیار تصور جھٹکتا ہے۔ الحمد للہ آخر تک یہی کیفیت رہی۔

”القاسم“ منقرودینی جریدہ :

جملہ مترضہ (۲) : القاسم بابت جولائی ۲۰۰۳ء کل پرسوں مل گیا۔ سوارخ حضرت مولانا محمد احمد مرحوم پر احقر کے معروضات کا آخر ترین حصہ ”انتہایہ کہ شریعت ساز کہیں میں غیر مسلم اقلیت کو شریک کرنے پر احتجاج شائع کرنے میں غالباً القاسم نہ صرف پہلا دینی بلکہ منفرد اسلامی جریدہ ہو، اس کے باوجود اگر بقول حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ دو ڈونٹیوں کی بیداری پر پورا قصبہ رب قہار و جہار کے عذاب سے بچ گیا تھا تو کیا عجب اس ضعیف ترین آواز سے پورے ملک کے دینی زعماء دین کی اس کھلی بے حرمتی پر مکمل خاموشی پر آئینا عذاب بھی روک دیا گیا ہو۔ اللہم فلیکن ھلکدا۔ و اللہ بصیر بالعباد۔

تیرہ سطر کی خط، سترہ صفحات کا جواب :

آپ کے بارہ سطر کی خط کے جواب میں سترہ صفحہ سیاہ کر کے بھی قلم کی نوح ھل من مؤید کہنے کو ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی سے ہی جواب لکھنا شروع کیا۔ آج ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ قریب غروب عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ دن جو بخار گرمی وغیرہ کے باعث اچھے بھلے صبر آزمائے تھے۔

صورت بے جان بھی مطلوب ہے :

مگر بحمد اللہ سیدی حضرت افغانی قدس سرہ جیسے اکابرین کی توجہات اور آپ جیسے احباب کے دعاؤں سے ضروری معمولات ازہم تدریس و تعلیم بعض مسائل کے ضروری جوابات، تنازعات کے بیانات وغیرہ کے ساتھ تلاوت و درود شریف کا حال تو اول سے

ایک خواب اور اس کی تعبیر :

گذشتہ دنوں کے ایک خواب میں، میں اپنے محمد و حمزہ صاحبزادہ غلام قاسم جان شیرانی فاضل حقانیہ و ریاض یونیورسٹی، مستفیض مدینہ یونیورسٹی سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس شیخ افغانی قدس سرہ کا وصال یہیں کلاچی میں ہوا۔ خواب میں صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ کا جواب دیا۔ آگے کھلی تو خیال آیا کہ یہاں تو احقر کے شیخ ثالث حضرت میاں جمیل احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا نہ کہ حضرت افغانی قدس سرہ کا۔ معایہ خیال بھی آیا کہ بزرگان دین کے مطابق کہ شیخ ثانی دراصل لطیفہ ہوتا ہے شیخ اول کا۔ اس طرح حضرت دہلوی کا یہاں وصال گویا حضرت افغانی ہی کا وصال ہے۔ ثانی یہ کہ حضرت کے الطاف بے غایات اس کا قرینہ ہے۔ قریب پہ قطعہ کہ حضرت قدس سرہ آخر تک الحمد للہ ثم الحمد للہ اس جانب متوجہ رہے اور یہی حضرت کا یہیں وصال ہے جو خواب میں بتایا گیا ہے۔

روزِ محشر میں نگاہِ یار کی تمنا :

بہر حال زندگی کا اپنا سارا سرمایہ بھی رہا ہے کہ اول سے آخر تک اپنے بڑوں نے واللہ باللہ ثم اللہ بلا کسی استحقاق و اہلیت کے اس ناکارہ کو سہارا دیا اور آپ سے پھر وہی درخواست کروں گا کہ مجھ پر آپ جیسے مجلس احباب اور قدیمی رفقاء جمہ المذاہب کا سب سے بڑا احسان یہ ہے اور یہی میری سب سے بڑی زندگی اور برزخی ضرورت ہے کہ دل سے دعا فرماتے رہیں ۔۔۔۔۔

فردا کہ روزِ حشر کہ عرضِ خلائق است

باہرِ درواں میاں بمن افتد نگاہ او

یعنی کہ کل قیامت کو ان حضرات کی نگاہ سے محروم نہ رہوں۔ (آمین)

فَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّيِّبِمْ اَمَرُ زَنْدِغِي كِي آخِرِي سَأَسْئَلُكَ بِه رَشِيْدَةً تَمُّرْ بِهَا تَوْبَةَ اِصْطِيَارِ مَرْئِي سَ فَوْزُ وَرَبِّ الْكُفَّةِ كَ سَهَارِك الْقَاطِطِ لَيْسَ كَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔
بہر حال یہ دروگر انما یہ انشاء اللہ مرتب ہو کر پیش خدمت کر دیئے جائیں گے۔ اگر زندگی نے وفا کی تو ہو سکتا ہے کہ جاہل ضروری نوٹ بھی بعض مکاتیب قدسیہ کے متعلق دیدیئے جائیں گے ورنہ وَتَحْمَمُ مِنْ خَسْرَاتٍ لِّمَن لِّمَن يُنْظَوْنَ الْمَقَابِرَ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

ناکارہ عبدالکریم فخر

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ



مکتوبِ اول کا پس منظر اور تفصیلی وضاحت

پہلے مکتوب کو سمجھنے کے لئے درج ذیل معلومات ذہن میں رہیں۔ (یہ حضرت کے محفوظ مکتوبات قدسیہ کا پہلا مکتوب ہے)

(۱) ۵۸ء میں صدر ایوب کا مارشل لا آیا تو جمعیت علماء اسلام کا نام نظام العلماء رکھا گیا۔

(۲) اس وقت جمعیت بنام نظام العلماء کے امیر اعلیٰ شیخ الغیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب قدس سرہ تھے اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔ جمعیت اس وقت مغربی پاکستان تک محدود تھی۔

(۳) ۵۶ء کے دستور سے متعلق آئینی کمیشن نے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا جو کہ ملک کی اہم شخصیتوں، بعض دینی مدارس اور بی ڈی کے نمبران کے نام بھی وہ بھیجا گیا اور ملک بھر سے اس پر رائے لینے کا اظہار کیا گیا۔ یہ سوالنامہ وزیر اعظم محمد علی صاحب کے

دور حکومت میں مرتب ہوا تھا اور جماعت اسلامی نے اس کے اسلامی دفعات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم کو مبارکباد دی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں جمعیت علماء اسلام نے اس مسودہ کے اسلامی دفعات پر سخت تنقید کی تھی۔ اس کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی سیدی افغانی قدس سرہ اس کے اہم رکن تھے۔ شیخ حسام الدین اور جناب تاج الدین انصاری مرحومین اس کمیٹی میں قانونی مشیر تھے۔ اس کا مقدمہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم نے لکھا تھا جو اس کمیٹی کے اہم رکن بھی تھے۔ خیال یہی ہے کہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ بھی اس کے رکن تھے۔ جمعیت کے عالمہ کے اس اجلاس میں جولاہوری بھی تھا احترام بھی بحیثیت رکن عالمہ کے شریک تھا جس میں تنقیدی کمیٹی کا تقرر ضروری سمجھا گیا تھا۔ مارشل لا لگنے کے بعد عالمہ جمعیت کا پہلا اجلاس ملتان میں ہوا۔ احقر اس میں بیچہ بیماری شریک نہیں ہوا۔

حضرت کے مکتوب میں اسی کا ذکر ہے کہ جمعیت بنام نظام العلماء نے مجھے اس کا جواب لکھنے کے لئے کہا۔ بعد میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں اس کا جواب لکھنے کے لئے انیس علماء اکٹھے ہوئے تھے۔ غالباً اس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے کی ہوگی۔ مودودی صاحب وہاں جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ اندازہ یہی ہے کہ اصل اہتمام ان لوگوں کا تھا اور اسی لئے اس سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تائید کی گئی تھی۔ حضرت ذرا تاخیر سے پہنچے۔

حضرت کے مکتوب میں ہے کہ مجھے مولانا غلام غوث ہزاروی نے بحیثیت ناظم جمعیت نظام العلماء کے حکم بھیجا کہ میں اس میں شرکت کروں۔ چونکہ اس جواب میں سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تحسین کی گئی تھی، مولانا غلام غوث صاحب مرحوم نیز طبیعت کے تو تھے ہی انہوں نے چالیس علماء کو بلا یا اور مودودی صاحب سے بغض فی اللہ تو ان کی طبیعت

ثانیہ تھی تو اسی چیز لہجہ میں ہی انیس علماء کے جواب پر لکھ دیا۔ اسی پر انہوں نے حضرت افغانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خط لکھا جس کا ذکر حضرت کے مکتوب میں ہے۔

احقر لاہور کے اس اجلاس میں بھی اسی بیماری کی وجہ سے نہ جا سکا جس کی وجہ سے لبنان نہیں گیا تھا۔ انیس علماء کے جواب کی تائید و تحسین پر ہم لوگوں نے بھی علاقہ کے اصحاب کو اکٹھا کیا تھا۔ چالیس علماء کا تردید بیان مجھے آپ کے شہر جدوہان شریف (احقر عبدالقیوم خٹانی کا آبائی گاؤں) میں ملا جس سے بعد پریشانی ہوئی۔ میں وہاں حضرت مولانا عطا محمد صاحب اور شہر کے دوسرے علماء جن کی قیادت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کر رہے تھے، ان کے حکم پر ایک مسئلہ پر اختلاف کی وجہ سے بطور شکم کے گیا ہوا تھا اور آپ کے غالباً اولین استاد عزیز القدر صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالعظیم صاحب مرحوم فاضل دیوبندی مجھے لینے کو آئے۔ حضرت نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا ہے کہ جو جواب مولانا بڑاروی مرحوم کو لکھا ہے اسی کی نقل تم کو بھی بھیج رہا ہوں۔ مولانا بڑاروی مرحوم کی تو بہر حال ایک شخصیت تھی لیکن احقر کی اتنی دلجوئی جو کہ آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ شاگردوں کی صف میں بھی لکھا ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یہ حضرت کی فناء القناء پر قانع ہونے کی کھلی دلیل ہے اور صدر آئینی کمیشن کو گرامی نامہ لکھ کر کھلے لفظوں میں فروگزاشت کا اعتراف و تمکین و ثقافتاً لکتاب اللہ کے شان فاروقی کا کھلا ثبوت ہے۔

آپ کو شاید خیال نہ ہو یہی حضرت افغانیؒ ہیں جو ساہا سال دارالعلوم دیوبند کے اعلیٰ اساتذہ میں شامل رہ چکے ہیں جو اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کے شوریٰ کے انتخاب سے ڈائریکٹ کے مدرسہ میں خود علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کامیاب جانشینی کا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور پھر جو غالباً گیارہ سال تک ریاست قلات کے محکمہ شریعہ کے چیف

جس قاضی القضاۃ کے عہدہ پر رہ چکے ہیں اور جب دیوبند بننے کے بعد آپ کے شری فیصلوں کی اپیل پاکستان کے سپریم کورٹ میں ممکن بنادی گئی تو صرف احترام شریعت کے لئے فوراً استعفیٰ دیدیا کہ شری فیصلہ پر غیر شرعی عدالت کی اپیل شریعت کی توہین ہے حالانکہ خود والی قلات نے پرزور استدعا کی کہ ایک ہی سال کے بعد آپ ریاست کے ضوابط کے پیش نظر پشٹون کے حقدار نہیں بنیں گے۔ فرمایا شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی توہین ایک منہ کے لئے بھی برداشت کرنا ایمان کا نقصان ہے، او کما قال رحمۃ اللہ علیہ۔

ان فضائل کے باوجود اپنے نیاز مندوں کے ساتھ مل کر پوری پابندی سے فرائض ادا کرنا اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خلف الزمان قیامین پیغمبر
حقت یبعثک یا زمان فکفیر

(زمانہ نے قسم اٹھائی ہے کہ میری مثل ملاؤں گا اس سے کہہ دو کہ کفارہ ادا کر دو تو حاث ہو گیا، یعنی ان کی مثل نہیں لاسکا اور نہ ہی لاسکے گا)

ایک ذیلی مگر ضروری گزارش :

مکتوب گرامی کو سمجھنے کے لئے نہیں مگر اس سے ایک اہم تعلق کی بناء پر عرض کرتا ہوں کہ علماء کی اس تنقیدی رسالہ کی تمہید جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے قلم سے لکھی گئی ہے اس میں ۱۹۵۶ء کے آئین کی شدید غلطیوں میں سے یہ بھی ہے کہ پاکستان کی بالائیں راسخوں میں غیر مسلم کی شرکت اسلام کے ساتھ استہزاء ہے اور یہ کہ جمیعہ کا فرض ہے کہ وہ اس خرابی کو دور کرے۔

دیکھا آپ نے ایک عام مسلمان کا جذبہ ایمانی جس کا مقابلہ اگر نصف صدی بعد اپنے جیسے دیندار اور دین سے واقف لوگوں سے کیا جائے تو شاید بے ساختہ کہنا پڑے کہ

فصیح بود و خولید در زنجیر
بندہ آزاد و خولید در زنجیر

(بڑی شرمندی ہوگی قیامت کے دن کہ غلام تو اللہ کی گرفت سے آزاد ہو اور مالک پابند زنجیر) (والعیاذ باللہ العظیم)

ہاں اور بندہ نے ان کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا کہ مرحوم میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک چار پائی پر لینے ہوئے ہیں اور خان موصوف چار پائی کے آخر میں زمین پر بیٹھے ہوئے والد صاحب مرحوم کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں، دفعۃً یہی تعبیر دل میں آئی کہ ان کا انشاء اللہ یہی وہی تعلق ان کے کام آ رہا ہے۔

بود مورے ہوئے داشت کہ یہ کعبہ رسد

دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

(خوبی کو شوق ہوا کہ کعبہ کی زیارت کروں، کبوتر کے پاؤں پر بیٹھی اور حرم پہنچ گئی)

مکتوب (۱)

(۱۳۷۹ھ و ۱۳۷۵ھ)

اجتماعی کام میں حزم و احتیاط کی ضرورت

مخلصم فی اللہ جناب قاضی صاحب زید رحمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ پہنچا۔ آپ کے خط کے جواب کے ساتھ حضرت

اب بیسویں سال سے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی توفیق سے علماء محرم ہیں اور اس پر ڈکنے کی چوٹ نظام اسلام لے آنے کی دعوے دار بھی۔ (اور جو افراد خداوند کریم کو حاضر ناظر جانتے ہوئے ظلیفہ وعدہ کر گئے کہ اس کے خلاف اسمبلی کے اندر اور باہر ہر طرح آواز اٹھائیں گے اور دس بارہ سال سے مکمل انکی خلاف ورزی کر رہے ہیں وہی سب کے سربراہ اور جلی کل ہونے کے شرف کے مستحق بھی بنے۔ لانا للہ وانا الیہ راجعون)

ع وائے گرد رہیں امر و بود فرمائے

(خدا بچائے اگر دوسرا ان بھی ایسا ہی ہو جیسا یہ دن)

دوسری ذیلی گزارش:

جو اس ناکارہ کے نزدیک تو باقلام من ذہب اشاعت کے قابل ہے اور وہ یہ کہ یہی آئینی سوالنامہ جب حکومت نے دینی مدارس کی ڈی ممبران وغیرہ کو بھیجا تو ختم المدارس میں بھی آیا۔ علاوہ ازیں یہاں کے ایک زمیندار حاجی غلام قاسم خان مرحوم برہ خیل کے پاس بھی آیا جن کا تعلق غالباً مسلم لیگ ہی سے تھا۔ شہر کے عام مجلسوں میں ان کے بیانات بھی ہوا کرتے تھے۔ علماء کے خلاف بھی بولا کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ اس کی زد میں ہوئے۔ جب یہ سوالنامہ اس نے پڑھا اور اس کے اسلامی دفعات پر نظر پڑی تو جماعتی اختلاف، ذاتی اور شخصی وقار اور پٹھانی ضد سب بھول گئے اور بے ساختہ بولے میں نے ایمان ہو کر نہیں مرنے کا چاہتا، میں اسلام سے ناواقف ہوں۔ یہ سوالنامہ قاضی عبدالکریم کے پاس بھیج دیں، ان سے کہیں مہربانی کر کے ان سوالات کے جواب اسلام کے روشنی میں لکھ کر مجھے واپس کر دیں جس پر میں پورے اطمینان سے دستخط کر کے بھیج دوں گا۔

اہلی نے اس فیصلہ کو منسوخ کر کے مجھے مشترک جوابات کے لئے اشریفہ لاہور بھیجا۔ اشریفہ کی کارروائی جب منظر عام پر آئی تو مجھ سے دریافت کے بغیر چالیس علماء کا مخالف مذاہنہ تیار کیا گیا اور مخالفت کا وہ ناموزوں مظاہرہ کیا گیا جو لیڈرانہ شان کے موافق ہو تو ہو لیکن عالمانہ وقار کے خلاف تھا۔ ان حالات کے پیش نظر میں اس امر کے معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ ہمارے نظام العلماء کا نظام اجتماعی اور اصولی ہے یا شخصی و جذباتی ”خواہ وہ جذبات لہیت ہی کا نتیجہ کسی“ ان حالات میں اجتماعی کام سے دل مرد ہو گیا ہے اور اب ایسی تدبیر زیر غور ہے کہ جماعتی مفاد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داری میں کی کر دوں۔ آپ کے والد ماجد، مولوی عبداللطیف صاحب و دیگر احباب کو سلام۔

خس الحق عفا اللہ عنہ

ترنگ زائی، پشاور

نوٹ :- ”خواہ وہ جذبات لہیت ہی کا نتیجہ کسی“ کا جملہ غور سے پڑھیں اور حضرت کی لہیت خوف و خشیت خداوندی کا اندازہ لگائیں اور پھر اپنی ذمہ دارانہ حیثیت کا لحاظ ایسے خصوصیات کی جامع شخصیت کا ملنا ناممکن تو نہیں لفظ لفظ صلی اللہ علیہ وسلم ”لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي..... الخ“ لیکن عقافت ضرور ہیں۔

مکتوب (۲)

استقامت فوق الکرامت

(۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ)

برادر محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب نور اللہ فلیکم بار۔ رنموفان

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے دوسرے خط کا بھی تقریباً اسی مضمون کا جواب لکھا گیا۔ آئینہ کمیشن کے صدر کی طرف سے میرے پاس ترنگ زائی مستقل سوالنامہ آیا تھا لیکن اس کا جواب لکھنے نہیں پایا تھا کہ نظامت اہلی کے حکم پر لاہور اشریفہ جانا پڑا۔ وہاں سے جب ترنگ زائی واپس آیا تو چند دن کے بعد انیس علماء کا چاپ شدہ جوابنامہ پہنچا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سابق دستور کے جن اجزاء و دفعات کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی ہے ان میں ہماری ترمیمات کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ بناء برآن میں نے اس جوابنامہ کی کاپی صدر آئینہ کمیشن کے نام بھیجی اور اپنا ایک خط بھی اس کے ساتھ منسلک کر دیا جس کی نقل درج ذیل ہے۔

جناب محترم صدر آئینہ کمیشن پاکستان

سلام مسنون کے بعد عرض آنکد انیس علماء کے جوابنامہ کے ایک رکن کی حیثیت سے میں جناب کی توجہ ایک فروگزاشت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو جوابات کے سلسلے میں پیش آئی ہے وہ یہ کہ مذکورہ جوابنامہ میں سابق دستور کی جن دفعات اور اجزاء کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ان کو ہماری ترمیمات کی شکل میں باقی رکھا جائے جو ہم نے ۲۳-۲۳ جون ۱۹۵۸ء کو بمقام مردان سابق دستور کے متعلق پاس کی ہیں اور جس کی مطبوعہ کاپی ہمراہ جوابنامہ بذرا ارسال خدمت ہے۔ (خس الحق افغانی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) اس کی تصدیق آئینہ کمیشن کے دفتر لاہور سے کی جاسکتی ہے۔

(نوٹ) اس کے بعد مجھ پر کیا ذمہ داری باقی رہ جاتی ہے۔ آپ خیال فرمادیں کہ عالمہ جو نظام العلماء کی قوتِ حاکمہ ہے، اس نے ملتان کے اجلاس میں مجھے مامور کیا کہ میں خود ہی جوابنامہ مرتب کروں۔ بعد ازاں جب میں اجازت ترمیم دینے لگا تو نظامت

آئیں یا نہ آئیں سڑک بہر حال قطع ہوگی لہذا ان کے فقدان سے پریشان نہیں بلکہ استقامت بدون الاحوال زیادہ کمال ہے کہ مجاہدہ اہم ہے۔ محققین صوفیہ کرام کے نزدیک حرکات الطائف بھی کمال نہیں کہ وہ جوگیوں کو بھی بوجہ ریاضت کے حاصل ہو جاتے ہیں اور کبھی اکمل اکملین کو حاصل نہیں ہوتے جیسے صحابہ کرامؓ کو، تو اصل مقصود ذکر و فکر، نماز و عبادت سے حصول نسبت ہے اور اسی کو وصول الی اللہ کہتے ہیں جس کی علامت استقامت علی الطائفة، رقت قلب، لذت فی الطاعت یا وحی جیسے بھوکے کو روٹی اور پیاسے کو پانی کی یاد ہوتی ہے۔ غیر مقصود ہے اس کو مقصود سمجھنا اس راہ میں مضرب ہے۔ اسی معیار کے تحت آپ آئندہ احوال لکھا کریں۔ خواب بھی بشارات ہیں لیکن مقصود نہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً اکثر مریدوں کے خواب کے جواب میں یہ شعر لکھا کرتے تھے۔۔۔۔۔

نہ شہ نہ شب نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
کہ ظلام آفتاب ہمہ ز آفتاب گویم

(میں ندرات ہوں، ندرات کو پوچھنے والا کہ خواب کی باتیں کروں میں تو آفتاب نبوت کا ظلام ہوں اسی کی بات بتاؤں گا۔ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم۔
فقط حفظکم اللہ عن مضرة الدارين و زفافکم الى مقام الرضا والقبول۔ سب احباب کو سلام۔

عش الحق افغانی عفا اللہ عنہ
بہاد پور

مکتوب کا خلاصہ :

سلوک، تصوف، شینت کا کچا چٹا طول و عرض آثار، احوال، مقاصد و مبادی سب

فخر الاولین و الآخِرین نے ان مسلمان ہونے والوں کو شاید قیامت تک مسلمان ہوئیوں کو اپنا بھائی کے نام سے یاد فرمایا۔ خیال آتا ہے کہ جس طرح ایک سچے مسلمان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ کاش مجھے جان مال، ال اولاد کی قربانی دیکر حضور پاکؐ کی زیارت ہو جاتی کسمافی احادیث المشکوۃ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک سچے مسلمان کے ملاقات کی تمنا رہی ہے۔۔۔۔۔

الفت کا تب مزاج ہے کہ وہ بھی ہو مقرر
دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی

بہر حال ہم جیسے نگ طرف لوگ اگر حضرت کی ایسی عزت افزائی پر مغرور ہونے لگیں تو اپنی حماقت ہوگی۔ حضرت تو سنت پر عمل کرنے کا شوق پورا فرماتے، فجز نعم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ باقی مضمون تو ظاہر ہے کہ سبکدوشوں کو سب تصوف کا علم ہے۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ والامر بید اللہ یمہدی بہ من یشاء۔

مکتوب (۳)

استقامت بدون الاحوال زیادہ کمال ہے

(۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ)

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پہلے خط کا جواب دے چکا ہوں لیکن دیر سے کہ کثرت خطوط کی وجہ سے ذہول ہو گیا۔ راہ سلوک میں کیفیات غیر اختیاری طور پر وارد ہوتے ہیں، ان کو احوال کہتے ہیں مگر یہ دین میں مقصود نہیں۔ سلوک سڑک پر چلتا ہے ارد گرد پھول اور درخت نظر

انشاء اللہ گھر پر ہوں گا۔ تمام متعلقین کو سلام و دعا عرض کر دیں۔

احقر العباد دعا گو و دعا جو

خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب بالاکہ وضاحت :

میں دہانے کے باوجود روشنی کا ظاہر نہ ہونا اور لائین بچھانے کی ظاہری تشویش کا تعبیر کی بجائے یہ سمجھنا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیفیات کی طلب چونکہ غیر مقصود کو مقصود بنانا ہے اس لئے وہ سب لا حاصل ہے۔ مقصد یہ کہ اس سے پریشان نہ ہونا چاہئے اگر اصل مقصد حاصل ہو، یعنی اعمال مفروضہ واجبہ اور مستحبہ تک کی توفیق مل رہی ہو۔ **فَحِزَّاهُ اللَّهُ مِنْ شَيْخٍ مُخَفِّقٍ**۔

ع اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیا لیکر

مکتوب (۵)

اصلاح نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے

(یکم شعبان ۱۴۲۸ھ)

محترم القام زادکم اللہ قرابہ و معرفتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از دعا و از دیار عرفان آنکھ صاحبزادہ عبدالمکرم صاحب سے متعلق خواب کا مطلب انتخاب من غیر المردم معلوم ہوتا ہے اس لئے احیانا پڑھنا اور احیانا ترک میں حرج نہیں۔ میں اس وقت اپنے علاج میں مصروف ہوں۔ ۱۵۔ ۱۶ شعبان مطابق ۱۲۔ ۱۳ جنوری ملتان اجلاس وفاق کے لئے جانے کا خیال ہے۔ وہاں تو انشاء اللہ تعالیٰ

کود یا بکوزہ کی صورت میں لکھنے کی عجیب مثال ہے۔ **فَحِزَّاهُمْ اللَّهُ أَحْسَنَ الْحِزَاءِ وَوَقَفًا بِتَعْمِيلِهِ فِي الدُّنْيَا وَشَرَفًا بِإِقَارِهِ وَاسْرَارِهِ فِي الْآخِرَةِ**۔

مکتوب (۴)

راہ سلوک میں ذکر الہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا مقصود ہے

(۹ جمادی الثانیہ ۱۳۸۲ھ)

محترم القام زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب سامی کا شاف احوال ہوا۔ (۱) نوم میں نقشب و نگار انوار ذکر ہیں۔ سرخ رنگ لطیفہ قلب کے انوار ہیں۔ (۲) دہانے میں طلب نور ہے کہ نور پیدا نہیں ہوتا۔ (۳) اس صورت میں لائین بچھانا ترک نور ہے لیکن نور موجود ہے جس میں اشارہ ہے کہ راہ سلوک میں طلب انوار و کیفیات کا شرع عدم انوار ہے اور ذکر الہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا اور انوار و کیفیات کو غیر مطلوب قرار دینا سب انوار ہے۔ (۴) توفیق قیام اللیل سب سے بڑی بشارت ہے اور یہی توفیق رضاء و قبولیت حق کی دلیل ہے۔ **اَللّٰهُمَّ ذِ فِرْ ذِ**۔ (۵) ندامت قبول تو بہ کی دلیل ہے۔ حضرت نورالامان رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی تعبیر وہ بھی ہو سکتی ہے جو آپ نے لکھی ہے اور یہ بھی کہ آپ کی حالت لاحقہ حالت سابقہ سے اچھی ہے اور یہ کہ اذان ربیعہ وین و دعوت الی الحق کی طرف اشارہ ہو۔ سورۃ فاتحہ و اخلاص و درود و قل ازمر اقبہ ہونا بہتر ہے تاکہ مرا قبت میں فیضان مشائخ نقشبند پر رضوان اللہ عنہم شامل ہوں۔ دعا و تریات روحانی کرتا ہوں اور یہ بھی کہ خداوند مقدمہ معبودہ کا انجام بخیر کرے۔ میں بحمد اللہ خیریت سے ہوں۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء کو تعطیل ہوگی تین ماہ و سہر جنوری فروری

ملاقات ہو سکے گی۔ یہاں کی تشریف آوری ہمارے لئے موجب مسرت ہے لیکن مصروفیت ملائح آپ کے مقصد میں عائق ہونے کا احتمال ہے۔ اس ملاقات میں صحت کے متعلق اندازہ ہو جائیگا۔ میرا اندازہ انشاء اللہ تعالیٰ صحیح ہوگا کہ آپ کی باطنی حالت عروج پر ہے۔ اصلاح نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے اور عزم مصمم کے ساتھ۔ میں توجہ کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد اور برخورداران کو دعاء۔ میری صحت اور خاتمہ بالایمان اور استقامت علی الشریعہ کے لئے مصمم قلب سے دعا کیا کریں۔ موت سے قبل عہد کا قلب خطرہ تکلیب حق میں ہے۔ قُلُوبُ الْخَلَائِقِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنَ الرَّحْمٰنِ (کہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں) سن لیا ہوگا۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مقام وڈاک خانہ ترنگ زائی پشاور

مکتوب مبارک کے آخری کلمات طیبہ ہم سب کے لئے باعث سعادت ہیں۔

ج ہے ع مقرر ہاں رایش یودھراجی

(اللہ تعالیٰ کے مقربین کو بڑی زیادہ حیرانگی ہوتی ہے)

مکتوب (۶)

عاقبۃ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے

(۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء/ ۸۲ھ)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زیہ فیضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گرامی نامہ کا شرف احوال ہوا۔ ۲۳ تاریخ کے مقدمہ کے انجام سے

تشویش ہوئی بالخصوص جبکہ درس کی تعلیم پر بھی اس کا اثر پڑ جانا ناگزیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کر دے۔ نتیجہ مقدمہ سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مشکلات حل فرمادیں۔ عاقبۃ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے والد ماجد اور برخورداران صاحبان کو دعاء وسلام عرض کر دیں۔ دعاء ترقیات دارین کرنا ہوں اور خود مستدعی دعاء ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ سرپاب کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

گل امام علاقہ ٹانک کی ایک تقریر پر احقر پر مقدمہ چلا تھا جس کا ذکر ۲۱ دسمبر ۶۲ء کے والا نامہ میں آ رہا ہے۔ کیا وہ ٹانک بالظہور بین زجہ شمس کی تصویر اور اس کا عکس نہیں ہے۔

مکتوب (۷)

حج میں تجارت کا حکم، تکالیف سے راہ نجات معلوم کرنے کا طریقہ

(۹ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۶۱ء)

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیہ مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حج میں اجازت تجارت نص قرآن سے ثابت ہے جس سے مفہوم ہوا کہ اگر مقصود اصلی رضاء الہی یا فریضہ شاعت دین ہو تو بالفتح حصول دنیا کا اکساب مٹانی خلوص نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے احباب کا تجربہ ہے کہ اگر کسی تکلیف سے راہ نجات خواب میں معلوم کرنا چاہے تو وضو کرے، پاک کپڑے پہن کر رو ہلقہ راست پہلو پر لیٹ کر سورۃ شمس سات بار، سورۃ الباقی سات بار، سورۃ اخلاص یا سورۃ

اتین سات بار پڑھ کر فَمَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فِیْ غَمٍّ عَظِیْمٍ وَتَحَذَّرُ اِلَیَّ الْمَطْلُوْبُ (وَجَعَلَ لَیْ مِنْ اَمْرٍ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا وَ اَوْبَیْ فِیْ غَمٍّ عَظِیْمٍ مَا اَسْتَدِیْلُ بِهِ عَلَی الْاِجَابَةِ دَعْوَتِیْ) (پھر کہے اللہ! مجھے خواب میں دکھلا دے، ایسے اور ایسے (اس میں اپنے مطلوب کو ذہن میں رکھے) اور بنا دے میرے لئے (مشکل) سے نکلنے کا آسان راستہ اور مجھے دکھلا دے خواب میں ایسا امر کہ میں اپنی دعا کے قول ہونے پر اس کو دلیل بنالوں) اگر پہلی رات خواب دیکھا تو بہتر روز سات رات تک ایسا کریں ضرور دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعا بعد سکدوشی اور قرض و حصول رزق کرتا ہوں۔ روزانہ گیارہ سو بار اسم شریف یا غُفَّیْ اور تین بار بوقت عصر سورہ مزمل پڑھنے پر مداومت رکھیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر برادران کو سلام و دعا اور قاضی عبداللطیف صاحب کے استخفاف کے لئے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں۔

احقر العباد محسن الحق الغفانی عفا اللہ عنہ

مقام وڈا اکھانڈ رنگ زائی، ضلع پشاور

مکتوب شریف کے آخری جملہ کی وضاحت اور ایک لطیفہ :

(نوٹ) اپنے عزیزہ کی کوئی غلطی تو نہیں۔ آخری جملہ سے متعلق گزارش ہے کہ ان دنوں بھائی قاضی عبداللطیف صاحب عالمی قوانین کی مخالفت کی وجہ سے جیل میں تھے۔ غالباً چار ماہ اس جرم میں جیل گزاری۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، جنہیں آج تک منسوخ تو کیا کیا جاتا، غلبہ سیاست کے بعد اس پر احتجاج کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

ایک لطیفہ یاد آسانا جاوےں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکی کسی چم فرش کے گھر بیاہی گئی۔ پہلے پہل تو چڑوں کی بدبو سے اس کا دماغ بچنے لگتا، بعد میں عادت پڑ گئی تو کہا کرتی میرے آنے کی برکت سے بدبو بھی ختم ہوگئی۔

تحقیق نسبت مع اشخ کی دلیل

(۲۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب اذکم اللہ قریبوا عرفانا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیرتے جائنن نصیب۔ پہلا والا نامہ مطالعہ کے بعد ہاتھ نہیں آیا کہ دوسرا اشارت نامہ موصول ہوا۔ پہلے والا نامہ میں احقر کے متعلق خواب میں جو کچھ منکشف ہوا وہ تحقیق نسبت مع اشخ کی دلیل ہے اور نہ من آنم کہ من دانم۔ خدا شاہد ہے آپ کے جتلا مقدمہ ہونے سے دل پر ایک خاص اثر رہا۔ اب جو رہائی کی بشارت ہوئی تو دل میں بے حد سرور و انبساط پیدا ہوا اور خاص کر اسی وجہ سے بھی کہ رہائی کا عزت طریق پر ہوئی۔ بارگاہ حق میں دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کے منازل قرب میں ترقی عطا فرماویں اور جملہ آفات و مصائب سے اپنی خاص حفاظت میں رکھیں۔ طبیعت کسی قدر طویل ہے، زیر علاج ہوں۔ دعا فرمایا کریں۔ آپ کے والد ماجد و برادران صاحبان کو سلام و دعا عرض کریں۔

احقر محسن الحق الغفانی عفا اللہ عنہ

رنگ زائی، پشاور

مکتوب میں درج مقدمہ کی وضاحت :

گل امام میں ایک تقریر پر احقر کو جو گرفتار کیا گیا تھا اور پھر دو ماہ کے لئے شہر بدر کر کے علاقہ پنیال کی ایک بستی میں زیر نگرانی پولیس رکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت نے جس

کوسید سے لاہور تک کا سفر اڑھائی گھنٹے میں طے ہوا۔ ہوائی اڈہ پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب موجود تھے، ملاقات ہوئی۔ میں چونکہ غلامانِ تاریخ سے غلامانِ تاریخ تک دفاق کی تکمیل نصاب میں مصروف ہوں گا، اس لئے عالمہ دفاق کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکوں گا۔ آپ کے دو خواب جو احقر کے متعلق ہیں، وہ آپ کے لئے تو فالِ نیک ہے، جس کا میں (اس کے بعد آپ کے متواضعانہ الفاظ ہوں گے، جو قدرۃً حذف ہو گئے) یہ الفاظ بڑے نہیں گئے، مگر حاصل یہ کہ آپ نے متواضعانہ طریق سے تحریر فرمایا کہ میں اگر چنانہ کا مستحق نہیں ہوں۔ و فی الآخرۃ والی آیت جس کی تفسیر ابودراء کی حدیث میں ہے کہ ھٰی الرُّؤِیَا الصَّالِحَةُ یُؤَاخَاها الْمَوْفِیْنَ اَوْ تَوَسَّی لَہٗ (کہ یہ نیک خواب ہیں، جو دیکھتا ہے مومن یا اس کے لئے کسی دوسرے کو دکھائے جاتے ہیں) جس سے فریقین میں ایسی تعلق اور محبت مع الحرمین اور نسبۃ مع الآخرۃ کا تحقق جو محمود عند اللہ ہے، ثبوت ملتا ہے اور محمودیت کی دلیل وجدانِ سرور فی القلب ہے، جو خط میں مذکور ہے۔ حافظ ابن قیم نے تصریح کی ہے کہ سرور و انشراح قلب نہ مل سکے کے آثار میں سے ہے، بہر حال بشارات کا یہ آزد ان شاء اللہ تعالیٰ دلیلِ قرب الہی ہے، اللھم زد فرد۔

کسل اور معاصی سے بچنے کا علاج :

(۲) آپ نے جن امور کو معاصی سمجھا ہے وہ معاصی نہیں بلکہ کسل فی الاعمال المستحبۃ ہے۔ ہمت کے علاوہ کسل کا ایک علاج یہ بھی ہے جگہ جگہ معاصی سے بچنے کا یہی علاج ہے کہ مراقبہ مضمرۃ معاصی کیا جائے جس طرح گرامفون اور شپ ریکارڈر الفاظ کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اور دوسرے وقت میں ان کو ظاہر کرتا ہے، اس طرح ہمارا ہر عضو جو گناہ یا طاعت کرتا ہے، اس کو وہ جذب کرتا ہے اور یوم الحساب میں مشیت الہی کی سونگی

شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا وہ آج کل کے اوپر اوپر کے تعلقات میں نامکن ہے۔ کیا یہ اخلاق نبوی کا صحیح عکس نہیں ہے فَاِنَّ نَافَعْتَهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنَّانَ اَلْبَیْہُمْ غَرِیْبَکُمْ وَ اَخْلَصْتُمْ وَ مَنَّانَ اَخْلَصْتُمْ خُفْلَہُمْ یُوَفِّرُ اَصْحَابَہٗ یُعْخِدمُ خُلَافَہٗ۔

وہاں جب تک میں رہا تین چار ظلماء اور خود احقر کے طعام و قیام اور ہر قسم کی خدمات مسجد کی امامت اور درس و غیرہ بلکہ مجالس عامہ میں وہاں کے عام مسلمان انتہائی احترام سے شریک ہوتے رہے۔ حضرات صاحبزادہ صاحبانِ ٹوپی (پنڈال) کی ہمدردیاں اور شفقتیں ساتھ رہیں، جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ڈی سی صاحب کے آرڈر کے خلاف بھائی قاضی عبداللطیف صاحب کی بیرونی میں ہائی کورٹ پشاور پہنچ کیا گیا تو غائب ایک ماہ کے بعد وہاں سے مقامی حکومت کو کہا گیا کہ اپنا آرڈر واپس لیتے ہیں یا ہم اپنی کارروائی کریں۔ انہوں نے آرڈر واپس کیا تو یہاں کے ایک مشہور اور پختہ شاعر شاہ عالم خان گنڈاپور نے کہا کہ اچھا صاحب نے اپنے قول پر عمل کر دیا۔

مکتوب (۹)

محمودیت کی دلیل وجدانِ سرور فی القلب

(۲۹ سوال ۸۲)

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زواکم اللہ عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا رسالہ مختصر تعارف علماء جمیعت پینچا پورہ از معلومات ہے۔ پکڑوں والے خواب کی تعبیر زبانی عرض کی جائے گی۔ ایک اہم اجلاس کے سلسلے میں مجھے لاہور بلا یا گیا تھا۔ ۱۹ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز..... گیا اور ۲۳ مارچ کو واپس پینچا۔

جب ان اعضاء کو لگ جاتی ہے تو وہ ان اعمال کو طے کر دیتے ہیں اور اس آواز کو ہم بند بھی نہیں کر سکتے۔ اَنْطَقْنَا اللّٰهُ الَّذِي اَنْطَقَ مَخْلُوقًا۔

پھر معصیت پر جو سزا تیار مقرر ہے، وہ سوئی کے ناکہ کے برابر بھی ہم برداشت نہیں کر سکتے، بہر صورت تصور مجازاً اعمال کو از الہ کسل اور تیاری آخرت میں کافی و ضل ہے، یہی وجہ ہے کہ قیامت کا بیان قرآن مجید میں تکرار سے کیا گیا تاکہ احتضار ہو اور تیاری آخرت اور حضرت معاشی میں سستی نہ برتی جائے۔ احقر دعا کرتا ہے اور خود طلبگار دعا، محترم والد ماجد، قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، حافظ عبدالعلیم مولوی محمد اکرم کو دعا و سلام پہنچا دیں۔

احقر محسّس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڑی علوم اسلامیہ کو پڑھئے۔

نوٹ :- خط کے پہلے حصہ کے اطراف میں حضرت افغانیؒ کے مکتوب کے بعض الفاظ جو مٹ جانے کی وجہ سے پڑھے نہیں جاسکے، ان کی تصحیح مکتوب الیہ کی طرف سے ہے۔

مکتوب (۱۰)

خَلَعْتَ خُلَّتْ، علم میں برکت کی بشارت، نسبتِ نقشبندیہ میں رسوخ اور وقتِ ظہور وعدہ کی طرف اشارہ

(۳۷: ۱۳۸۲ھ)

جامع الفضائل و القواضل مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں مؤثر معلوم اسلامیہ پشاور یونیورسٹی میں شرکت کے لئے ان کی دعوت پر پیشادور گیا۔ وہاں "اسلام دین فطرت ہے" کے موضوع پر میری تقریر تھی اور درس قرآن بھی تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر عید الاضحیٰ اور اس کے بعد گھر پر ہاں لئے بروقت خط کا جواب نہ دے سکا۔ اب دونوں خطوں کا جواب مختصر عرض کر رہا ہوں۔ خط اول مرقوم ۱۴۱۲ھ والقدہ ۸۲ھ میں شرب مامہ زحرم میں نہ پڑا جی علیہ دلی مونا اصلوۃ والسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ "امید ہے کہ خداوند تعالیٰ خلعتِ خُلَّتْ سے نواز دے گا اور دارالعلوم دیوبند والے خواب میں غالباً اشارہ ہے کہ آپ زیر تربیت اسمِ مطہر ہو، اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرمادے گا۔ مکتوب دوم مرقوم ۲۰۰۲ھ ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ حضرت نورالشاہ رحمۃ اللہ علیہ کی القدامہ میں نماز اور معینہ فی التقریر میں نہ پڑا جی نقشبندیہ کی روش کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ قصر فی اصلوۃ نہ کرنے میں آپ کی بات کو تسلیم دلیل رسوخ ہے اور پوری نماز پڑھنے کی توجیہ یہ ہے کہ نیت اقامت کر کے اتمام کریں گے۔ حضرت اسم باطن کے تحت سیر فی الاسماء والصفات کی وجہ سے مسافر تھے، خصوصاً برزخ میں کہ مظہر اسم باطن ہے اور آپ نے حقیقتِ صلوۃ جو حقیقتِ کعب سے متعلق ہے اور جو مظہر ہے، اسمِ ظاہر کا ان کو مقیم سمجھا اور حضرت نے موطن باطن سے موطن ظاہر کی طرف انتقال کر کے آپ کی بات کو تسلیم کیا اور چونکہ باطن میں ابطان و افتخار اور ظاہر میں اعتقاد و علو دین، اس لئے علاؤ الدین کے نام سے وقتِ ظہور وعدہ کی طرف اشارہ کیا گیا۔

تکرارِ ہمت سے تسہیل پیدا ہوگی :

احقر توجہ سے درج نہیں کرے گا، لیکن اس راہ میں معصیت سے بچنے کے لئے اول خود ہمت کرنا ضروری ہے۔ اول بار ہمت کرنے میں تکلیف ہوگی، مگر مکرر ہمت

آپ ہی ہے اور یقیناً قابل ترین ملائمہ اور مرتاض بیعت شدہ گان حضرات پر تو اس سے بھی زیادہ عنایات فرماتے رہے ہوں گے۔ طبعی مسافت کی طرح برکت فی الاوقات بھی اہل اللہ کی کرامات میں سے ایک مسئلہ مسئلہ ہے۔

مکتوب (۱۱)

فروع علم کا ہدف حاصل نہ ہو کر کے تو عہدہ چھوڑ دیں گے

(۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء)

عزیز القدر جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نور کم اللہ بنور القرآن السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ جواب خط میں اس قدر تاخیر کیوں ہوئی۔ لیکن یہاں حالات ایسے ہیں کہ ۹ جولائی سے اس وقت تک یہ فیصلہ معلق ہے کہ ہم یہاں رہیں گے یا بہاول پور جائیں گے۔ ۵ مارچ سنہ ۱۳۸۳ھ میں سامان باندھا گیا جس پر دوسرا حکم آیا کہ کچھ ٹھہر جاؤ۔ درحقیقت مجھے قلباً بڑی ملازمت سے بھی نفرت ہے۔ خصوصاً اس آخری عمر میں جو تباری آخرت کیلئے مخصوص و قلیل فرصت ہے لیکن احباب اور علماء کرام کے اصرار پر اس عہدہ کو قبول کیا اور توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ اب علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے ہم نے کچھ مطالبات پیش کئے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ اگر ان مطالبات کو حکومت نے منظور نہ کیا تو ہم ملازمت چھوڑ دیں گے۔ بہاول پور اسلامی یونیورسٹی کے سلسلے میں حکمہ اوقاف ہمارے ساتھ تجدید معاہدہ کر نیوالا ہے اور کاغذات غالباً ایک ہفتہ میں آ جائیں گے اگر معاہدہ ہمارے فضاء کے مطابق ہوا تو قبول کریں گے ورنہ اس عہدہ سے دست بردار ہو کر گھر چلے جائیں

سے تسخیل پیدا ہوگی۔ دوسری چیز ہمت کی تحصیل کے لئے خود بھی خداوند تعالیٰ سے دعا کریں اور بزرگوں سے بھی دعا کر انہیں۔ عقدہ یقیناً حل ہوگا۔ جیسے باپ دیکھتا ہے کہ بچہ دس قدم چلا اور گر گیا تو وہ خود ہی رحم کھا کر اس کی مدد کرتا اور گود میں اٹھاتا ہے۔ لغزش اور محصیت صادر ہونے کے وقت غلو کی امید میں کسی کا ہونا اپنے اعمال پر پسندیدہ پر اعتماد کی علامت ہے، جو مضرب ہے، بلکہ مقام رجاء حاصل کرنے کے لئے اپنی طاعت جو عطیہ الہیہ ہے، اس پر نظر رکھیں اور مقام خوف کی تحصیل کے لئے اپنی نافرمانیاں پیش نظر رکھیں، تاکہ نہ یاس ہو اور نہ جرأت علی اللہ! یسّان بین الخوف والرجاء کا مقام اعتدال حاصل ہو، اگر یکسوئی و جہیۃ خاطر میں کمی ہے تو شغل رابطہ جس کو شغل برزخ بھی کہتے ہیں، یعنی تصور شیخ اس صورت میں کرے کہ اس کو مقصود اصلی نہ سمجھیں بلکہ ذریعہ دفع وساوس و خیالات سمجھیں، تاکہ اس دفع سے یکسوئی اور توجہ الی اللہ کی استعداد پیدا ہو جائے اور اس استعداد کو اصلی مقصود یعنی توجہ الی اللہ میں صرف کر دے اور تصور شیخ اس کے بعد چھوڑ دے۔

دعا گو دو دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی اکیڈمی کوئٹہ

عیال راجہ بیان :

(از مکتوب الیہ) ہمدادی الاوی ۸۲ھ تا ذی الحجہ ۸۲ھ آٹھ ماہ میں آٹھ مکتوبات قدسیر سے سرفراز فرمایا کیا شفقت کی انتہا نہیں ہے۔ آپ کی علمی عظمت اور انتہائی اہم مصروفیات کے باوجود ادنیٰ تا کا رہے علم و بے عمل شاگرد و مرید کی اتنی دلجوئی اپنی مثال یقیناً

تعمیر مدرسہ سے قلبی مسرت :

قیمبر مدرسہ اور وسیع رقبہ زمین کا مدرسہ کیلئے وقف ہو جانے سے قلب کو مسرت ہوئی بارگاہ حق میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے منشاء کے مطابق ان امور کو مکمل فرمادیں وعاذالک علی اللہ بعزیز۔ برخوردار دارم دولت علی آتے رہتے ہیں آپ کی صحبت سے اسکی حالت اچھی ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ ترقی فرمادیں۔ آپ کے والد ماجد دیگر متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر دعا گو
شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
ایڈمی اسلامی کونڈہ

مکتوب (۱۲)

تردو امن عصیان کی مغفرت کا سامان

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ

گرامی قدر در محراب شہادت معرفت واقف اسرار شریعت زیدت معارفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱۳ ستمبر کوئٹہ سے بہاول پور پہنچا احباب علماء و داعیان شہر نے اسٹیشن پر پرتیاک خیر مقدم کیا۔ دوسرے دن عاصیہ ہال میں شہر والوں کی طرف سے استقبال و دعوت دی گئی۔ عدم ملاقات کا انہوں نے لیکن دیر آیدے خیر آیدے کے مطابق آپ کی فرصت کے وقت مناسب انتظام ہو جائیگا۔ باطنی ترقیات کی دعا کرتا ہوں اور پرامید ہوں۔ یہاں بھی باوجود

گئے۔ خیال یہ تھا کہ کبھی استقرار ہو جائے تو آپ کو بلائیں گے لیکن اب تک تردد ہے باطنی حالت کھمد اللہ آپ کی اچھی ہے اپنی روسیاسی کا بار بار تذکرہ اگر شان عہدیت کا اثر ہے تو محمود ہے اور اگر شان قوطہ کا اثر ہے تو مضر ہے جس کے لئے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں) والی آیت کا مراۃ ضروری ہے۔

معصیت سے حفاظت کے لئے تین امور کی ضرورت :

ہر قوی و فاعلی معصیت کے اثر سے محفوظ رہنے کیلئے تین امور کی ضرورت ہے۔ عند الممیلان تَأْمُلْ فِي الْعَاقِبَةِ یعنی گناہ کے اضرار دنیوی و اخروی کو سوچتا اگر یہ حربہ کارگر نہ ہوا تو عند الإقدام استعمال ہمت اگر عند الخوض امید ہے کہ یہ حربہ کارگر نہ ہوا اور نفس غالب آیا تو تیسری چیز تذراک بالتوبہ بعد الوقوع۔ امید ہے کہ یہ حربہ کارگر نہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تنویر الطائف اور اذکار کا مرحلہ نیز مراقبات کا مقام ختم ہو چکا ہے۔ البتہ طین مقامات سلوک باقی ہیں انکی ترتیب حسب احوال سالک ہے۔

مقام تفویض :

فی الحال آپ کو مقام تفویض ملی کرنے کی ضرورت ہے یعنی منہیوم آیت أَفْرِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْغَيْبِ کا تصور رہا لفظ جسکی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا کہ جو وہ چاہیں تصرف کریں خواہ امور اقل یعنی اموال و املاک و اقارب و اولاد میں خواہ امور نفیہ حیہ میں جیسے مرض صحت قوۃ بضع، حصول جاہ، سلب جاہ، خواہ نفیہ معنویہ میں جیسے قبض و بسط بیت و انس محبت شوق کیفیت سلب کیفیات لیکن یہ یاد رہے کہ تفویض کے معنی ترک تدبیر کے نہیں بلکہ استعمال تدبیر و تفویض تدبیر و ترک تجویز خود۔ کم از کم ایک چار۔ ایسا کرنا ضروری ہے۔

تین ماہ کے بعد خط لکھا کہ سخت افسوس ہے کہ آج میں نے داڑھی منڈا لی، کچھ نہ کھل تین ماہ سے والدین نے مجھے ایسی جرم کے باعث قلع گلائی کہ سرداؤ۔ بعد میں موانع ختم ہو گئے۔ حضرت کے پاس حاضری دینے گئے۔ نجم الدار اس کے لئے آخری حیات تک

مولوی غلام رسول صاحب سے مولوی غلیفہ غلام رسول صاحب خانقاہ ماہرہ والے مراد ہیں۔ آپ نے شیخ اشیر حضرت مولانا اسماعیل لاہوری سے طریقہ قادریہ میں خلافت حاصل کرنے کے بعد ان سے عرض کیا کہ مجھے طریقہ نقشبندیہ کے مسائل کا شوق

محض کیفیات کس میں غیر مقرب بلکہ مردودین بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

غصہ کی حقیقت اور علاج :

غصہ : غصہ فی نفسہ غیر اختیاری ہے لیکن اسکے اقتضاء پر عمل کرنا اختیاری ہے اور ترک عمل بھی اختیاری ہے اور اختیاری کا علاج بجز استعمال اختیار کے کچھ نہیں اگرچہ اول میں اس میں کچھ مشقت ہوگی لیکن تکرار و مداومت سے وہ اقتضاء خود ضعیف ہو جاتا ہے اور مقاومت میں پھر مشقت باقی نہیں رہتی۔ حدیث میں ہے "لَا يَغْضِبُنَّ فَاضِلِّينَ الْفِتْنِ وَهُوَ غَضَبَانٌ" یعنی حاکم کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کسی نہ کرے بلکہ اس وقت مقدمہ ملتوی کر دے یہاں حاکم سے مراد ہر وہ شخص ہے جسکی دواؤ آدمیوں پر حکومت ہو۔ اس میں معلم استاد اور گھر کا مالک بھی شامل ہے قرآن میں ہے وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ یاد رکھو کہ جس پر غصہ کیا جائے اور اسکی طرف سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو تو اس کا مطالبہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ غصہ کے وقت یہ تصور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے یہ معاملہ کریں تو پھر کیا ہوگا۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ بدوین مشیت الہی کے کچھ واقع نہیں ہوتا تو مغضوب علیہ کے جس فعل پر غصہ کرتا ہوں اس میں مشیت الہی کیا تھا مزاحمت ہے اور میں کیا چیز ہوں! جو مشیت الہی سے مزاحمت کروں۔

فظہ والسلام

احقر العباد محسن الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

چندہ بھیجا کرتے۔ دوسرے جج پر گئے، واپسی پر بیمار ہوئے، عرب کی سر زمین حذہ میں مدفون ہیں۔ حضرت نے انہیں کا ذکر فرمایا ہے۔ اَذْكُرُوا مَصْحَابِينَ مَوْتَانِمْ (اپنے مردوں کے ماحسان کا تذکرہ کیا کرو) کے ماتحت حضرت کے مکتوبات میں ان کا ذکر خیر آنا چاہئے۔

مکتوب (۱۳)

حضرت شیخ الہندؒ کا پیرانہ سالی میں تہجد کا اہتمام

(یکم جمادی الثانیہ ۱۳۸۳ھ تا ۱۲۰۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

جامع الفضائل و المعارف زیدت مکارم حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۲۷ جمادی الاولیٰ کا اغلاس نامہ پہونچا۔ رام سلوک میں استقامت مطلوب ہے اور واردات غیر مطلوب۔ نہایت انفس ہے کہ اب تک آپ کو برکات تہجد سے محرومی ہے اور استقامت نصیب نہیں ہوئی ایسی صورت میں واردات اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں بزرگوں سے معلوم ہوا ہے کہ پھر روم کے سردار جبریلہ مالٹا میں حضرت شیخ الہندؒ رہتا مایہ تھے سردی کا موسم تھا آخری رات میں حضرت شیخ الہندؒ پیرانہ سالی کی عمر میں چپکے سے نیند سے اٹھ جاتے تھے اور جیسے ہوئے پانی کو اپنے پتھلی میں کھلا کر قلبی وضوء پانی میں تبدیل کر کے اس سے تہجد کیلئے وضو کر لیا کرتے تھے حضرت مدنیؒ کو جب اس کا علم ہوا تو اس خدمت کو پھر وہی انجام دیتے تھے یہی تھی وہ استقامت اور حُسْنُ النِّفْسِ عَلٰی الْمَكَاوِرِ (تکالیف پر نفس کو مجبور کرنا) کا جذبہ جو تصوف اور طریقت کی روح ہے جسکے آگے باطنی انوار اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں اور یہی استقامت قرب الہی اور وصول الی اللہ کی دلیل ہے نہ

مکتوب (۱۴)

دفع مرض کے لئے تلخ دوا کی نافع ہے

(۱۳ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ)

برادر عزیز محبی ام فی اللہ

قاضی عبدالکریم صاحب وفقہکم اللہ لزاد الغد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیرات جائین نصیب۔ آج سے آئندہ بارہ ایام تک امتحان داخلہ کی مصروفیات کی وجہ سے سیدہ عدم الفرصت ہوں۔ عصر سے عشاء تک احباب سلسلہ کیا تھ مشغولیت ہے علماء حضرات دور دراز سے بیعت کیلئے احقر کے پاس آتے ہیں اور قلیل عرصہ میں سب بھگدھ کا فی حد بلی اپنے اندر پاتے ہیں۔ میں خود حیران ہوں لیکن یہ اپنے بزرگوں کا کمال ہے ورنہ من آثم کہ من داف۔ آپ سے توجہ قلبی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جو جملے لکھے گئے بلا ارادہ القاء الہی سے لکھے گئے کہ داروئے تلخ است دفع مرض۔ اب جو اسکے نتائج آپ کی تحریر سے معلوم کئے مثلاً التوفیق تہجد و ذکر و مراقبہ و رقت قلب تو خدا کا شکر بجا لایا۔ اللہم زدہ فزدد۔

ازالہ کسل و تحصیل استقامت کے لئے نسخہ اکسیر :

اگر چلنے پھرتے اٹھتے بیٹھتے تصور عظمت حق جل جہدہ میں ذہن مشغول رہے جس کو اصطلاح مشائخ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم میں وقوف قلبی سے تعبیر کرتے ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ دل متواتر غیر اللہ کے متعلق نہ رہے تو ازالہ کسل و تحصیل استقامت کیلئے اکسیر ہے۔ احقر

توجہ قلب کیساتھ دعا کرتا ہے کہ آپ کے قلب کو خداوند تعالیٰ نور سکینہ سے منور فرمائے۔ اور کسل و غفلت جو آثار نفس بھیسے میں سے ہیں انکو دور کر دے آئین۔ جامعہ اسلامیہ کے نصاب وغیرہ دفتر سے لکھ کر بھیج دوں گا اپنے والد ماجد اور دیگر احباب کو سلام عرض کرنا۔ احقر العباد محسین الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

(پس منظر اس کا حضرت کا مکتوب بمورخہ یکم جمادی الثانیہ سے ہے۔ احقر نے تہجد میں کسل کے متعلق عرض کیا تھا جواب میں تحریر فرمایا بہت افسوس ہوا کہ آپ کو اب تک تہجد کی توفیق نہیں ملی۔) مکتوب مبارک میں خط کشیدہ عبارت کے متعلق تحریر فرمایا کہ بلا ارادہ الخ

مکتوب (۱۵)

مجاہدہ سے قرب الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں

(۲۶ رجب ۱۳۸۳ھ)

محبی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط نمبر ۲۳ رجب پہنچ کر موجب سرور ہوا۔ صاحب قلعہ کی بد فیوری سے صدمہ اگر بوجہ لطافت مزاج ہے تو معزز نہیں مستدلیبی میں حضرت انسؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ تیزی (جو بوجہ لطافت طبعیت ہو) صرف میری امت کے صلحاء و اہل ار میں ہوتی ہے۔ میرے خیال میں مظہر جان جاناں یا حضرت تھانویؒ کی تیزی ایسی تھی اور اگر تیزی کا مفسر غضب ہو تو اسکا طعن عینہ وہی ہے جو غضب کا طعن ہے۔ نفس غضب غیر

اختیاری ہے اور اس کے متعاضد پر عمل کرنا اختیاری ہے جس کے ازالہ کیلئے اختصار عذاب الہی عند العمل اور اختصار ثواب الہی عند ترک العمل بمقتضاه کافی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کسی قدر مجاہدہ اور مقابلہ نفس کی بھی ضرورت ہے۔ بلکہ یہی مجاہدہ تمام طاعات کی روح ہے ہر عبادت کی تکمیل مقابلہ نفس کے بغیر ناممکن ہے۔ مخالف نفس میں اولاً مشقت ہوتی ہے اور جہد کے معنی بھی مشقت کے ہیں احکام تکلیف میں بھی کلفت ہے اور اس لئے ہم مکلف کہلاتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ بار بار مخالفت نفس کرنے سے طاعت عادت بن جاتی ہے اور مشقت زائل ہو جاتی ہے اور قرب الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ وَالَّذِينَ جَاهَلُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (سورہ عنکبوت: ۶۹) (اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم بھاد دیجئے، ان کو اپنی راہیں)

راہ تفویض اختیار کرنے سے صدمات کی جڑ کٹ جاتی ہے :

اسماء الحسنى کے بجائے مراۃ تفویض ہی مفید ہے یعنی اَلْهَوِضُ اَمْسِرِ اِلٰى اللّٰهِ (میں اپنے کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں) کا یہ تصور کہ عالم کی جملہ حرکات اور انسان کے جملہ اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا آپ کے ساتھ خلاف توقع جس دوست نے بدتمیزی کی یہ بھی خلق الہی کے تحت ہے اور خلق الہی مٹی برسمت ہے پھر تا گماری کا کیا معنی۔ تا گماری کا اصلی سبب اپنے دوست کے متعلق اور اس کے نسبت اپنی طرف سے ایک خاص تجویز دل میں ملی کرنا اس کی توقع رکھنا ہے پھر جب اس تجویز کردہ صورت کے خلاف کوئی بات اس سے ظہور میں آتی ہے تو صدمہ ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ راہ تفویض اختیار کر کے اپنی تجویز سے دست بردار ہو جائے تاکہ صدمہ کی جڑ ہی کٹ جائے۔

توبہ شگنی کا مکرر علاج بھی تجدید توبہ ہے :

(۲) دوام قیام الیل فضل اور رحمت الہی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهِ قَدْ اَكْتُبْتُ

فَلْيَقْرَءُوا۔ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ۔ (یونس: ۵۸) آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے، وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے، جس کو وہ جمع کر رہے ہیں (مکرر توبہ شگنی کا علاج مکرر تجدید توبہ ہے اور اگر ہو سکے تو توبہ شگنی پر تھوڑا سا جرمانہ رکھ کر صدقہ دیا کریں تو مؤثر ہوگا کیونکہ نقص توبہ اگر اثر نفس ہے تو نفس کو مال محبوب ہے لہذا صدقہ سے متاثر ہو کر وہ مزاحمت چھوڑ دیکر اور اگر اثر شیطان ہے تو صدقہ طاعت ہے جو شیطان کیلئے ناقابل برداشت ہے وہ آئندہ مزاحمت نہیں کرے گا توبہ کیساتھ استقامت کی دعا بھی کرتا ہوں۔

(۳) آپ کے ہاں احتراقی بحال ہے سرور حاضری قلبی ربط کی طرف اشارہ ہے دونوں عزیزوں کا شوق داخلہ بھی دلیل ربط ہے جو انشاء اللہ کسی وقت ظہور میں آئیگا۔ علی سوال علی مرحمت کی دلیل ہے۔

علم کے ہتھیار سے نفس اور شیطان کو مارا جاسکتا ہے :

(۴) سکنا عالم مثالی میں نفس یا شیطان کی صورت مثالی ہے اور اس سے متضرر نہ ہونا دونوں کے مغلوب ہونے کی دلیل ہے اور استاذ کے عمل سے اس کا سراجا نا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم وہ چیز ہے جس کے اثر سے نفس و شیطان کو مارا جاسکتا ہے۔

(۵) اندر اہدعت ہے اور روشنی سنت، بحمد اللہ آپ حضرات کو اس روشنی کا حصہ حاصل ہے۔

(۶) چاند کا دو کلا ہے ہونا ایک بڑے دینی قہقہے کا ظہور ہے لیکن اسکے باوجود بھی دینی روشنی قائم رہے گی۔ موائک سنت نبوی ہے جو نفس و شیطان کے انخوا سے بچانے والی ہے۔

(۷) سفید لباس انوار قلب ہیں اور عصا کے ذریعہ عارضی سیاقی توفیقہ سیمپہ کی شکل ہے

سمجھائے کہ اہم عذاب و قہر خداوندی کے مقابلہ میں برائے نام چند لہجوں کی لذت کی کیا حقیقت ہے، جو اس کو اختیار کیا جائے اور باری تعالیٰ کی صفت غَزِيْزٌ ذُو الْبِقَامِ (غالب انتقام لینے والی ذات) کے مراقبہ سے لُئس کو کچلا جائے۔ باقی دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ بھی میرے اصلاح حال کے لئے دعا کیا کریں گے۔ خطہ اور کشن صاحب کا جواب معلوم ہوا۔

شمس الحق افغانی

ترنگزنی ضلع پشاور

نوٹ :- یہ کوئی خط تھا، حضرت کا جو اس وقت کے ڈیرہ کے کشن کو پہنچایا تھا، جس کا نہ مضمون مجھے یاد ہے اور نہ اس کا جواب۔

مکتوب (۱۷)

تم اپنا کام کیئے جاؤ، نتائج اللہ کے حوالے کر دو

(۱۰ اشوال ۵۸۳)

گرامی منزلت قاضی عبدالکریم صاحب و فقہ اللہ لما یحب و یوہی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ براہ راست ایک اخلاص نامہ گھر پر پہنچا اور بہاول پور سے بھی دو خط یہاں آ کر پہنچے۔ رمضان المبارک میں احقر نے توجہ کیسے تھ آکے فوز و صلاح و قرب و عرقان اور توبہ و قلب کیلئے دعائیں کیں۔ عشرہ اخیرہ کے آخری ایام میں جو کچھ ہوا وہ سیکین اور نور کا نزول تھا اللہم زدہ و زدہ۔ بہر حال طلب میں سستی نہ ہونے کی اشغال کی تعویق یا تاخیر سے قلب میں یاس و قنوط پیدا نہ ہو جو کہ دوسرے شیطانی ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ نتائج

لیکن بیاض اصلی ہے اور سواد عارضی۔ دل سے دعا و استقامت کرتا ہوں۔ سب احباب کو سلام عرض کریں۔
دعا گو دو عا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

مکتوب (۱۶)

وساوس ایمان کی علامت ہیں

(۹ رمضان ۱۴۲۳ھ)

محترم قاضی صاحب زادکم اللہ قربا و عرفانا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دعا و دفع وساوس کرتا ہوں، اگر مذکورہ خیال معصیت غیر اختیاری ہے تو یہ حالت مذموم نہیں کہ اس کو ایسا ہتم بالاثان سمجھا جائے۔ صحابہؓ سے افضل کسی کی حالت ذہنی، لیکن ان کو بھی ایسے وساوس آتے تھے کہ جل کر کوند ہو جانا ان کو زیادہ محبوب تھا۔ ان وساوس کو زبان پر لانے سے، لیکن پھر بھی طیب کا مل جلائے نے ان وساوس کو صریح ایمان کی علامت بتلایا۔ اس لئے سرے سے اس نگرہی کو چھوڑ دیں، اور اگر اختیاری ہے تو ماضی کا استغفار و توبہ سے تدارک کریں اور مستقبل کے لئے تجدید ہمت و دعا کو کام میں لائیں۔

معصیت سے قلب کو بچانے اور نفس کو کچلنے کا طریقہ :

(۲) معصیت کو قلب سے ہٹانے کے لئے یہ مرا قبا کیا جائے کہ معصیت میں جواز لذت ہے، اس کا مقابلہ اسی عذاب جہنم سے کیا جائے، جو اس معصیت پر مرتب ہے اور نفس کو یہ

لو حضرت حق جل مجدہ کے حوالہ کرو۔

ج کار خود کن کار بیگ نہ کن

پر عامل رہو۔ اور یقین رکھو کہ ہر طاعت سے قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور ہر معصیت سے ایک ظلمت کا داغ جسکو توبہ کے پانی سے ہلاتا خیر دھوؤ! نا ضروری ہے۔ آپ کے والد ماجد اور برادران کو سلام و دعا عرض ہو۔ میں یہاں ایک ضروری ذاتی کام میں مصروف ہوں۔ نعمانیہ کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ فردی کے اخیر میں بہاول پور کیلئے روانہ ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر محسن الحق افغانی عفا اللہ عنہ

از ترنگری ضلع پشاور

مکتوب (۱۸)

سستی اور کاہلی کا علاج

(۱۵ اشوال ۸۳ھ)

محبی ام بنی اللہ قاضی صاحب زادک اللہ معارفہ و فرما

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کاہلی کا علاج ہمت بٹا چکا ہوں وہی اصل چیز ہے۔ بطور معین ہمت دو چیزیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) اگر سستی و اجنبات یا ترک معاصی میں ہے تو یہ معصیت ہے جسکے لئے مراقبہ عذاب کی ضرورت ہے یعنی معصیت کی دائمی راحت کا مقابلہ اس واقعی عذاب جنم کے تصور

اور مراقبہ میں کیا جائے جسکی شدت قرآن اور احادیث ہی معصوم علیہ السلام میں مذکور ہیں اور اپنے ضعف و کمزوری پر ہواشت عذاب کا بھی تصور کرے اور رانیت مہومہ اور عذاب مستند کے زمانوں میں بھی مقابلہ کیا جائے کہ اول کا وقت قصیر اور ثانی کا وقت طویل اور متحد ہے۔ اور دوسرے عموماً بقول شاہ ولی اللہ یوں دفع کیا جائے کہ جیسے دنیا میں خدا کے افعال کی دو قسمیں ہیں عادیہ اور خارقہ، آخرت میں بھی دو قسمیں ہیں۔ عادیہ اکثر یہ جو ترپ عذاب علی المعصیت ہے اور خارقہ تادیرہ جو جوفہ ہے۔ اسلئے خوارق پر اعتنا و توسیل شیطانی ہے اور اگر ترک مستحبات ہوں سستی کی وجہ سے یعنی سستی کی وجہ سے فعل مندوبات فوت ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور انعامات بے غایت کا مراقبہ کیا جائے تاکہ ایسا رنگ چڑھ جائے کہ سستی چستی میں تبدیل ہو جائے۔

(۲) کسی قدر ترغیب و ترہیب امام منذریؒ کا مطالعہ توجہ کیساتھ کیا کریں۔

اتباع سنت اور عشق حدیث کا عالم بالا میں شہرہ :

(۳) حضرت مدنیؒ اور احقر شیخ مقدار کے متعلق بسلسلہ ریڈیو خواب میں جو کچھ نظر آیا وہ اتباع سنت و عشق حدیث کا عالم بالا میں شہرہ ہے کیونکہ ریڈیو آئہ شہرہ ہے اور امور مناسیہ عکس عالم مثال ہے خدا کرے کہ حسن صورت و لباس احقر حسن باطن کا سبب بن جائے بہر حال اس میں آپ کے تحقق نسبت مع الشیخ کی بشارت ہے۔

(۴) پختہ قبروں کا مشاہدہ مقام نماز کی پہنچی ہے جسکے دوام و بقاء کا ذریعہ قرآن ہے جو بچوں کو پڑھایا جا رہا تھا۔ اور یہی سنار سے سلاسل اور تصوف کا لب لباب اور خلاصہ ہے جو لوٹا میں تھا۔ (استاذ مکرم مکتوب الیہ نے خواب میں برتن (لوٹا) میں کچھ دیکھا تھا، اس کی تعبیر فرمائی۔) (مرتب)

نور اللہ مرقدہ دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے لہذا واردات کی طرف ترک توجہ اور ان سے عدم تاثران کے ازالے کا سبب ہے بہر حال اس حقیر کو آپ کی طرف توجہ ہے اور توفیق قیام لیل کی دولت دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ سب برادران کو سلام۔

احقر دعا گو شمس الحق افغانی

از بہاول پور

مکتوب (۲۰)
بمبشرات الہیہ

(۱۳/۱۳۸۳ھ)

محترم قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

خیریت جانشین نصیب۔ نیکہ ایضہ موجب اجتہاد ہوا۔ احقر قلباً آپ کی ترقی و عرفان کی طرف متوجہ ہے اور نزول فیض الہی کے لئے دست بدعا ہے۔ آپ کے رویا اہل حق کے طبقہ سے متعلق ہیں۔ اس کے خلاف دوسرے شیطانی ہے، جس کا مقصد یاس و قنوط پیدا کرنا ہے تاکہ اعمال میں کمال کا موجب بن سکے۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخَوْفِ بَعْدَ الْکُوْر" ایسے موقعہ کے لئے تعلیم کیا گیا ہے۔ رویہ امر تو یہ کہ مقصد ترغیب قیام اللیل ہے، جو بمبشرات الہیہ ہیں۔ بارش موجب احتیاط من النوم ہے۔ اس لئے ترغیب ایسا کہا گیا۔ انہم کے حق میں بظاہر بارش موجب زحمت ہے، کیونکہ طبعاً ناگوار ہے۔ اس طرح قیام اللیل بھی طبعاً ناگوار ہونے کی وجہ سے بظاہر زحمت ہے، لیکن دلوں فی الواقعہ موجب رحمت ہیں۔ بارش جسمانی رحمت ہے اور قیام اللیل روحانی جس کا اثر انبساط قلب ہے، جو

(۵) وضو و سواک دلیل ہے کہ باطنی تعلیم نصیب ہوگی انشاء اللہ۔ پانی صاف نہ ہونا اور اٹھ نہ سکتا تصور ہمت اور کسل کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ داڑھی کا عالم برزخ میں کم ہونا مصنفین عالم آخرت میں چونکہ بالکل نہ ہوگی تو برزخ جو دروازہ آخرت ہے اس میں کی محفل تہجیب نہیں۔

نوٹ: ہم انشاء اللہ جون کے آخر میں بہاول پور منتقل ہوں گے اور مستقل قیام اسلامی یونینورٹی کی شکل میں دیں رہیں گے۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق عفا اللہ عنہ

اکٹمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

نوٹ: (ایک بزرگ کو احقر نے خواب میں دیکھا کہ داڑھی قدر مسنون سے کم تھی، اس کا جواب عنایت فرمایا کہ عالم برزخ میں کم ہونا کچھ نقصان نہیں) (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۹)

دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے

۲۲ ربی الحجۃ ۱۳۸۳ھ

محترم القام بتاب قاضی صاحب زیدت معارفکم و نحبی اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اخلاص نامہ کا شعب احوال ہوا۔ نظر بندی علماء مغنیاب اللہ ابتلاء ہے جو موجب ازدیاد اجر و رفیع درجات ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دل سے آپ کے اطمینان قلب کی تحصیل کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن بقول حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی

اٹھنے کے بعد ظاہر ہوا۔ دعا ہے کہ قہری انتہائے مہل بانسلا ہو اور قلب مقامِ جہنم سے بہرہ اندوز ہو۔ استحسان کے سلسلے میں مصروف ہوں۔ دعا ترقیاتِ عراق کرتا ہوں۔ ۱۵/ جون سے یکم ستمبر تک قلیل ہوگی۔

احقر شمس الحق افغانی عطا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۱)

وقت کو غنیمت جانو

یکم جولائی/۲۱ رمضان ۱۳۸۳ھ

گرامی قدر قاضی صاحب زید عراقی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مجھے چند دن سے قلب کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے بہت سے خطوط کے جواب لکے پڑے ہیں۔ آپ کا آخری خط اس وقت سامنے نہیں۔ بہر حال خصوصی توجہ کے ساتھ دعا و استقامت و ترقی عراق کرتا ہوں۔ وقت کو غنیمت جانو اور ”اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُشَلِ“ (اے اللہ میں سستی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں) کے مطابق سستی کو راہِ فلاح کا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ ہماری زندگی درحقیقت لمحاتِ حیات و موت کے تعاقب کا نام ہے۔

پس ترا ہر لحظہ مرگ و رجعت است

مصطفیٰ فرمود دنیا ساجتہ است

(مشہوری)

(پس تیرے لئے ہر گزری موت کا خطرہ ہے) اور نہ آئی) تو اسے نئی زندگی سمجھیں۔ حضورؐ نے فرمایا دنیا کی (زندگی) تو ایک لمحہ ہے۔ یعنی زمانہ حال جو ماضی اور مستقبل کے درمیان کا تھوڑا سا وقفہ ہے۔ ماضی ہاتھ سے نکل گیا اور مستقبل یعنی نہیں) سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگرئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۲)

لطائف اور مشائخ کا تذکرہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

محترم القدر زید عراقی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب کا کتب احوال ہوا۔ صاحبزادہ صاحب سے متعلق روایات و تہذیبی المظاہر کی دلیل ہے۔ سیدی الرشید خواجہ علاء الدین کے چاشن محمد عثمان کمال الدین بنیادہ سلیمان عراق ہے جو حضرت مرشد موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے اجازت نامہ بنام احقر مرقومہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ میں درج ہے۔

(۱) خانہ دانی روایات میں اسلاف احقر کو سادات میں شمار کیا گیا ہے، لیکن حکومتی کاغذات عہد اسلامی و عہد انگریزی میں احقر کے اسلاف کو افغان و ذاتی لکھا گیا ہے۔ میں احتیاطاً جاتی نسبت کو زیادہ استعمال کرتا ہوں۔ ورنہ نہ وہ نسبت قرب ہے نہ یہ۔ ورنہ مکتوبات حضرت شاہ غلام علی نور اللہ مرقدہ مکتوب ۶۲ و مکتوب نمبر ۷۶ میں بالا اختصار صرف

اس قدر ہے کہ نسبت احمد یہ مجدد یہ شمول نور حضور است در جمیع لطائف اقرار توحید و تصدیق
تغییر کفایت کند۔ میں نے اس اجمال کی تفصیل آپ کو بتائی۔

(۲) میرے مشائخ میں سے افغانستان سرحد و پاکستان ہندوستان میں کوئی زندہ
نہیں۔

(۳) ملا صاحب جرعد کی ملاقات بوقت طالب علمی ہوئی۔ دارالعلوم میں میرے وقت
پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ، حضرت حافظہ محمد احمد صاحب، مفتی عزیز الرحمن، مولانا شبیر
احمد عثمانی، مولانا حکیم محمد حسن صاحب برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات
مشائخ۔

(۴) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اول تہذیب لطائف عالم امر کے متعلق حکم فرماتے
تھے۔ بعد از حصول فناء و بقاء تہذیب لطائف عالم خلق کا حکم دیتے تھے، لیکن آپ کے
صاحبزادگان توحید لطفہ نفس کو اہمیت دیتے تھے۔ بعد ازاں لطائف و دیگر توحید لطفہ قلب میں
ظہور اسرار توحید و جود ہے۔ دیر لطفہ روح میں سلب صفات از خود و نسبت آن بحق و در سیر
لطفہ سر امتثال ذات و ذات او سبحانہ تعالیٰ۔ در سیر لطفہ فنی تفریج جناب کبریا از جمیع
مظاہر و در سیر لطفہ فنی خلق یا خلاق او سبحانہ تعالیٰ۔

مکتوب شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ یکصد و یک حاشیہ میں موجود ہے۔ و طریقہ
تہذیب ذکر فنی اسم ذات کے ساتھ حضرت شیخ علاء الدین شمل رابطہ فرماتے تھے۔ یعنی
تصور شیخ کہ اس کے قلب میں روحانیہ قلب محمدی کا جلوہ موجود ہے اور میرے دل میں اس
جلوہ و نور کو شیخ ڈال رہا ہے اور اس ڈالنے پر وہ اسرار تصور کرے جو ہر لطفہ کے جدا جدا ذکر
کئے گئے۔

میرے کہنے پر پھوڑا نکل آیا ہے، نماز خصوصاً سجدے میں تکلیف ہے۔ علاج
جاری ہے۔ دعا سماعت کریں۔

شمس الحق افغانی
رنگرانی ضلع پشاور

مکتوب (۲۳)

مسائل میں احتیاط کی تاکید

۲۱ اگست ۱۹۶۴ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط کا حقیق احوال ہوا۔ ترقیات دینی و عرفانی بے غوثی
ہوئی۔ مسئلہ طلاق کے سلسلہ میں احتیاط کی ضرورت ہے اور میں اس حالت میں ہوں کہ اس
مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ صحت بحال ہونے پر ۲۹ راکت بہاد پور کے لئے روانہ ہوں
گا، وہاں جہنم کے مکتوبات کے ملاحظہ کے بعد اگر ضرورت سمجھیں تو غور کر سکوں گا اور اپنی
رائے دوں گا۔ دعا و استقامت کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
رنگرانی ضلع پشاور

مکتوب (۲۴)

احساس کثرتِ سینات خود حسنات میں داخل ہے

۲۰ ستمبر ۱۹۶۶ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

اصلاح احوال سے مسرت ہوئی۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت کی عظیم نعمت سے نوازے۔ آپ وہوا کی ناموافقیت کی وجہ سے گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار ہوتا ہے۔ اس لئے سراج العلوم کے جلسہ میں بھی شرکت مشکل ہے۔ بیماری بھی ایک نعمت ہے، لیکن اس نعمت کو دوسری نعمت یعنی صحت سے تبدیل فرماوے۔ کوتاہیوں کی فہرست سے مقصود مجاہد نفس کی عادت پیدا کرنی تھی۔

اللہ آپ کے اور آپ کے گناہوں کے درمیان حائل ہو اور احساس کثرتِ سینات خود حسنات میں شامل ہے۔ بہر حال دعا کرتا ہوں اللہ اس احساس میں اضافہ فرمادیں اور مقابلہ نفس و کسل میں اللہ آپ کا معین و ناصر ہو۔ سب عزیزوں کو دعا و سلام۔

خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ

بہاولپور

مکتوب (۲۵)

دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے

نیم جمادی الثانیہ ۱۳۸۴ھ

محبی ام بی اللہ عرفان مآب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۸ جمادی الاولیٰ کا اخلاص نامہ موجب اہتمام ہوا۔ اذکار مرقومہ میں قید زمان و مکان نہیں۔ البتہ رات دن سے بہتر ہے اور لسانی و قلبی صرف قلبی ہے۔ مدرسہ کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ (آمین) جائن سے دین کی منفعت مٹھو کہ ہے، دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے اور اللہ تعالیٰ سے بعد کی دلیل ہے۔

امارۃ میں ذکورۃ کی شرط پر اجماع ہے :

امارۃ کے لئے ذکورۃ کی شرط پر آخر شرح مواقف و دیگر کتب کا مہم میں اجماع منقول ہے۔ جبکہ حمل کے متعلق فتح الباری ج ۳ ص ۳۶ میں فَعَثَ خَدِیْبُ اَبِیْ بُحْرَةَ لَنْ یُّبْلَغَ قَوْمٌ وَلَوْ اَمَرَهُمْ اِمْرَاةٌ مَرْقُومٌ ہے، اِنْ اَحَدًا لَمْ یَنْقُلْ اَنْ عَلِیْشَہُ وَمَنْ مَعَهَا نَارَعُوْا عَلَیْہِ فِی الْخِلَافَہِ وَلَا دَعُوْا اِلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ لِیُوَلِّوْہُ الْخِلَافَہُ وَ اِنَّمَا اَنْکَرْتُ حَیْ وَمَنْ مَعَهَا عَلٰی عَلِیٍّ مِّنْهُ مِنْ قَتْلِ قَلْبَہُ عُثْمَانَ وَتَرْکِہُ الْاَقْبِیَاصِ مِنْهُمْ وَ کَانَ عَلِیٌّ یَنْتَظِرُ مِنْ اَوْلِیَآءِ عُثْمَانَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَیْہِ لِوَآءًا کَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بِعَیْنِہِ اَنَّهُ مِمَّنْ قَتَلَ عُثْمَانَ اَقْبَضَ مِنْہُ اس سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

عربی عبارت بحوالہ فتح الباری کا ترجمہ یہ ہے کہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عائشہؓ کا اختلاف حضرت علیؓ کے ساتھ مسئلہ خلافت میں تھا۔ حضرت عائشہؓ کا تلبین مٹھو

سے قصاص لینے میں تاخیر کرنے پر معترض تھیں۔ حضرت علیؓ کا موقف یہ تھا کہ جب معین شخص پر ثبوت ہو جائے گا، جب قصاص میں ان کو قتل کیا جاسکے گا۔

مدرسہ کا قطعی نقصان نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے :
اعلاء دین کی جدوجہد بشرط ظن نفع محمود ہے، لیکن مدرسہ کا قطعی نقصان اس نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے۔

فظو السلام

احقر العباد خٹس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۶)

دستار بندی حضرت مدنیؒ میں

تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے

۱۳۸۳ھ جب

محترم المقام زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موجب اضطراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ حکومت کی گرفت کے سلسلے میں آپ کا معین اور ناصر ہو۔ آئیں۔ دستار بندی حضرت مدنیؒ میں تحمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے روپے مشرق میں کمی حضور و خشوع فی الصلوٰۃ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز میں خشوع عطاء فرمادیں۔ میں حل مشکلات کے لئے ہار گاہ و خداوندی میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عرفان اور استقامت نصیب فرمادیں۔ اپنے والد ماجد

اور برادران صاحبان و دیگر بر خرو داران کو دعا۔

خٹس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۷)

عداوت نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے

۱۰ شعبان ۱۳۸۳ھ

محترم عرفان مآب جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بجاو اخلاص نامہ عرض آنکہ بشارت نبوی ان شاء اللہ تعالیٰ دلیل مقبولیت ہے بہتر ہوگا کہ اتباع سنت کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات میں سو بار یومیہ درود شریف نماز کا اضافہ کر دے۔

(۲) کسل قیام اللیل کا وقت چند ان معترضین سستی کے وقت تصور کریں کہ یہ کسل اثر نفس و شیطان ہے، جس کا مقابلہ عبادہ سے ضروری ہے۔ ایسا حال درحقیقت میدان جنگ ہے، جس میں عداوت نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے، اور کسی قدر استغفار بھی جاری رکھے۔ دعا کرتا ہوں، خداوند تعالیٰ آپ کے انوار میں اضافہ فرمادے اور نفس پر حاکمیت بخشے۔ سب متعلقین کو دعا و سلام۔

خٹس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۲۸)

مسلم کی شان ہے لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

۸ شوال ۱۳۸۳ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الشہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب انبساط قلب ہوا۔ توفیق ختم و تلاوت و عبادت دلیل مقبولیت ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ اشغال جاریہ کی برکات کا ظہور ہے۔ اللہم زد فرد و زدتکم اللہ المستقیمۃ کیفیات قلبیہ رقت وغیرہ بھی مبارک ہوں۔ بہر حال توفیق طاعت بشرط صرف ہمت امر الہی اور وہی ہے۔

(۲) روایا اولی متعلقہ معربہ عدم و معتب ہے۔ اس کا ماردینا دلیل مغلوبیت ہے اور اس کا موسمی فی اللہ البیاض را یہ ہے اور آدمی کی شکل میں آنا اور منہ سے منہ ملا نا اور اس سے خائف نہ ہونا تبدیلی عداوت ہلا نس ہے۔ خَفِظَ كُمْ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ مَضْرُوبَةٍ دِينِيَّةٍ وَ دُنْيَوِيَّةٍ وَ مِنْ شَرِّ خَائِدٍ اِذَا خَسَدَ۔ احقر کا ظہور دلیل احکام نسبت ہے۔ سورہ کوثر اس تعبیر کی تائید ہے، کیونکہ صلوٰۃ قربانی اور قرآن اس سے تحفظ من اللہ کے اسباب ہیں۔ جمہوری تفسیر حوض کوثر ہے اور حسن بصری نے قرآن کو تفسیر کوثر قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے نزدیک حوض کوثر قرآن کی صورت مثالیہ ہے۔ اِنْ شَأْنُكَ مُتَصَلٍّ نہ پڑھ لینا تاخیر تبدیلی عداوت ہلا نس کی طرف اشارہ ہے، لیکن وقوع یقینی ہے۔ چاہے مؤخر ہو جس پر لفظ اِنْ وال ہے۔ چند دن ہوئے گھر سے آیا ہوں، انصاف بہت سارا باقی ہے، جس پر جلد ختم کرتا ہے۔ تاہم کوشش کی جائے گی، اگر کوئی صورت نکل آئی تو اطلاع کروں گا۔ اس وقت تو کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بالخصوص جبکہ گھر میں بھی سوا لڑکیوں کے کوئی

دوسرا گھر ان اور سر پرست موجود نہیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر عزیزان کو سلام و دعا۔

نوٹ :- علی روئے الاشباہ و کمی ہدی کا ارتکاب بدعت ریاء کی طرف اشارہ ہے، جس کی دلیل خواب میں موجود ہے لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ مسلم کی شان ہے لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ بہر حال فعل و ترک میں نظر خالق پر ہے، نہ خلق پر۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ :-

عقرب (کچھ لمحہ و تمام) (مختلور دشمن) کوئی خواب تھا۔ اس کی تعبیر فرمائی۔

مکتوب (۲۹)

حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت

۲۳ فروری ۶۵/ ۱۹ شوال ۱۳۸۳ھ

مخلصم فی اللہ زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ کا صف احوال ہوا۔ میں جمعیت تین نفر دیگر حضرات ذریعہ وکالہ جی کے لئے عصر کے وقت بروز جمعرات ۱۸ فروری بہاولپور سے روانہ ہوئے۔ عشاء کو ملتان پہنچے۔ چاروں افراد نے نکت حق و دریا خان کا لیا تھا۔ قتل فاسٹ پشیر میں سامان رکھ رہے تھے کہ ملتان نشین کے چڑا سی نے ہمارا نام پکارا کہ تار آیا ہے۔ تار بہاولپور مغرب کو پہنچا کہ وہاں سے گھر والوں نے ملتان کو تار دیا کہ ذریعہ کا جلسہ ملتوی ہوا۔ سب افراد بیچڑی وجہ سے شاہین میں سکیڑ کا کٹ لے کر واپس بہاولپور رات ۱۲ بجے پہنچے جو

مقدّمہ تھا وہ ہوا۔ آپ کے مقدمہ میں باعزت رہائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو ایک نشست میں تمام آیات مجہدہ پڑھ کر ہر آیت پر مجہدہ تلاوت کرتے جائیں اور ختم آیات و کلمات پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درسی قرآن کو مقبول اور بابرکت بنائے۔ حضرت باہو رحمہ اللہ نسبت قادریہ اور حضرت سراج الدین نسبت نقشبندیہ اور حضرت سلیمان قوسوی نسبت چشتیہ کی طرف اشارات ہیں اور خواجہ سلیمان گامغانا دلیل ہے کہ آپ کو نسبت چشتیہ سے مناسبت زیادہ ہے۔ جو حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت ہے، واللہ اعلم۔ سب حضرات خصوصاً آپ کے والد ماجد اور برادران صاحب و دیگر عزیزان کو سلام و دعا عرض ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
بہاولپور

مکتوب (۳۰)

رشتہ نکاح میں تین امور ملحوظ رہیں

۳۰ رشتہ ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب زید عرفانہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! توبہ کے ساتھ ترقیات عرفان کی دعا کرتا ہوں۔

(۱) نیا مکان استقامت کی صورت مثالیہ ہے اور دشوہ مظہارت باطنیہ کی دونوں آپ کو نصیب ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) انگوثرات اشغال کی صورت مثالیہ ہے جو عنقریب تکمیل کو پہنچیں گے۔ سورہ

ملک کے پڑھنے کی توفیق اور انبساط قلب حسن عاقبت کی علامت ہے۔
(۳) قمیص کھینچنا غیب سے کسل پر حسیہ ہے۔ آئندہ کسل سے اجتناب کیا جائے۔
(۴) لڑکی کے سلسلے میں استخارہ کیا گیا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا والی آیت کا اتمام ہوا، جس سے قلب پر اس رشتے کا غیر موزون ہونا وارد ہوا۔

آپ رشتہ کے سلسلے میں تین امور کا لحاظ رکھیں۔ صلاح عمل، قدرۃ علی الفقد، قرب یا قرابت میں دعا کرتا ہوں کہ فَبَيْنَکُمْ مَوَدَّةٌ عِنْدَ اللّٰهِ نَصِيبٌ ہو۔ دعا گو و دعا جو
احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۳۱)

متعلقین کیلئے خصوصیت سے دعاؤں کا اہتمام

۱۱ مارچ / ۱۹۶۵ء / ۷ ربیٰ قعدہ ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ۳ ربیٰ قعدہ کا خط پہنچا۔ قلب کو سخت کوفت ہوئی۔ "اَللّٰهُ مَعَكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اَنْتُمْ" دراصل موجب سختی امور واقع معلوم نہیں ہوتا، بلکہ مستقبل کی سرگرمیوں کی پیش بندی کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ عِيَادًا مُّبْنِيًّا وَجَزْؤًا خَصِيْنًا سب احباب کو دعا۔ شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ :- عیاد منبع محفوظ پناہ ہوگا۔ حوزہ حصین مضبوط قلعہ

مکتوب (۳۲)

انسان کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے

نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں

۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

محبی امی اللہ جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اغلاس نامہ نے سرور کیا۔ مقدمہ کا انجام بخیر ہو۔ حَسْبُكُمْ اللہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

(۱) گھوڑے کی سواری ان شاء اللہ تعالیٰ سعید رزق اور جہادِ دلدین کی دلیل ہے۔

(۲) بستر بچانے بسط رزق و عمر اور تعلق مع الاحقر کی دلیل ہے۔ اول توطیہ و ثانی تعبیر ہے

تَکَانَ اللہُ لَکُمْ وَ کُنْتُمْ لِلہِ ۔ بسطاً بسط رزق و فرش تعلق کو ظاہر کر رہے ہیں۔ کَانَ اللہُ

لَکُمْ 'اللہ تمہارا (ناصر) رہے۔ وَ کُنْتُمْ لِلہِ اور تم اللہ کے دین کے خادم۔

(۲) قیام اللیل پر استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ خود و اسف علی التوکل بھی قیام

اللیل کے حکم میں ہے۔ مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب

سرگودھوی کی ناکامی سے افسوس ضرور ہوا کہ آواز حق کا دروازہ بند ہوا۔ لیکن درحقیقت یہ

کامیابی ہے، اگرچہ صورتاً ناکامی تھی۔ و تربیب کے بغیر ان حضرات کو جس قدر دودھ

طے، وہی حقیقی دودھ ہیں، جو دوسروں کو پلا کر تھیں و تربیب نہیں مل سکے ہوں گے۔ انسان

کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے۔ نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں، جو اختیار سے خارج ہیں۔ اللہ

تبارک و تعالیٰ اعیان دین کے لئے فیہ سے کوئی سامان کر دے۔ سب متعلقین کو دعا و سلام۔

میں ۱۲ مارچ گھر گیا تھا۔ ۲۵ مارچ کو واپس آیا ہوں۔ خط واپسی پر بہاولپور ملا۔

عش الحق افغانی عفا اللہ عنہ، بہاولپور

مکتوب (۳۳)

تلاوت اور ذکر سے اصل مقصود تعلق مع المذکور ہے

۲۶ ربی الحجہ ۱۳۸۴ھ

محبی امی اللہ قاضی عبدالکریم صاحب زید مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اغلا نامہ محررہ ۲۵/۵/۶۵ نے سرور کیا۔ رشتہ واقعہ اور

موقوفہ کو باری تعالیٰ موجب سعادت و موافقت کر دے اور تم کو اس کی توفیق بخش دے کہ ہر دو

رشتے سادہ شرعی رنگ میں ہوں۔ ربی اور گرگانہ نہ ہو۔ آپ کے والد ماجد کی صحت اور آپ

کے فیوض ظاہریہ و باطنیہ میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت بعد از تہجد

کریں، جیسے احقر کا معمول ہے یا کم از کم بعد از نماز فجر کی جائے تاکہ ناغہ نہ ہو کہ یہ برکت کا

وقت ہے۔ مقدمہ مرقومہ میں باعزت کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ ذکر و فکر میں لذت کی کمی

جیسی کو خاطر میں نہ لائیں کہ ذکر و فکر خود زریعہ قرب الہی ہے۔ لذت ہو یا نہ ہو لذت میں بسا

اوقات امور خارجہ کی کو بھی دخل ہوتا ہے، مثلاً صحیح بدن "خُلُو عَنِ الْغُفُومِ وَ الْآخِزَانِ

تَجَرُّدٌ عَنِ الشَّوْهِتَاتِ وَ التَّفْکُورَاتِ تَجَنُّبٌ عَنِ الزُّرْقِ الْمُشْتَبَہِ وَ الصُّحْبَةِ

الشَّوْعِ" (غم و فکر سے خالی ہونا، تفکرات اور پریشانیاں کا دور ہونا مشتبہ رزق اور بری مجلس

سے پرہیز کرنا) اصل مقصود ذکر سے تعلق مع المذکور ہے قلب کو ادھر لگانا چاہئے نہ ذکر کی

کیفیات اتفاقیہ کی طرف آپ کے والد ماجد و جملہ عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔ یہاں

بھما اللہ تاحال خیر ہے۔ وَالْمُسْتَظِلُّ بِبَدِ اللہِ وَ اللہُ مَعَكُمْ حَقِيقًا کُنْتُمْ۔

اگر خط آئندہ مکان کے پتہ پر بھیج دیں تو جلد پہنچے گا۔ مکان کا پتہ یہ ہے

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۳۴)

متوسلین کے حالات سے آگاہی کی فکر

۲۹ رزی الحجہ ۱۳۸۳ھ

گرمی قدر کان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ نمبر ۳۰ رزی الحجہ پہنچا۔ یہ نلظ ہے کہ میں ڈیرہ اسمیل خان گیا ہوں۔ مقدمہ کے متعلق تشویش ہے۔ بھرور سیدن خط بذمہ احوال و نتائج مقدمہ سے اطلاع دیں۔ مکتبہم للہ وکان اللہ لکم۔ تمام اعزہ و اقارب کو دعاء سلام مسنون عرض ہے۔ یہاں احوال مقررہ عافیت ہیں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۳۵)

ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے

اپریل ۱۳۸۵ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط مع کنگلہ متعلقہ سہارا پہنچا۔ میں جنوری ۶ء میں پشاور

راہبانی کے لئے مسز مسعود کی دعوت پر گیا کہ سیمینار کو صحیح فحج پر چلانے کا پروگرام مرتب کروں۔ میں نے بشمولیت مولانا عبدالقدوس صاحب صدر شعبہ اسلامیات پروگرام مرتب کیا۔ مقصود جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام اسلام کی عینک میں دکھانا تھا نہ مغربی عینک میں پھر سیمینار کے موقع پر متعدد تاروں اور ٹیلیفونوں کے باوجود قدرت نے ایسے اسباب فراہم کئے کہ میں نہ جا سکا۔ بہر حال کنگلہ "الانساء" یقیناً شخ بھا فہ" (ہر برتن سے وہی پینٹا ہے، جو اس میں ہوتا ہے) کا مصداق ہے۔ لیکن علماء کی طرف سے اس کی تردید کا اہتمام مردہ میں جان ڈالنا ہے اور اس کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔ ایسی چیزیں وقتاً فوقتاً ہی طریقہ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں اور اپنی طبعی موت سے آپ ہی مرتب جاتی ہیں۔ چھڑانا مقصود ہے نہ پھینکنا۔ اول مفید اور دوم مضر ہے، ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے۔ بہت سے ستر مرگ پر پڑے ہوئے مردودات کو خود رو دیدنے زندگی بخشی ہے۔

سیمینار کی کج بیانیوں کی زیادہ سے زیادہ عمر ایک ہفتہ ہوگی، اس کو مرنور عطا کرنے سے گریز ضروری ہے، صرف ایک بار اتنا کہنا بدینا کافی ہے کہ جو کچھ ایسی باتیں کہی گئی ہیں، اس کو اصلی اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انگریز دشمنان اسلام کی افکار کا مرقع ہے۔ علماء اسلام اس کو غلط سمجھتے ہیں اور یہ کہ وہ پیشاب کو آب زمزم قرار دینے کے مترادف ہے۔ پابندی تہجد سے خوشی ہوئی اور دعاء کی۔ نصاب حدیث مقامی حالات اور علماء کی استعداد کا تابع ہے، جو کچھ آپ نے کیا، اچھا کیا۔ سب متعلقین کی ترقیات کی دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

خَيْرٌ مِنَ الْعَبَاسِ اَخْبَرَكَ بَعْدَهُ
وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَاسِ

عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعثِ فرحت۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں اور مرحوم کے سلسلے میں مجھے توثیق رہی اور خود خط لکھنے والا تھا کہ یہ اطلاع پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آنکھوں و مصائب و آلام سے اپنی حفاظت میں رکھیں۔

احقر محسن الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ: عربی اشعار کا ترجمہ مکتوب الیہ نے کیا ہے۔

قتیل عشق کا مختصر تعارف:

قتیل عشق سے مراد شانِ نواز صاحبِ طہوانی مرحوم ہے، جو والد ماجد کا جنازہ پڑھنے کے لئے بوجہ ضعف اس وقت پہنچا جبکہ لوگ جنازہ سے قارغ ہو گئے تھے۔ لوگوں کو واپس جاتے ہوئے دیکھا، غمزدہ لہجہ میں پوچھا کیا جنازہ ہو گیا۔ ”اللہ“ کہہ کر زمین پر گر گیا۔ لوگوں نے اٹھانے کی کوشش کی، مگر یہ دیکھ کر جو حیرت ہو گئے کہ گرنے والے کی روح پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

مرحوم قتیل عشق نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ نماز کے لئے مسجد متصل نجم المدارس پہنچتے، اگر جماعت سے رہ جاتے تو دوسری مسجد جا کر جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ بعض اوقات دیکھا گیا کہ جماعت رہ جانے پر پناہ اختیار ان کے آنسو بہنے

مکتوب (۳۶)

والد ماجد مولانا قاضی نجم الدینؒ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی تحریر

۲۲ محرم ۱۴۵۹ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب مکان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آج آپ کے والد ماجد کی وفاتِ حسرت آیات کی خبر منج مہشات موصول ہوئی، جس سے دل کا سکون مل گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو مقدمہ صدق میں قرب خاص سے نوازے اور قہیل عشقِ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم اور اس کے عاشق کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔

وَبَخْوِ الثَّمَنِ يَجْزِي بَانِدَ لَاقِي

وَبَلَدِ الضُّبْرِ يَجْزِي فِي الْمَحَاقِي

آنسوؤں کا سندر شفا نہیں مارتا ہوا جاری ہے اور ممبر کا بدر چودھویں کا پورا چاند گرہن میں آگیا ہے۔

وَلِلْأَخْزَانِ بِالْقَلْبِ الْجَمَاعُ

يُنَادِي الضُّبْرَ حَتَّى عَلَى الْفَرَاقِ

اور دل پر احزان (غموں) کا اجتماع ہے صبر کو آواز دے رہا ہے کہ اس جدائی پر میری امداد کر۔

آپ دو دیگر اولاد و متعلقین مرحوم کی تعزیت کے لئے حضرت ابن عباسؓ کو ان کے والد کی وفات پر جو بہترین تعزیت ایک اعرابی نے پیش کی تھی، اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

شہید عشق جی جاتے ہیں جی سے کیا گذرتے ہیں
خدا یہ موت دے ہم کو ہم اس مرنے پہ مرتے ہیں
ناکارو عبدالکریم غفرلہ والوالد یہ
۲۹ رذی قعدہ ۱۲۲۳ھ

مکتوب (۳۷)

راہ عشق کے راہ روؤں کی قربانیاں

۲۲ صفر ۱۳۸۵ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیت و کارمک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ بنیۃ البقیۃ موجب اہتاج ہوا۔ عوام کی ہمدردی اور عدلیہ کا رخ دلیل
نہاج ہے۔ دل سے دعا ہے کہ امرانی کرتا ہوں۔ مجھے زیادہ توشیح مدرسہ کے متعلق تھی، اگر وہ
محفوظ ہے، تو علماء حق نے حق کے لئے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں، انفرادی بھی اور اجتماعی بھی۔
بلحاظ ثواب آخرت اول کو ثانی پر ترجیح ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد
سعید بن المسیب سعید بن جبیر اسی راہ عشق کے راہ ور ہے ہیں اور بلحاظ نفع فی الدنیا ثانی
مؤثر ہے، اگر چند افراد قربانی دیں، تو تحریف فی الدین کا سیلاب نہیں نکلتا اور نہ حکومت کا
رخ موڑا جاتا ہے۔ صرف ادایہ فرض سے سبکدوشی ہو جاتی ہے، لیکن اگر عظیم کے ساتھ
اجتماعی رنگ میں ہمہ گیر قربانی ہو تو عوامی دباؤ سے حکومت مجبور ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ
ارباب اقتدار کی اصلاح ہو، ورنہ مستقبل خود حکومت کے لئے خطرناک ہوگا۔ پانچ اجزائی
قوم و ملت کا واحد رشتہ اتحاد دین ہے۔ جس وقت یہ رشتہ ضعیف ہوا اور اپنے اجزاء ترکیبی پر

کلتے، مجھے یاد نہیں کہ جب بھی اس ناکارہ نے مغرب کی نماز میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا زَمِنَا لِلّٰہِ
ثُمَّ اٰسَفَاْمُوْا..... الخ، آیات کریمہ کی تلاوت اور قرأت کی ہو اور اس کے منہ سے زوردار
الفاظ سے لفظ اللہ کا نعرہ نہ نکلا ہو، جس سے قریب کے یا ناواقف مقتدی لرز نہ گئے ہوں۔

حضرت قاری غلام ہادی شاہ صاحب "حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت
کے لئے تشریف لائے تو یہ ناکارہ ان کو حضرت والد صاحب کی حزار پر لے گیا۔ عصر کے بعد
کا وقت تھا۔ میں نے ان سے حزار پر تلاوت کرنے کی درخواست کی۔ وہ کچھ دیر تک تلاوت
کرتے رہے۔ مغرب کی اذان ہو گئی، تو قبرستان کے اندر مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ نماز
حضرت قاری شاہ صاحب پڑھا رہے تھے۔ درمیان قرأت میں کچھ ڈک گئے، بعد ازاں نماز
قبرستان سے واپسی پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ دوران قرأت میں منٹ آدھ اس لئے
خاموش ہو گیا کہ آپ کے والد صاحب مرحوم میرے سامنے کھڑے ہوئے نظر آئے اور
فرمایا میرے ساتھی شاہنواز کو بھی دعا میں یاد رکھا کرو۔

ثوب (بلوچستان) میں ایک شخص نے شاہنواز صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا
اور ان سے پوچھا آپ کیسے قاضی صاحب کے جنازہ کے دن فوت ہو گئے۔ آپ نے
جواب دیا میں نے چاہا کہ قاضی صاحب کے ساتھ ایک طالب علم بھی ہوتا چاہئے۔ یہ ہے
چودھویں صدی کے ایک شہید عشق دین کا دور پڑ بھی.....

ہنوز آں لہ رحمت ورفشان است
ثم و ثم خانہ باہر و نشان است

(یعنی اب تک (طول زمانہ کے باوجود) رحمت کا بادل (سچے دینداروں) پر)

موتیاں برسا رہا ہے اور دین کے کمی خانے اللہ کی مہربانی سے آباد ہیں)

سرد۔ یہی شیخ اکبر نجی الدین ابن عربی نے فتوحات میں لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کی دعائیں بھی یہی اشارہ موجود ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ بِسَبِّكَ وَالْفُجُوْرَ وَالْبُزُوْرَ۔ (اے اللہ میری غلطیوں کو برف اور اولوں (بارش) سے دھو ڈال) باقی مویزہ منیٰ اور ربیعہ ۳ کی تلقین کردہ ذکر کا مقصد ایک ہے، یعنی ختم خواجگان کی تلقین اور ایصالِ ثواب اُنکی حلاوتِ روحانی کو مویزہ منیٰ کی مثال میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔

دعائل مشکلات و ترقی عرفان کرتا ہوں۔ اور خود مجھ پر بھی آپ کے والد ماجد کا مقام اب منکشف ہو گیا ہے، جسکی وجہ سے نام ہوں کر کلا جی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہونے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ الرُّوْفِقِ الْاَعْلٰی۔ قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، مولوی محمد اکرم حافظ عبدالعلیم و دیگر عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ کے مکتوب کا حاشیہ :

اس دوسرے مکتوب گرامی کا تعلق بھی حضرت والد ماجد قاضی محمد نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر فہم و اندوہ کے اظہار سے ہے۔

حضرت والد کے وصال پر قتلِ عشق کی وفات کے علاوہ چند دیگر امور بھی قابل ذکر اور موجبِ عبرت ہیں۔ وصال کا غالباً تیسرا دن تھا کہ کراچی سے حضرت محمد ابراہیم جان آغا صاحب خانقاہ مجددیہ معصومیہ قلعہ جواد کا بل جانشین قطب عالم اعلیٰ حضرت سیدنا مولانا نور المصباح قدس سرہ کے جانشین کی تاریخ مقرر ہوئی۔ والد ماجد کے نام کے میں فلاں تاریخ کو

اس کا کنٹرول کمزور ہوا تو یہ ہماری موت ہوگی اور پھر حیات کی طرف عود ممکن نہ ہوگا۔ بیرونی دشمن ممالک نے مسلمانوں کے نام سے اپنے ایسے ایسے ایجنٹ چھوڑ دیئے ہیں کہ وہ ترقی کے نام نہاد الفاظ سے دھوکہ دیکر اسلام کی بنیادیں حیران کر دیں تاکہ ان کی مراد پوری ہو۔ آج کل سارا عالم اسلام اسلام اور الحاد کی جنگ میں مبتلا ہے، عالم اسلام کی اکثریت اسلام کی صحیح سمجھ بوجھ سے محروم ہے۔ اس لئے اس نظریاتی جنگ کا انجام اسلام اور مسلمانوں کے لئے اچھا نظر نہیں آتا۔ دعا ہے کہ اسلام کو خداوند تعالیٰ خود مسلمانوں کے اس تباہ کن حملہ سے محفوظ رکھے۔ سب احباب کو سلام۔

۱۵ رجون کے بعد اڑھائی ماہ کی عام تعطیل ہوگی، جس میں گھر رہوں گا۔ البتہ بنگال اور کراچی کے لئے چند ایام کا جولائی میں وعدہ کر چکا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۳۸)

ختم خواجگان کی اجازت

۵ صفر ۱۳۸۵ھ

عزیزم بزرگ اللہ فیکم و وقاکم عن شر التوائب

بعد از سلام مستون! دعا و ترقیات آ نکہ ۲۹ محرم کا خط آج پہنچا۔ جو اب شمس میرے کہ میں ختم خواجگان رضوان اللہ عنہم کی اجازت حسب اجازت بزرگانِ خود تم کو دیتا ہوں۔ برزخ میں سردی لگنا ان شاء اللہ مثالی نجات کی دلیل ہے۔ معصیت کا مزاج گرم ہے اور طاعت کا

رات کو ختم المدارس میں قیام فرمایا۔ صبح والد صاحب کے مزار پر تشریف لے گئے۔ کھڑے کھڑے کچھ پڑھ کر دعا فرمائی۔ معاف فرمایا اللہ اللہ قبر نور سے بھری پڑی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دل چاہتا تھا کہ دیر تک کھڑا رہوں، لیکن آج ہی ڈھا کہ کے لئے پرواز ہے۔ میں نے عرض کیا کسی عالم صاحب نے خواب میں والد صاحب کو دیکھا کہ وہ کسی دینی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالسلام صاحب نے فرمایا، امی! وہ تو صاحب کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔

(۳) ایک صوفی صاحب جو مولوی محمد زمان صاحب مدرس ختم المدارس کلاچی کے بھائی ہیں نے اسی دن ہی (عائلاً) بتلایا کہ مجھے واقعہ میں آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ جب اس بزرگ (مرا دروळा عبدالسلام صاحب ڈھا کہ والے) نے آیت کریمہ لَقَدْ جَاءَهُمْ نَحْمٌ دَسُوفٌ مِّنَ الْغَيْبِ كُنْمْ الخ، پڑھی تو بہت ہی زیادہ انوار نازل ہوئے۔

ان واقعات کی روشنی میں سید افتخانی قدس سرہ کے مکتوب کا یہ جملہ ہر ایجنے اور خود مجھ پر آپ کے والد ماجد کا مقام اب مشکف ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے نادم ہوں کہ کلاچی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہوئے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْهُ فِي الْوُفِيِّ الْآخِرَةِ ابتدا مکتوب میں جو سردی کا ذکر ہے، وہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت والد صاحب کو کچھ سردی محسوس ہو رہی ہے۔ اس کی حضرت قدس سرہ نے تعبیر فرمائی کہ تنگی کا حزن سرد ہے، ولنعلم ما قیل۔

ہرگز نیرود آ نکد دیش زندہ شد بعشق

شبت است بر جریۃ عالم دوام ما

(جن کے دل خدا و رسول کے عشق سے زندہ ہیں، وہ مر نہیں سکتے۔ جریۃ عالم پر

ان کی دائمی زندگی کی مہر لگ چکی ہے)

پشاور پہنچ رہا ہوں، اگر آپ تشریف لائیں تو خوشی ہوگی، ورنہ عزیزان عبدالکریم جان یا عید الطیف جان میں سے کسی کو بھیج دیں۔ حضرت محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ حج سے واپسی پر کراچی پہنچے تھے۔ پھر وہاں سے براستہ پشاور کا بل جانے کا ارادہ تھا۔ حضرت والد ماجد کی بیعت اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے تھی اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی حضرت نورالاشراق قدس سرہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا قَانِيًا۔

آمد بر سر مطلب :

(۱) تار کے دوسرے دن قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم و مغفور سکنہ کلاچی جنہوں نے والد صاحب کو غسل دیا تھا، وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ رات میں نے آپ کے والد صاحب کو خواب میں دیکھا۔ اپنی قبر کے اوپر کفن اوڑھے ہوئے سر تا قدم مستور کھڑے ہیں۔ میں قریب گیا تو میری طرف رخ پھیر کر فرمایا، السلام علیکم میں نے جواب میں علیکم السلام کہہ کر پوچھا ہم نے تو آپ کو قبر کے اندر رکھا تھا، لیکن آپ تو قبر کے اوپر کفن ڈال کر کھڑے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا ہاں کسی کی اختصار میں کھڑا ہوں۔ میں نے کہا کون صاحب ہیں، وہ..... فرمایا کابل کا ایک جوان آرہا ہے، ان کی انتظار ہے۔ قاضی عطاء اللہ صاحب نے حلفا فرمایا مجھے یہ نہ معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت کا کوئی فرزند حج کو گیا ہوا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ کل ان کی تار آپ کو گون کوٹلی ہے۔

(۲) حضرت عبدالسلام صاحب ڈھا کہ حضرت اقدس مولانا احمد خان صاحب 'مورث اعلیٰ خانقاہ کندیاں شریف کے خلیفہ حج سے واپسی پر مغربی پاکستان تشریف لائے۔ وہاں خانقاہ شریف کندیاں سے ہو کر موسیٰ زئی شریف جا رہے تھے۔ کلاچی تشریف لائے،

کے آخری مکتوب کو بار بار پڑھا، جس میں قرب احتمال کے آکار کو نایاں پایا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ
وَاَرْزُقْهُ وَاجْعَلْهُ فِي الرَّحْمَةِ الْاَوْفَى..... کلاچی میں افسوس کہ قاضی صاحب مرحوم کی
معیت و شہود بھی میری کوتاہ نظری کی وجہ سے حال غیاب تھی۔
چہ فرصتاً کہ غمِ کرم دریں زاہ
زخمتِ خوبانک غافلِ خوش

ترجمہ : میں نے بہت مواقع اس راستہ میں ضائع کر دیے۔ کیونکہ میرا بخت سویا ہوا اور
غافل تھا (فیض حاصل نہ کر سکا)

یہ درست ہے۔

اَلْمَرْءُ مَا دَامَ حَيًّا يُسْتَهَانُ بِهِ
وَيُعْظَمُ الرَّؤْءُ فِيْهِ حِيْنَ يَفْتَقِدُ

ترجمہ : انسان جتنے تک زندہ ہوتا ہے، اس کی بے قدری کی جاتی ہے اور بڑا حادثہ
(مصیبت) خیال کیا جاتا ہے، جس وقت وفات ہو جاتے ہیں۔

تاہم کشفیات پر زنجیرِ احقر کے حق میں امید افزا ہیں۔

در بیابانِ فنا گرچہ زہرِ سو خطر است

میرودِ حافظِ بیدل پہ تولائے تو خوش

ترجمہ : فنا (عالمِ برزخ) کے جنگوں یا امید انوں میں اگرچہ ہر طرف سے خطرات ہیں،
لیکن حافظ آپ کی محبت میں خوش خوش جا رہا ہے۔

یہ درحقیقت ایسے ہی موقع پر حافظؒ نے میری زبان سے کہا ہے۔ موسمِ سخت گرم
ہے۔ کسی دوسرے وقت میں ان شاء اللہ تعالیٰ زیارتِ مرتد سے شرف ہو سکوں گا۔ اب تو

قلبا ولساناً نبی دعا ہے۔

۲۳ محرم ۱۳۸۵ھ، پھر ۵ صفر ۱۳۸۵ھ میں حضرت والد صاحبؒ سے متعلق
حضرت قدس سرہؒ کے تاثرات کے بعد آپ ۱۳ صفر ۱۳۸۵ھ کا مکتوب مطالعہ فرمادیں
گے، تو تحریرت ہوں گے کہ حضرت کو عالمِ برزخ میں والد ماجدؒ کا مقام معلوم ہوا تو کتنی
والہانہ محبت کا اظہار فرمایا کہ ہم دور افتادہ کس پیرس پیچیدہ انوں پر کتنی شفقت فرمائی۔ اہل
خانہ تک سے تعزیت فرمائی۔ بَوَدَ اللّٰهُ مُضْجَعُهُ وَ عَظَمَ اللّٰهُ اَجْرَهُ۔

۴) عجیب ترین یہ کہ اسی دن ہمارے ایک عزیز پھوپھی زاد بھائی مولوی عبدالرزاق
صاحب مرحوم جو ان دنوں پشماکوٹ علاقہ میں اقامت کر رہے تھے۔ وہ تلبر کے بعد
ہمارے ہاں کلاچی آئے۔ میں نے کہا خیر تو ہے کسی اطلاع کے بغیر آ گئے۔ غصہ نہ کیا مجھے تو
ماموں صاحب (میرے والد صاحبؒ) نے بھیجا ہے۔ دوپہر کو خواب میں آئے اور کہا کہ
آج تو میرے پاس غالباً قبر کا لفظ بھی فرمایا۔ ایک بہت بڑے بزرگ تشریف لائے تھے، تم
نے ان کی زیارت نہیں کی۔ راقم الحروف نے کہا واقعی ایک بڑے بزرگ تو آئے تھے، مگر
چلے گئے، آپ ان کی زیارت سے رو گئے نا شاء اللہ۔ کیا ان تجھی "الروح" میں آپ نے
وہ روایت نہیں پڑھی کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی قبر پر آتا ہے اور دنیا میں وہ اسے
جاننا تھا تو برزخ میں بھی وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

مکتوب (۳۹)

دلچسپ مکتوب تعزیت

۱۳ صفر المعظم ۱۳۸۵ھ

محی الامنی اللہ قاضی صاحب زید عرفا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۱۰ صفر کا راقمِ قلم موجب تسکین ہوا۔ جناب قاضی صاحب مرحوم

لئے اس در کے بغیر سپرد کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ حافظہ تیرے کسی معاملہ (جو وہ جفا سے بھی خدا پناہ کر رہ پڑے، میں جس دن سے بھی تیری قید میں آیا آزاد ہوں، کسی کا محتاج نہیں۔

یہ میری تلقین تھی۔ ذاتی عمل کے لئے حافظہ کی زبان سے اسی ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں۔

صبح خیزی و سلامت طلبی چوں حافظ

ہرچہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

ترجمہ: صبح (تجدد) کے لئے انھیں اور خدا سے سلامتی (جان و ایمان) حافظہ کی طرح مانگیں۔ کیونکہ میں نے جو کچھ پایا قرآن مجید کی تلاوت سے پایا۔

مقدرات خانگی اور حضرت کی اولاد کے لئے دعائے نجات آخرت اور دنیا میں استقامت علی الشریعہ کی التجا کرتا ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ بہا پور

مکتوب (۴۰)

بڑی تمنا یہ کہ اپنے ذہنی دینی معلومات

کی اُمت محمدیہ میں اشاعت ہو

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

محترم بندہ جناب قاضی صاحب زیہ فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! باعزت رہائی تاخیر رہائی کا شکر ہے۔ میں ۷۱ جون کو گھر پہنچا ہوں۔ بنگال کے احباب نے اصرار کیا تھا کہ میں دس پندرہ دن پہلے بذریعہ ہوائی جہاز

آن سفر کردہ کہ صد قافلہ دل ہمراہ اوست
ہر کجا بہت خدا یا بسلامت وارش
ای آنکہ رہ بمشرب مقصود بردہ
زین بحر قطرہ بمن خاکسار بخش
قیمت دزد گرانمایہ عنایت عوام
حافظا گوہر یکدانہ مد جز بنوام

ترجمہ: وہ سفر کرنے والا جس کے ساتھ ہماری دلی دعاؤں کا ایک قافلہ اس کے ساتھ ہے
جہاں بھی ہے اے خدا تو اے سلامتی سے رکھ۔ اے وہ بزرگ جو مقصود کی گھاٹ کے راستہ پر پہنچ گیا، کمالات کے اس سمندر سے ایک قطرہ ہمیں بھی عطا کر دے والے موتی کی قیمت عوام نہیں جانتے، اے حافظہ تو ایسا قیمتی موتی جو صدف میں ایک ہوتا ہے، صرف خواص کو دیتا رہ۔

تم کو تسکین کے لئے صرف یہ کافی ہے۔

ایسے دل! صبور باش و بخود غم کہ عاقبت
ایں شام صبح گردد و این شب سحر شود
جز آستان ثوابم در جہاں پنا ہے نیست
سرما بجز این ذر حوالہ گاہے نیست
حافظ از فضل تو حاشا کہ بتالد روزے

من ازاں روز کہ در بند توام آزادم

ترجمہ: اے میرے مہربان کرنے والا (پریشان) دل غم نہ کر کہ آخر..... یہ تار کی صبح ہو جائے گی اور یہ رات آخر تک پہنچ جاوے گی۔ تیرے آستان کے بغیر میری کوئی پناہ گاہ نہیں۔ میرے سر کے

فلذیٰ تمیٰ اور دعویٰ خارج ہوا اس میں عیب یہ ہے کہ کسی دن دوپہر کو والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھر والوں میں سے کسی کو خواب میں ملے تھے اور بتایا یا اور غالباً مبارک دی کہ مقدمہ ختم ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ کل وکل میرے پاس آیا تھا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ میرا وکیل جو کئی جی کا تھا اور ذریعہ رہتا تھا، ایک دن پہلے کلاچی آیا اور عصر کو قبرستان شہیدان میں والد صاحب کی قبر پر بھی جا کر دعا کی اور دوسرے دن ہمارے مقدمہ کی بیرونی کے لئے ٹاٹک اسے کی عدالت میں ہمارے لئے گیا۔ ان دنوں کلاچی میں کوئی بھی عدالت نہیں تھی۔

مکتوب (۴۱)

معمولات پر استقامت ضروری ہے

۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

محبی ام فی اللہ زیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خطائیں ملا۔ ۲۰ ربیع الاول کا خط ملا۔ مقدمہ شفعہ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ عبدالرشید خان کا تقریر نظر براساب مفید معلوم ہوتا ہے۔ وَلِلّٰہِ عَاقِبَةُ الْأُمُور۔ - بمشراعت متواترہ حسن خاتمہ کے دلائل ہیں۔ مجھے توجہ ہے اور دعا بھی کرتا ہوں، لیکن معمولات پر استقامت ضروری ہے۔

سلامت اجساد انبیاء و شہداء کی وضاحت :

سلامت اجساد انبیاء علیہم السلام میں منصوص اور شہداء اور علماء میں غیر منصوص، لیکن اکثر صورت میں ثابت بالمشاہدہ ہے شقائق النعمانیہ میں علاء الدین اسود شارح الوقایہ کے ایک شاگرد رشید نے دفتر امتحان استادموصوف کی قبر کھودی اور جسم کو سالم پایا، لیکن قبر

وہاں جاؤں۔ جناب مفتی صاحب، ناظم اعلیٰ اور مولانا غلام غوث صاحب کا بھی شدیدہ اصرار تھا، لیکن میں خون میں شوگر کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹر ناصر کے زیر علاج ہوں۔ سفر پر ڈاکٹر صاحب نے پابندی لگائی ہے۔ پر بھیجی سخت ہے، یہاں تک کہ چائے اور چاول اور ہر شیرین چیز سے پرہیز ہے، جس کی وجہ سے نہ ساکا۔ بنگال سے بھی ان کا قاصد آیا۔ اس نے حال دیکھ کر خود کہا کہ اس حالت میں سفر موزوں نہیں۔ دعاء صحت فرمادیں۔ دعاء استقامت کرتا ہوں۔ ترمذی شریف کی شرح زیر طباعت ہے۔ علوم القرآن بھی حوالہ طباعت ہونے والی ہے۔ بڑی تمنا ہے کہ موت سے قبل جو کچھ ذبحن نارسا میں ہے، اُمت محمدیہ میں اس کی اشاعت ہو۔ سب احباب کو دعا و سلام۔ گری شدیدہ ہے۔

مخلص الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترجمہ ذی ضلع پشاور

نوٹ :- شرح ترمذی شریف کی اشاعت غالباً نہ ہو سکی ہو مگر ع

میدہ حق آرزوئے متقین

کے اصول پر ان شاء اللہ آپ کی اپنی اس دلی تمنا پر آج اس کا اجر بھی مکمل وصول فرما رہے ہوں گے۔ فہیننا لہ لم ہیننا۔

”باعزت ربانی تاخیر ربانی کا ثمرہ ہے“ کی وضاحت

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت کے ارشاد ”باعزت ربانی تاخیر ربانی کا ثمرہ ہے“ میں غالباً اس مقدمہ کا ذکر ہے، جس میں مدعی نے کہا تھا کہ انکسٹن سے متعلق ایک تقریر میں میں نے ان کو کافر کہا ہے۔ چند ایک دفعہ عدالت میں پیش ہوتا ہوا۔ چنانچہ مدعی نے خود جوع کیا کہ مجھے رپورٹ

مکتوب (۴۲)

خواب میں حضور ﷺ کی معیت دلیل قرب فرماؤں ہے

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

عزیز گرامی قدر اوصحکم اللہ الی مقام القرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب سرت ہوا۔ یہاں بحمد اللہ خیریت ہے۔ امور مؤفوق کے باوجود بحمد اللہ قلب مطمئن رہا۔ البتہ جلدوں کی شرکت بند کر دی ہے کہ خیال کا سہارا میرے سوا بیچر خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہ تھا۔ غرضی ماضی و حقو الو کئی فیما متبانی، رہی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت دلیل قرب فرماؤں ہے اور یہ کیسے طیب ہے۔ والا جملہ دلیل ہمد نوافل ہے، جس کی وجہ سے کس فی اللہ و بات ہے۔ بالخصوص تلاوت قرآن۔ کیسے طیب کے لفظ میں تبدیلی طریقہ علاج کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ اب تک جو علاج بتلایا گیا ہے، وہ صرف طبعی تھا۔

نقلی معمولات کے ترک کا عملی علاج :

اب عملی علاج کی ضرورت ہے۔ آپ کے معمولات میرے اندازے کے مطابق تین ہیں، تلاوت قرآن، اذکار و سلوک، تہجد۔ آپ حب حال خود ہر ایک کے ترک پر بیچہ کسل نہ بیچہ عذر کے۔ ایک خاص رقم جرمانے کی مقرر کر کریں۔ اس رقم کو صرف صحیح میں صدقہ کر دیں۔ نفس کو چونکہ مال محبوب ہے، اس لئے مال کی جدائی پر وہ کسل چھوڑ دے گا۔ تعین مقدار آپ کی رائے پر منحصر ہے۔ استطاعت۔ نہ زیادہ بھی نہ ہو کہ اس پر عمل نہ ہو سکے اور اس قدر کم بھی نہ ہو کہ زجر نفس میں مؤثر بھی نہ ہو سکے۔ باقی دل سے دعا کرتا ہوں

سے غیبی آواز آئی۔ خلّ صلیفٹ اغشی اللہ بصرک۔ (کیا تصدیق کر لی اللہ آپ کو چٹا کر دے) جس کے بعد شگرداندہ ہو گئے۔ میں ۲۶ جولائی لغایت ۷ اگست وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی کی دعوت پر ضلع ہزارہ کے سر و مقام بارہ گلی کو جاؤں گا۔ وائس چانسلر اسلامی علوم کی اشاعت کا مشق رکھتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کالجوں کے پروفیسروں اور استادوں کے استفادہ کے لئے بلا یا ہے۔ موضوعات تقریر یہ ہیں۔

(۱) وجود باری و صفات باری فلسفہ جدید کی روشنی میں (۲) وحی و انجاز قرآن عقل و فلسفہ جدید کی روشنی میں (۳) حقیقت نبوت و عصمت انبیاء علیہم السلام (۴) وحدت ادیان (۵) خلق افعال انسان جبر و قدر (۶) قصہ آدم و ابلیس کے اثرات حیات انسانی پر (۷) فلسفہ آخرت و مخلوقات۔ دو مضمون اور ہیں، تمام متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ پرسوں اتوار کی صبح بارہ گلی پندرہ روز کے لئے جارہا ہوں۔

شخص الحق افغانی

ترجمہ ذی

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ کے متعلق دل میں غلیان رہا کرتا تھا کہ ان کا جسد مبارک سلامت ہوگا یا نہیں۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھا ہوں کہ آپ رحمہ اللہ کو سہارا دے کر کہیں لے جا رہے ہیں تو دل میں خیال آیا کہ ماشاء اللہ جسم تو سلامت معلوم ہو رہا ہے۔ اسی پر حضرت نے سلامت اجساد انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء و علماء کا مسئلہ تحریر فرمایا اور شارح الوقایہ کے شاگرد کا واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

”وَهُوَ مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمَالِكٍ وَأَحْمَدَ وَمُتَاجِرِي مَسَانِيحِ الشَّافِعِيَّةِ
زَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى“۔ یہاں اللہ تعالیٰ صمداً مبارک نے آتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے
بہادپور کو مکمل طور پر محفوظ رکھا۔ سب احباب کو سلام۔

خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

کہ قلم پر نور الہی کا فیضان ہو۔ تاکہ کسل کا رنگ دور ہو جائے۔ التواء جلسہ سے خوشی
ہوئی۔ تمام احباب کو دعا و سلام۔

دعا گو دعا جو خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہادپور

۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ :

دیانت عرض کر رہا ہوں کہ اس مکتوب قدسہ میں صالح نو جوان کا جو ذکر ہے، ہرگز
ذہن پر زور دے کر بھی یاد نہیں آ رہا کہ وہ کون تھے، جنہیں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی
اور اگلا جملہ کہ لا الہ الا اللہ سے ذکر کرتا تو شادی مرگ کا باعث بن سکتا ہے، لیکن خدا چاہتا ہے
کہ بالکل ہی یاد نہیں آ رہا۔ کیا واقعی کسی کی زبان معجز نشان پر اس حقیر ترین اذل و احقر میں
قطمیر کے لئے یہ لفظ نکلا ہوگا اور اگر یہ واقعہ ہوگا اور کیوں نہ ہوگا، جبکہ حضرت اقدسؑ کے
مکتوب مبارک میں یہ درج ہو چکا ہے، بہر حال اگر ایسا ہے تو پھر تو دارے کے نیارے
کیوں نہ مجھے یقین آئے کہ ان شاء اللہ ہم ان شاء اللہ خاتمہ بالا ایمان ہوگا۔

وے چوں شاہ مرا برداشت از خاک

سزد گر بگذرانم سرنو افلاک

من آن خاتم کہ ہر نو بہاری

کند از لطف برمن قطرہ باری

ترجمہ : لیکن جب بادشاہ نے اٹھایا مجھے خاک سے، میں اس لائق ہو گیا کہ اپنے کو

مکتوب (۴۳)

ایصال ثواب میں قلبی توجہ و اخلاص کے اثرات

۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ

مخلصم فی اللہ تاحسب صاحب رزقکم اللہ مقام الرضاء والقبول
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا فیروزہ اخلاص نامہ پہنچا۔ معمولات پر استقامت کی نعمت
سے فوق اللہ مسرت ہوئی۔ نو جوان صالح کی زیارت نبوی اتباع سنت نبوی اور قبولیت
بارگاہ رسالت کی دلیل ہے۔ تبسم انبساط، اور لا الہ الا اللہ سے ذکر کرنا اس کے علامات ہیں۔
اللَّهُمَّ زِدْ قُرْدَ وَتَبْتَکُمُ اللَّهُ عَلٰی جَافِدَةِ السَّنَةِ۔ دوسرا خواب جس میں تمہیں اپنے
والد کی زیارت ہوئی۔ شلوار کی جگہ تہجد اور گرتے کی جگہ سفید چادر میں کامل و ناقص کا فرق
ہے۔ اولین کامل البتہ ہے اور آخرین تسحر میں ناقص ہیں اور دونوں لباس اتقویٰ ہونے
میں برابر ہیں۔ ایصال ثواب عبادت میں اگر قلبی اخلاص اور توجہ کامل ہو تو ثواب کامل پہنچتا
ہے۔ شلوار اور گرتے کی طرح اور اگر غفلت اور بے توجہی کے ساتھ ہو تو ثواب تو پہنچ جاتا
ہے، لیکن ناقص، اب توجہ کا استغفار بھی نہیں پہنچتا۔ یعنی ”حسب الایصال السابق
کاملاً واللہ اعلم“ اس توجہ کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ شر حاصل ایصال ضروری ہے

آسمانوں سے اوپر سمجھوں، میں وہ بے قیمت مٹی ہوں کہ بہار کا بادل اپنی مہربانی سے مجھ پر برسر رہا ہے۔

فَلله الحمد وله الشكر بل آلاف آلاف الشكر

مکتوب (۴۴)

اگر مستحب سے ہنگامہ اختلاف اور منازعت پیدا ہو تو اس کا چھوڑنا جائز ہے

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

عزیز مہتمم مزید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بحمد اللہ خیریت ہے۔ عزیز حافظ عبداللطیم خواہریش کے نکاح و زفاف میں برکت کی دعا کرتا ہوں۔ جلسہ ڈیرہ اسماعیل خان کو خیر رکھ دیا گیا ہے، شرکت نہ ہو سکے گی۔ سفید کبیر شکل تلواری، جو جہاد اور قوت کی نشانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (۱) پہلا خواب جس میں کتے دیکھے گئے، اس کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی مخالف نفاق کی صورت میں روپے آزار ہے کہ بھونکتا اس پر دال ہے، لیکن نہ کاٹا نہ دیل ہے کہ آپ اس سے محفوظ رہیں گے، ان شاء اللہ۔ (۲) دوسرا خواب کہ نہ انگو، اختلاف کا وقت ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ تہجد جو مستحب ہے اگر کسی مستحب سے ہنگامہ برپا ہو اور اختلاف اور منازعت پیدا ہوتی ہے، اس کو چھوڑنا جائز ہے، اگرچہ اس صورت خاصہ یعنی تہجد میں یہ احتمال نہیں، لیکن اس نظیر سے دوسرے مواقع کا سمجھا دینا مقصود ہے۔ (۳) والدہ سے متعلق خواب میں

نہیں اشارہ ہے کہ آپ کو ادب و احترام والدہ کی نعمت حاصل ہے۔ قرآنی ارشاد "وَقُلْ لِّهَٰذَا قَوْلًا مَّحْمُودًا" (والدین سے نرم گفتگو کریں) میں ادب کا حکم ہے اور کریم خان سے پاکر تاس کی قبیل کی طرف اشارہ ہے دل سے قلاح و آرزو کی دعا کرتا ہوں۔ سب متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔ شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۵)

عمارت دنیا کو طلاق دے کر عمارت آخرت میں لگ جائیں

۱۴ رمضان ۱۳۸۵ھ

عزیز محترم قاضی صاحب مزید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب خط آن عزیز نگارش ہے کہ خواب مندرجہ تحریر میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ طالع میں ڈھیلے پھینکنا نفرت عن الدنیا کا اظہار ہے۔ باقی روئے پر ہندوئی کا کہنا اس میں اشارہ ہے کہ موت شوہر پر اطراف فی البکاء و الحزن ہندوئی رسم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو عورتوں میں ایک مدت مدید تک سستی کی رسم جاری رہی، جو انگریزی حکومت نے بند کر دی تھی۔ اس لئے آپ عمارت دنیا کو طلاق دے کر عمارت آخرت میں لگ جائیں اور موت مذکور فرم کرنے میں غلو سے پرہیز کریں۔ کچھ دنوں سے طبیعت تاسا زاری، اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ شمس الحق افغانی۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۶)

مٹا دے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی آپ کا معین ہو۔ آپ کے متعلقین خصوصاً حافظہ عبدالستار کی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مقام تمکین کو دوام نہیں:

(۳) حیدر احوال سے نہ گھبراہیں۔ مقام جمکین کو بھی دوام نہیں۔ وَلَٰكِنْ يٰۤاَخِطَلُّوْا سَاعَةً وَّ سَاعَةً شَدِيْدَةً اِثْبَاتِيْ، بلکہ تبدل پر افسوس دلیل قرب ہے۔ رَزَقْنٰكُمْ جَذْبَةً مِّنْ جَذَلَاتِ الْحَقِّ جَلَّ مَجْدُهُ۔

شمس الحق الغفانی عفا اللہ عنہ

بہادرپور

مکتوب (۴۷)

قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش ہے

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

محبی ام فی اللہ برادر قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعوت نامہ ملا۔ قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش ہے۔ اگرچہ قرب کے جلسوں کو بھی معذرت لکھتا رہا ہوں۔ لیکن ایک بچی جو اس وقت زیر علاج ہے اور ایک ماہ کے علاج سے بھی معتد بہ فائدہ نظر نہیں آیا۔ اس کا علاج جاری ہے۔ ۱۱/۱۰/۱۱ پر ایل کی تاریخ نوٹ کر لی ہے، اگر اس وقت تک استسقاء راق ہوگا کہ میں سفر سکون تو اطلاع دیدوں گا۔ ورنہ بصورت دیگر مجبوراً ہوگی۔ سب برادران و بر خورداران کو سلام۔

تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے

۲۸ روال ۱۳۲۵ھ

محبی ام فی اللہ اقامکم اللہ علی منہج مرضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بخیر اللہ خیریت ہے۔ آپ کی استقامت دفع امراض و صل مشکلات و ترقی مدرسہ کی دعا کرتا ہوں۔ عرب کے قراء حضرات آئے۔ مجھے عربی میں تقریر کرنی پڑی، جس سے سید سرور ہوئے اور کہا غَلَّابُنَا فُلُوْا بِنَاہِیْنِ اَنْوَارِ الْاِیْمَانِ وَ قَالُوْا مَا زَاۤیْنَا فِیْ سِنَاخَةِ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِیِّ وَ فَلَکَ (آپ نے تو ہمارے دلوں کو ایمان کے انوار سے بھر دیا اور کہا کہ ہم نے عالم اسلام کی سیاحت میں آپ جیسا نہیں دیکھا) ہے حالانکہ آدھ پون گھنٹے کی مختصر تقریر تھی۔ تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے، پتہ لکھ کر لے گئے کہ موثر عالم اسلامی کو آپ کی ضرورت ہے۔

استحضار حق، قلب و تصور پر غالب آجائے:

(۲) میرے خیال میں اب کولب سے ملا کر زبان سے تا کو کو چسپاں کریں اور سانس کو روک کر دل کی زبان سے بھی لا الہ کو تاف سے دائیں جانب کھینچ کر دائیں شانے کو حرکت دیں، دائیں شانے تک پہنچ کر الا اللہ قلب ظاہری پر ضرب کریں تاکہ اس کی حرارت تمام اعضاء میں پھیل جائے۔ لنگی میں تمام موجودات کو فنی کی نظر سے دیکھیں، جس میں اپنے کو بھی فنا سمجھیں اور اثبات میں یہ دیکھیں کہ جو کچھ موجود ہے۔ وہ حق ہے اور معنی بچوں کا تصور کریں یہاں تک کہ استحضار حق قلب و تصور پر غالب آجائے اپنی طاقت کے مطابق کم تعدا سے شروع کریں، پھر بتدریج بڑھاتے جائیں کہ استحضار حق کا استیلاء و تجاہات انبیاء کو

مکتوب (۳۹)

ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے، اللہ کی
عظمت و سہول معاصی کا سبب ہے

عزیزم قاضی صاحب

بعد از سلام سنون !

آنکہ تلاوت قرآن، درسی حدیث شتم خواجگان وغیرہ کا شغل آپ اور دیگر
عزیزان کے لئے رمضان المبارک میں نعت عظمیٰ ہے۔ اس نعت کی توفیق پر اللہ کا شکر کرو۔
باقی استقامت و تہجد یہ امت کی دعا کرتا ہوں۔ رفیقان مرحومین کی مغفرت اور جمعیت و مدرسہ
کی کامرانی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ نفل حج ہے، کوشش ہو رہی ہے، دعا کریں
کہ کامیابی ہو۔ ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے اور ناجائز ذرائع سے حج آسان کام نہیں۔
بونس و وجہ و دیگر امور ایسے ہیں، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اللہ کی عظمت کا حصول
معاصی کا سبب ہے۔ درحقیقت گناہ کا ارتکاب اور نسیان عظمت الہی لازم ملزوم ہے۔ قلب
کا عظم الہی کے تصور سے غلو بڑا سنا ہے دعا ہے کہ دل عظمت الہی کے نور سے منور ہو۔
فقط دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

خیر المدارس کے اصرار پر جمعہ کی نماز سے پہلے پہنچا، جمعہ کے بعد تقریر کر کے عصر کو روانہ ہوا،
کیونکہ اس حالت میں باہر رات کو ٹھہرنا مشکل تھا۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۳۸)

اعذار کی صورت میں اطلاع کا اہتمام

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ / ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء

محترم القدر جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! قاسم اعلوم جلسہ اور اجتماع وفاق سے معذرت لکھ دی گئی ہے کہ بچی
کی بیماری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتا۔ دعا فرمادیں کہ صحت عاجلہ نصیب ہو۔ جناب مفتی
صاحب کو تاخیر سے معذرت لکھ دی گئی ہے۔ اس امید پر کہ شاید صحت ہو جانے پر شرکت کر
سکوں۔ آج ۲۷ مارچ کو کسی قدر حالت مریضہ ابھی ہو گئی ہے، لیکن اجتماع عالمہ وفاق ۸
بجے ہے، اس لئے شرکت بروقت ناممکن ہے۔ آپ اور آپ کے عزیزوں کے لئے دعا کرتا
ہوں۔ امید ہے کہ سب بعافیت ہوں گے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۵۰)

رسید خط کا اہتمام

۳۱ ستمبر

محترم قاضی صاحب ذیہ فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تاریخ نوٹ ہے۔ اکتوبر میں کچھ کام میرے ذمہ لگائے گئے ہیں، وقت نکالنے کی کوشش کروں گا۔ تاہم اول اکتوبر میں پروگرام کا قطعی فیصلہ ہو سکے گا۔ بھگد اللہ یہاں خبریت ہے۔ دعا و ترقیات دارین کرتا ہوں۔ تمام اعزہ کو دعا و سلام پہنچائیں۔ ملازمت سے دل برداشتہ ہوں۔ احباب ضرور رہے ہیں، ورنہ چھوڑ دیتا۔

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۵۱)

الیکشن لڑنے سے معذرت، غیر سرکاری

”ادارہ تحقیقات اسلام“ کے قیام کی ضرورت

محترم القدر جناب قاضی عبد الکریم صاحب ذیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں نے گھر پر اڑھائی ماہ گزارے۔ آپ کے صاحبزادے اکوڑہ سے آئے تھے۔ صحت بخیر اللہ اچھی ہے۔ تحصیل چارسدہ سے شمالی اہالیان چارسدہ کا اصرار تھا کہ میں قومی اسمبلی کے لئے کھڑا ہوں اور مولانا غلام غوث صاحب بھی ترنگرئی تشریف لائے تھے۔ وہ بھی اصرار کر رہے تھے۔ اہالیان بااثر لوگوں میں آکر مجبور کر رہے تھے کہ میں

قبول کروں اور مقابل لوگوں کی طرف سے کہا وہ بیٹھ جانے کے لئے تیار ہیں، اگر آپ کھڑے ہوں، لیکن ملازمت اور مرض کی حالت میں ایسا ممکن نہ تھا۔ باقی آئین بنانے کی ضرورت کے جواب میں عرض کیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک غیر سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامی قائم کرے، جس میں چار ماہرین قانون اسلام ہوں، جس میں خود میں بھی شرکت کروں گا اور دو اسلامی ذہن کے ماہرین قانون ہوں۔

ایجنڈا میں جو اسلامی امر پیش ہو، اس کو اس ادارے کے آگے پیش کریں، اس کے دلائل و براہین و مواد ہم مہیا کر کے پیش اسمبلی کے اراکین کی تعداد کے مطابق نایب کر کے ان کو تسلیم کیا جائے اور جمعیۃ کا کوئی رکن اس کا کوئی کامیابی یا ناکامی پر تفریہ کرے۔ اس تجویز پر مطمئن ہوئے اور قاضی عبداللطیف، مولوی علاء الدین، مولوی احمد جان، مولانا ناصر راشد صاحبان کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں کہ یہ بقاء و حیات دین کا سوال ہے اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا عبداللہ انور اور حضرت درخواستی کے لئے بھی دعا ہے کہ لحاظ عہدہ جمعیۃ کے وقار کا بھی سوال ہے۔ سب بخیر و داران کو سلام۔

شخص الحق افغانی / بہاولپور

مکتوب (۵۲)

استقامت علی الدین کا کوئی نعم البدل نہیں

محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معالیہکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ آپ اور آپ کی اولاد کے لئے دعائے ترقیات دارین کرتا ہوں۔ آپ بھی مجھے دعائیں فراموش نہ کریں۔ ہمدرد سے کی ترقی

لاحق سابق سے قرب و رضائے خداوندی کے لحاظ سے افضل رہے اور غفلت کی تسکین کا موجب ثابت ہو۔ ازدیاد انوار معرفت و استقامت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد و جملہ متعلقین کو دعا و سلام ابلاغ ہو۔

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگری

نوٹ : یہ ۱۳۸۵ھ سے پہلے کا ہے۔ کیونکہ والد ماجد کے سلام اس میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کا وصال ۸۵ھ میں ہوا ہے۔ از مکتوب الیہ

مکتوب (۵۴)

تدریس کی ضرورت، گھر کے بجائے بیرون تدریس کی اہمیت

محترم القام عزیم قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

آپ اور آپ کے متعلقین کے لئے حسنِ خاتمہ اور فتنہ دہیہ سے تحفظ کی دعا کرتا ہوں۔ آپ سے دینی تعلیق میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے۔ مولوی حافظ عبدالعلیم کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے کہ تدریس میں لگا نا ضروری ہے اور بیرونی مدرسہ بہ نسبت مقامی مدرسے کے بہتر ہے۔ رمضان سے قبل بعض ارباب مدارس نے مجھے مدرسے کے متعلق لکھا تھا، میں نے اس وقت جن حضرات کا مجھے علم تھا، لکھ دیا، اب اگر کوئی مناسب جگہ سے طلبی آئی تو تمام میں نے نوٹ کر دیا۔ آپ کو خط لکھوں گا۔ اس کے علاوہ ناظم اعلیٰ وفاق جناب مفتی محمود صاحب کو بھی لکھ دیں، اگر مناسب جگہ ملنے میں تاخیر

کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قیام پل و دیگر فرائض و دینی سلسلے میں آپ کو استقامت بخشے۔ استقامت علی الدین وہ نعمت ہے، جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ برادران و بر خورداران و دیگر متعلقین مدرسہ کو سلام مستون و دعا کی درخواست۔

فتنہ و السلام از شخص الحق افغانی

نوٹ : - نامعلوم وجوہ کی بناء پر والا نامہ میرے موصول ہوا۔ حضرت قبلہ گاہی مدظلہ سے جواب املا کیا گیا اور ان کے دستخط مبارک بھی ثبت کرارہا ہوں۔ تاخیر کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔

محمد رازد جاں افغانی بقلم خود

مکتوب (۵۴)

ماورِ رمضان، ماورِ قرآن ہے

محترم جناب قاضی صاحب وفقکم اللہ لما یحب اللہ و یو ضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ماورِ رمضان المبارک کے اشغال کی وجہ سے بروقت جواب نہ دے سکا۔ آپ کے اشغال اور تیاری آخرت میں مصروفیت سے قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔ ۲۷ تاریخ والے مقدمہ میں یادگار براءت کی دعا کرتا ہوں۔ فلان اپنا گھر چھوڑ کر مصلیٰ ستانے ڈیرہ آیا ہے کہ فخر سے کو مانع سمجھنا کیہ ٹھس ہے، جس کے خلاف پر عمل کرنا ضروری تھا۔ ماورِ رمضان ماورِ قرآن ہے، زیادہ وقت تلاوت میں صرف ہونا چاہئے۔ اس ماہ میں جملہ طاعات کے انوار اور اثرات باطنیہ میں کئی اضافہ ہوتا ہے، جو قبولیت الہیہ کی دلیل ہے۔ خواہ صدقہ ہو یا صلوة یا ذکر یا فخر، ماورِ رمضان میں محاسبہ نفس، سجدہ ضروری ہے تاکہ ہر سال

ہو تو نجم المدارس میں تدریس جاری رہے۔

شس الحق افغانی

مقام وڈا کھانہ ترنگڑی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

مکتوب (۵۵)

برکاتِ رمضان سے حرمانِ علامتِ شقاوت ہے

محترم قاضی صاحب حفظکم اللہ من مکائد الشیطان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعائے ترقیات آنکہ معمولاتِ رمضان سے مسرت ہوئی۔ اس ماہ کی محنت سال بھر کام آتی ہے اور رمضان آتی (آنے والے) میں توفیقِ عملِ رمضان ماضی کی محنت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم آخرتِ کمانے کا پورہ سامان رکھا ہے۔ آغازِ رمضان سے ریزش و زکام میں مبتلا ہوں۔ دوسرے تیسرے دن بچش کا بھی حملہ ہوتا ہے۔ ازالہ بچش کی دوا استعمال کرتا ہوں، تو قبض ہو جاتی ہے۔ قبض کی دوا لیتا ہوں تو بچش، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اپنی میٹھک میں چند احباب کی معیت میں حسبِ معمول تراویح کے وقت قرآن سننے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، لیکن اس وقت بچش ڈک جاتی ہے۔ اب یہ احتیاج بھی ختم ہوا اور صحت معمول پر آ گئی ہے۔ بھگد اللہ شخص توفیقِ خداوندی سے معمولاتِ رمضان میں فرق نہیں آیا۔ وَ لِلّٰہِ الْخُصْدُ۔ عجیب نہیں کہ برکاتِ رمضان سے حرمانِ علامتِ شقاوت ہو۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا عَنْہَا۔

مدرسہ صورتِ شریعت ہے :

(۲) آپ کے جملہ اکابر و اصاغر سے قلبی تعلق ہے اور دعا کرتا ہوں۔ صدیق اکبر اور

مدرسہ والا خوابِ علامتِ صدق و اتباعِ شریعت ہے۔ مدرسہ صورتِ شریعت ہے اور قلبی فرحت اس کی نشانی ہے۔

فتنِ دین کا ستابع ہو رہا ہے، دفاعِ عن الدین کی ضرورت مؤکد ہے :

(۳) مذہبی فتن میں معاذ اللہ یا مرادفِ پشتو کی آواز کا آنا یا عدم قبول کی خبر یہ دونوں خوابِ تنویفِ شیطانی ہے، جس سے مقصود تجوینِ مومن اور تعبدِ عن الطاعة ہے۔ ایسے وقت حدیث میں بائیں طرف تھوکتا اور لا حول الخ پڑھنا آیا ہے، جو بالخصوص مؤثر ہے۔ بہر حال دونوں خوابِ مٹانی کمال نہیں۔ مٹانی کمالِ اطاعتِ شیطان ہے۔ خود حضور کا صحابہ کے متعلق اِنِّیْ نَحِیْتُکُمْ اَنْ یُّقْذِفُوْا بَیْنَ فَلَوْ بِکُمْ لِاَنَّ الشَّیْطٰنَ یَبْغِیْ مِنْ الْاِنْسَانِ مَبْغِیْ الدِّم سے اندازہ لگا لیجئے۔ پھر صرف منہ سے اس کا لفظ نہ مکمل وجود سے کہ زبان ترجمانِ جنان ہے، لیکن یہ منہ دل و جسم سے منقطع تھا، جو دلیلِ ضعفِ کیدِ ابلیس ہے، جنات دیکھا، فتنِ دین کا اب ستابع ہو رہا ہے۔ اس لئے دفاعِ عن الدین کی ضرورت اور مؤکد ہوئی۔ اس وقت صعبِ دماغ ہے۔ کسی دوسرے وقت میں دیکھ لوں گا اور رمضان میں پہلے سے بھی کمزوری موجود ہے۔

ایک اجتماعی اور مستحکم تصنیفِ ادارے کی ضرورت :

مسلمانوں اور بالخصوص علماء کرام کا کوئی تصنیفی ادارہ نہیں، جس کو مدافعتِ دین کا مرکز بنایا جائے۔ غیر مستقل کام سے کچھ نہیں بنتا، ہزاروں تقریریں ہوا میں اُڑ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ فقط والسلام بالخصوص عزیزم عبدالحکیم کو۔

احقر شس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۵۶)

لاتفریط فی النوم

برادر عزیز قاضی عبدالکریم صاحب زیہ عرفانہ

بعد از سلام سنون ! آنکے قاضی عبداللطیف کی آمد اور دوری سفر افراطی الا خلاص تھا۔ خط کافی تھا۔ اب تک معاملہ مکمل صاحب کے زیر غور ہے۔

(۲) گھر میں لیٹنا اور معمول ختم چھوٹ جانا، نیند کی وجہ سے تھا۔ عظیم والے لطیف ربانی کی آواز استغھائی جملہ کی شکل میں کہ آپ لوگ تلاوت نہیں کرتے، غفلت پر تنبیہ ہے، تلاوت ماضی کے عدم ہونے سے اس کا تعلق نہیں یہ (۱) جملہ مستقبل کا ہے۔ اس تنبیہ سے طبعی انتہاش ہوا۔ بعد ازاں انبساط روحانی تھا کہ غفلت کا سبب نیند تھا، ولا تفریط فی النوم حدیث ہے۔

رسوخ محبت الہی وحب رسول کے لئے دوماقوں کی ضرورت :

طواف و زیارت مکہ زیارت مدینہ منورہ و دیگر امور متعلقہ میں رمز ہے کہ صاحب روایا کو تجلیات الوہیت جس کا مرکز کعبہ ہے، اور تجلیات رسالت جس کا مرکز قہ نصراء ہے سے کچھ فیض نصیب ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ رسوخ محبت الہی کے لئے مراقبہ آلاء اللہ، جس کے لئے جامع تعبیر ”الحمد لله رب العالمین“ ہے یا صرف رب العالمین ہے اور حب الرسول علیہ السلام کے رسوخ کے لئے مراقبہ آلاء رسالت کی تعبیر جامع شکل میں جو رتہ العالمین یا ”وما از سلک الا رحمة للعالمین“ ہے تاکہ دونوں فیوضات کی استعداد بڑھ جائے۔ سب احباب کو سلام۔

مکتوب (۵۷)

متوسلین کو خیر و عافیت کی اطلاع دینے کا اہتمام

۲۰ مارچ ۱۹۸۵ء

گرامی قدر محترم القام جناب قاضی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! بعد از خیر و عافیت گزارش خدمت عالی آنکے قبل ازیں ایک عریضہ دربارہ صحت و خیریت جناب قبلہ گاہی صاحب روانہ کر چکا ہوں اُمید ہے مل چکا ہوگا۔ جناب کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ بروز جمعہ المبارک ہم یہ خیر و عافیت پہنچا لیں۔ رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے مکمل شفا یابی نصیب ہوئی۔ مرض کا مکمل خاتمہ ہوا اور اب بالکل صحت ہے۔ جناب قبلہ گاہی صاحب کو عرض کر چکا ہوں، ان کے حکم سے عریضہ روانہ ہے۔ دعاؤں میں یا فرماتے ہیں۔ اُمید ہے جناب والد بمعاہل خانہ و احباب کے بخیریت ہوں گے۔ دعاؤں میں یا فرمائیں۔ فقط حافظ نور الحق افغانی رتنگڑ کی

مکتوب (۵۸)

رسالہ قشیریہ اور البیواقیت والجوہر

۱۸ اگست ۱۹۶۶ء / ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

محترم جناب قاضی صاحب زیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میری صحت بحمد اللہ بہتر رتج درست ہو رہی ہے۔ تو قشیریہ اور حسن خاتمہ کی دعا کرتا ہوں۔ جس صاحب کو ورد تظاہر ہے، اللہ تعالیٰ اس میں قبولیت اور

شمس الحق افغانی

وَبِئَاتِي مَشْنَى الضُّرِّ وَآتَى تَوْحَمَ الْوُجُوهِنِ بِرُودَامِ نَحْسٍ، بِهَتْمِيدٍ هـ۔ بعد از نماز فجر
بجست سات بار یہ بھی پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ لَا تَشْمِثْ اَعْدَاءِي بِدَائِي ، وَاجْعَلْ
اَلْفَرَّاقَ الْعَظِيمَ شَفَاءِي وَخَوَاءِي + فَاَلْعَلِيلُ وَ اَنْتَ الْمُدَاوِي۔ اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ صحت نصیب ہو۔ اپنا تین ماہ سے ڈیپٹیس کا علاج جاری ہے۔ فائدہ کافی ہوا
ہے، لیکن ازالہ نہیں ہوا۔ رہی اور جمرات کو پیشاب کا ٹیٹ کیا جاتا ہے۔ مرض بھی الٹا
نہی ہے۔ خواہ ہم جائیں یا نہ جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نعمت مرض کو ہم
صحت سے تبدیل فرمادیں۔ سب حضرات کو دعا و سلام عرض کریں۔

نوٹ :- تحریر فرمودہ دعاؤں کو عربی میں پڑھنے سے ان شاء اللہ فائدہ زیادہ ہوگا۔ ہاں !
ترجمہ کا خیال رکھتے ہوئے پہلی دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے بیماری سے تکلیف پہنچی
ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔
دوسری دعا کا ترجمہ :

اے اللہ میری بیماری کو دشمنوں کو خوش ہونے کا ذریعہ نہ بنا اور قرآن مجید کی
تلاوت کو میری شفا اور میرا علاج بنا دے۔ اے اللہ میں بیمار ہوں اور تو ہی علاج کرنے والا
(علاج کو ذریعہ شفا بنانے والا) ہے۔

خس الخ افغانی

بہاولپور

نوٹ : حضرت کے مکتوب میں فال العلیل کا لفظ لکھا گیا ہے۔ غالباً فالنا العلیل ہوگا۔
(از مکتوب الیہ)

برکت رکھے۔ آپ کے والد ماجد نے جن کتابوں کی طرف خواب میں اشارہ فرمایا ہے، اس
کا مقصد میری رائے میں تزکیہ قلب اور تصوف کی طرف توجہ دلانا ہے کہ علم شریعت کا
ضروری حصہ آپ کو حاصل ہے اور علم باطنی یا حقیقت و طریقت کی کمی ہے، جو تصوف اور
رسالہ کشمیریہ یا الیواقیت والہواہر کی روح سے پوری ہوگی۔ یہ دونوں کتابیں طریقت و حقیقت
کی صورت مثالی ہے۔ تمام ان مریضوں کے لئے دعا شفا و صحت کی گئی اور خود ان مریضوں
سے بھی کہہ دیں کہ وہ خود بھی اللہ سے دعا و صحت کریں اور تضرع اور بکاہ کے ساتھ
کریں۔ فقط والسلام۔

احقر خس الخ افغانی عفا اللہ عنہ

ترجمہ ذی چار سہ ضلع پشاور

نوٹ : اصل دم اور تنوع مریض کا خواہنے لئے حضرت وزاری دعا کرتا ہے اور شیخ کامل کا
وظیفہ مریض کو اس پر توجہ دینے کی تلقین ہے۔

مکتوب (۵۹)

قساوت قلبی دور کرنے کا وظیفہ

۹ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ

محترم القام زید عرفاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ازالہ عرق مدنی (نارو، ایک طویل کیڑا جو جسم میں پیدا ہو جاتا ہے)
حسن خاتمہ اور تحفظ عن العاصب والعاصی کی دعا کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ
معمولات پر استقامت نصیب فرمادیں اور احساس قساوت کو بڑھا کر قساوت کو دور فرمادیں

مکتوب (۶۰)

علم کی روح فکر آخرت ہے، نصرت و حجت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے

۸ رجب ۱۳۸۶ھ

محترم قاضی صاحب رزقکم اللہ لسانا ذاکرا وقلبا عاشعا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب اخلاص نامہ عرض ہے کہ تلاوت و قیام اللیل کی پابندی سے
مست ہوئی۔ اللہم زد فزدد دعاہم ترقیات دارین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عرق
مدنی (جسے رشتہ اور نارو کہتے ہیں) سے شفا نصیب فرمادیں۔ علم کی روح فکر آخرت
ہے۔

اصل جملہ علما ایں است ایں
تاہدانی من کیم در یوم دیں
ترجمہ : سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روز قیامت کوئے (لوگوں)
میں ہوں گا

فکر آخرت کے چراغ کے لئے محبت و عشق الہی روغن ہے، لہذا اذکم اللہ حباً للہ.

علم نبود غیر علم عاشقی
ما بقی تلبیس ابلیس شقی

ترجمہ : علم تو وہ ہے جس سے اللہ کا عشق اور محبت پیدا ہو، اس کے علاوہ تو (غور و کاسب
بن کر) بد بخت شیطان کی طرح دھوکہ کھانے یا دھوکہ دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

آپ کے والد مرحوم کے متعلق خواب کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس خواب میں

عقیدہ مذکورہ ہے اور ائمہ اربعہ عقائد میں متفق ہیں، صرف فقہی اور فروعی احکام میں اختلاف
ہے، اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو تمام اہل السنۃ والجماعہ کا
ہے، اس لئے یہ خواب عقیدہ فحشی کے خلاف ہونے پر دلالت نہیں کرتا کہ امام ابوحنیفہ کا
بھی وہی عقیدہ ہے۔ البتہ ان دو بزرگوں کی طرف بالخصوص نسبت کیوں کی گئی۔ اس کی وجہ
یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ ائمہ اربعہ قبیح سنت ہونے میں سب برابر ہیں، لیکن انکار سنت و
حدیث کا فتنہ اور ائمہ کے وقت میں نہیں تھا۔ امام شافعی کے زمانہ میں اور امام بخاری کے
زمانہ میں یہ فتنہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ امام شافعی نے سب سے پہلے جملہ قبیح سنت و نصرت حدیث
میں کتاب لکھی، جو اب بھی مطبوعہ شکل میں موجود ہے اسی طرح امام بخاری نے اگرچہ
مستقل کتاب نہیں لکھی، لیکن ابواب صحیح بخاری میں اتباع سنت پر زور دیا۔ لہذا اس میں
اشارہ ہے کہ آپ کے والد کے زمانہ میں اور اب اس زمانہ میں امام شافعی اور امام بخاری کی
طرح نصرت و حجت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔ میں نے ڈیرہ
کے جلسہ کے لئے کوئی وعدہ نہیں کیا، بلکہ متمان میں مولوی سراج الدین صاحب کو انکار
کردیا۔ تاہم اگر پچھلی مل سکی تو شاید آسکوں، اگرچہ اس وقت گھر میں بھی بچی بیمار ہے۔

خس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۱)

تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے

۱۹ شعبان ۱۳۸۶ھ

محترم القام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نمینقہ ایچہ کاخف احوال ہوا۔ احقر کی کوئی حقیقت نہیں، لیکن یہ

یہ سرمایہ رہے گا ترقی ہوگی۔ عزیزان کے حق میں دعا کرتا ہوں اور عزیز الرحمن مسلمہ رہے و زید علمہ کے لئے خصوصی دعا کرتا ہوں۔ دیگر طلبہ کے لئے بھی دعا ہے۔ امید کہ اللہ فضل کرے گا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : مولوی عزیز الرحمن مرحوم کی حضرت سے بیعت تھی۔

ف :- حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی البیہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے وصال پر عریضہ کا جواب ہے۔ اہل اللہ کے مقام ثناء الفناء کا کیا کہنا کہ جب یہ تامل اور نا کارہ پھر کسی وقت ترنگ زنی شریف حاضر ہوا تو رخصت کرتے ہوئے فرمایا راستہ میں ان کی قبر ہے، وہاں بھی کھڑے ہو کر مغفرت کی دعا کرتے جائیں۔ زیارت قبر کی اہمیت کے علاوہ کیا یہ ”خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَا تَخْلِكُمْ وَ اَنَا خَيْرُكُمْ لَا تَخْلِكُمْ“ پر عمل کی مکمل دلیل نہیں۔

مکتوب (۶۳)

امام غزالی کی اربعین فی اصول الدین

روح دین کی جامع ہے

۱۴۲۷ھ و ۱۴۲۸ھ

محترم القام قاضی صاحب ذیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ شکر خدا کہ آپ کا جلسہ باوجود موانع کے کامیاب رہا۔ دو ماہ نہ نصاب سے خوشی ہوئی۔ میرے خیال میں حدیث میں مشکوٰۃ کی کتاب الرقاق

ضروری ہے کہ آپ سے قطعی تعلق ہے، جس کی وجہ سے عاتبانہ توجہ رہتی ہے۔ اور ماشاء اللہ آپ کی باطنی استعداد کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ مطلوبہ رسائل صاف نہیں۔ ان شاء اللہ صاف ہو کر میں خود بذریعہ ڈاک روانہ کر دوں گا۔ تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے۔ میں نے آپ کی توجہ دلانے پر مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ کو خط لکھا کہ معراج کا مضمون خام تھا اور میری تقریر کی روح بھی اس میں نہ تھی۔ آئندہ میری تصحیح کے بغیر میرا مضمون نہ چھاپا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ معراج کے مضمون کے تعریفی خطوط آئے ہیں۔ آئندہ خیال رکھا جائے گا۔ صرف ایک مضمون کی کتابت ہوئی، اس کے بعد آپ کی تصدیق پر اشاعت ہوا کر گئی۔ فقط والسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : یعنی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ نے حضرت افغانی قدس سرہ کو لکھا کہ آپ کی تصحیح کے بعد آئندہ آپ کے مضمون کی اشاعت ہوگی۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۶۲)

روح ترقی مدرسہ اخلاص و ابتغاء مرضات اللہ پر ہے

۱۴۲۷ھ و ۱۴۲۸ھ

محترم قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! تعزیت اور ایصالِ ثواب کا شکریہ۔ مدرسہ کی ترقی داخلہ سے خوشی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ زِدْهُ قُوَّةً۔ روح ترقی مدرسہ اخلاص اور ابتغاء مرضات اللہ پر ہے، جب تک

جو کل تقریباً نو (۹) ورق ہے کتاب الفتن تک اس کو پڑھا جائے۔ اگر امام غزالی کی اربعین فی اصول الدین کا اردو ترجمہ پڑھا جائے تو وہ روح دین کا جامع بھی ہے اور عقلی رنگ بھی اس میں موجود ہے۔ آپ کے جلسہ کے وقت میں تیار نہیں تھا، بلکہ اہلبیہ اور میری چھوٹی لڑکی بیاترقی۔ تار میں نیکی بیاری مرادھی، جو بحمد اللہ ابفاقہ سے ہے، جلسہ کے وقت بارش یا دیگر عواض کی وجہ سے جو تغیرات پیدا ہو جائیں، اس کی اطلاع بروقت ضروری ہوتی ہے تاکہ مفت میں خرچ اور تکلیف نہ ہو۔ سب حضرات کو دعا وسلام۔

شخص الحق افغانی/جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۳)

تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ ”تفاوت مراتب آخرت“ مرتب ہوتا ہے

۹ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

محترم القام غاضی عبدالکریم صاحب زیدت علوم مکم و معارفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ کاشف احوال ہوا۔ آپ کا دورہ ماشاء اللہ صرف آڈٹ کا دورہ نہ تھا بلکہ انوارِ درس و تبلیغ کا بھی حامل رہا۔ اس پر لقاء بزرگان نور علی نور رہا۔ حضرت مولانا سرگودوی نور اللہ مرقدہ والا خواب درست معلوم ہوتا ہے، جس کی حقیقت احقر کے نزدیک یہ ہے والہ اعلم عند اللہ کہ مراسب برزخ و آخرت عکس کمالات ظاہری و باطنی دنیویہ ہیں، جن میں مماثلت بین المصنفین من کل الوجوہ شاذ و نادر ہے اور فرق و تفاوت من وجہ لازمی ہے۔ اسی تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ ہوتا ہے، تفاوت مراتب آخرت۔ اب ایک بزرگ اگر ایک کمال میں فائق ہو اور دوم دوسرے کمال میں تو مقام برزخی مختلف ہوگا۔ اس

لئے دوام لقاء بھیہ اختلاف مقام نہ ہوگا، لیکن بھیہ مشابہت فی بعض الکملات گاہے گاہے لاقات ہوگی۔ اسی اعتبار سے ایک کو دوسرے پر فضیلت جزئی ہوگی اور کلی فضیلت کا فیصلہ مجموعہ کمالات کے اعتبار سے ہوگا۔ لقاء احیاناً امر اول کی وجہ سے ہے اور حسرت و ندامت بھی فقدان بعض کمالات کے اعتبار سے ہے اور وہ بہت اونچے درجے پر ہیں کا فقرہ مجموعہ کمالات کے اعتبار سے ہے، واللہ اعلم۔ یہ ایسا ہے کہ حضور علیہ السلام کو نبوت میں اعلیٰ درجے کا کمال حاصل تھا، پھر بھی آپ نے نبوت سے کم درجے کا کمال یعنی شہادت کی تمنا فرمائی۔ اِنِّیْ وَدِدْتُ اَنْیْ اُقْلِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْلِلَ ثُمَّ اُحْیٰی الحدیث اور حدیث میں ابو بکر صدیق کو اَرْحَمُ اَنْفِیْ اور قاروق کو اَصْدَقُھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ اور عثمان کو اَصْدَقُھُمْ خِیَافَ اور علی کو اَفْضَاھُمْ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم کو اَصْدَقُھُمْ لَفْجَہ فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔

جملہ عزیزان اور متعلقین کے حق میں استقامت علی الدین اور حسن خاتمہ کی دعا کرتا ہوں اور خدوان سب حضرات سے طلبگار دعا ہوں۔

نوٹ:- گری کی وجہ سے سوات جانے کا ارادہ ہے۔ احباب نے دعوت بھی دی ہے۔

شخص الحق افغانی

ترتلیزی پشاور

ف :- ایک دفعہ خواب آیا کہ میں ہوں کہ اپنے پرانے گھر کے بڑے والان میں مشرقی کونہ میں ایک چارپائی پر قبلہ حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی لیٹے ہوئے ہیں اور غربی کونہ کے ایک چارپائی پر حضرت والد ماجدؒ میں حضرت سے کچھ عرض کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت نے فرمایا تھا، حضرت الاستاد نے فرمایا، حضرت سے کون مراد ہیں، میں نے عرض کیا آپ ہی تو۔ آپ نے میرے والد بزرگوار کی جانب

اشارہ کرتے ہوئے کہ حضرت وہ ہیں۔ شاید حضرتؑ کے اس مکتوب میں اس خواب کی تعبیر فرمائی گئی۔ اس وقت دونوں حضرات کا انتقال ہو چکا تھا۔

مکتوب (۶۵)

قیام لیل اور تلاوت قرآن سے

حرمانِ ممتد ایک عظیم مصیبت ہے

۱۳ جمادی الاولیٰ کے ۸ھ

گرامی قدر قاضی صاحب رزقکم اللہ الاستقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! رقیما بیچہ عمرہ ۶۷/۱۲۸۶ھ پہنچ کر کافب احوال ہوا۔ حرمان قیام اللیل کے علاوہ حرمان عن تلاوت القرآن غصہ علی ایالہ (بڑے بوجھ پر سرباری، دہرا نقصان اعاذنا اللہ) ہے۔ انا اللہ وان الیہ راجعون۔ آپ جیسے عالم اور سالک طریق کی شان حیران ہے۔ یہ تمام ایک عظیم مصیبت ہے۔ میں ہر دوام کی توفیق کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اور آپ سے محاسبہ نفس تجدید ہمت وعزم وحم (فکر و اہتمام) کا خواستگار ہوں۔ اس وقت کا ایک ایک منٹ کروڑوں روپے سے زیادہ ہے۔ بقول حضرت شیم مرحوم کے

سیم جاگو کمر کو بانڈھو

۱۱ اٹھا لو بستر کہ وقت کم ہے

بعد المغرب محاسبہ اعمال نہاریہ و بعد الصبح محاسبہ اعمال لیلیہ ضروری ہے اور یہ کہ کوٹاہوں کی فہرست مرتب کر لی جائے۔ تاکہ ان کا تذکرہ کیا جاسکے۔ ان سب باتوں

کے باوجود میرے قلب کی شہادت حسن اقام کی ہے کہ آپ میں احساسی قصبہ اور مطلب اصلاح کا جذبہ باور سلامت فطرت کا نور موجود ہے۔ تا اُمید نہ ہو، اس کا تا ہی میں بھی نگوئی سکتے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ شریعت پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

نوٹ :- وَيُحْلِزُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ زَوْفٌ بِالْعَيْنِ - (آل عمران: ۳۰)
(اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے) پر
عقاب حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کا ارشاد غالباً حاشیہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر یاد پڑتا
ہے کہ یہ حلیزکم اللہ کے بعد واللہ رؤف فرما کر معتدل نثر بنا دیا گیا ہے۔ یہ مکتوب
گمراہ کیا اس نویت کا حسین مصداق نہیں ہے اور یہ یقیناً ہے قلعلی اللہ اجرہم الجزیل
والحمیل۔۔۔۔۔

بدم گشتی و خور سدم عفاک الله بکو گشتی

جواب پہنچ می رسید لب لعل شکر خارا

(آپ نے مجھے برا کہا یعنی برائی پر حسیہ کی اور میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ تجھے عافیت سے رکھے، کیونکہ محبوب کے منہ سے کڑوا جواب بھی اچھا لگتا ہے)

مکتوب (۶۶)

رفع اعداء کا وظیفہ

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

محرم مزید عرفانہ

بعد از سلام مسنون و دعا ترقیات آنکه دفع اعداء کے لئے یہ تصور دفع عدد ۳۱۳

اور سوتے وقت سورۃ لا ِیٰلٰہَ اِلاَّ َہُہ بار۔

(۲) باقی بچے کے لطیفہ قلب کے متعلق مولانا در خواستی صاحب کی بات قیاس اور حسنِ عن پر مبنی ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے یہ مقام نصیب ہو۔ بہر حال مولانا موصوف نیک آدمی ہے۔

شخص الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

ف :- پس منظر کچھ بھی یا نہیں۔

مکتوب (۶۷)

خدا خود میرا سامان است ارباب توکل را

۱۹ شعبان ۱۳۸۷ھ

محیی ام فی اللہ زادکم اللہ قربا و استقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! زیارتِ حرمین کے نبی سامان کی فراہمی اور ذوقِ اہلِ انتخاب میں آپ کی کامیابی اور عالمِ برزخ سے اس کی تحریکِ دونوں موجبِ مسرت ہیں۔ فارم نہ کرنے کے بعد کامیابی اللہ کے قبولیت پر ہے اور انسانی اختیار سے خارج ہے۔ اپنی طرف سے دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تمنا کو پورا کر دے اور انتخاب سے متعلق فراموشی میں اللہ تعالیٰ کی اعانت و نصرت آپ کے شامل حال رہے۔ غلہ کی کمی کی فکر نہ کریں۔ خدا خود میرا سامان است ارباب توکل را۔ دوسرے معاملات اور جملہ معاملات میں بصدقِ دل حضرت حق جل مجدہ سے لگاؤ رکھو کہ یہی امر کلیدِ کامیابی ہے۔ یہ نہ ہو تو کچھ نہیں۔ اس کے

علاوہ خوب تصریح کے ساتھ رور و گرد دعا بھی کرو۔

اے خوشا بخشم کہ آن گرہان اوست

اے خوشا آں دل کہ آن ترسان اوست

تانہ گریدہ کوہ کے طوا فروش

بجر بخشا یں نی آید بجوش

(وہ آنکھیں مبارک ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے (خوف) سے رونے والی ہیں اور

مبارک ہیں، وہ دل جو اس سے ڈرنے والے ہیں۔ جتنے تک طوا فروش بچہ نہ رونے اللہ

تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا سمندر جوش میں نہیں آتا)

وقتِ موت زیرِ پردہ ہے ہر دم کو دم آخرین گھوڑ کہ پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔ میں

بھی دعا کرتا ہوں، سب برخورداران کے فلاح و دارین کی دعا کرتا ہوں اور خود طلبہ کا روعا

ہوں۔

احقر شخص الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۶۸)

برکاتِ قرآن اور برکاتِ رمضان میں شدید مناسبت ہے :

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الاستقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نیکہ ایقہ (صحیفہ گرامی) موجب ابراہا احوال ہوا۔ حج میں قرعہ کا

نہ کھل آنا موجب افسوس ضرور ہوا۔ لیکن عجب نہیں کہ آپ کے لئے ثواب حج لکھ دیا گیا ہو،

اگرچہ عمل کی نوبت نہ آئی، کیونکہ حج کا اختیار ہی حصہ آپ نے پورہ کیا اور غیر اختیار کے

اس پرے اور گناہ میں۔ عبداللہ بن مبارک اور ابن مسوق کے واقعہ سے مستفید نہیں کہ ثواب حج ہو جائے۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ کتب طاعت الہی کے نور سے منور ہو اور حور بعد الکود (کامیابی کے بعد کزوری) سے اللہ ہی جائے۔ عارف چائے نے حج فرمایا ہے۔

تو ہمہ جا حاضر دمن جا بجا

میزنم اندر طلبت دست و پا

(اے اللہ تو ہر جگہ موجود ہیں اور میں کبھی کہاں اور کبھی کہاں، آپ کی تلاش میں

ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں)

دل میں عظمت الہی کا استیلاء مفاح راہ سلوک ہے اور پھر مطالعہ جان مراقبہ

جہاں سے افضل ہو جاتا ہے

جهان رنگ و بو فہمیدنی ہست

دریں وادی بے گل چیدنی ہست

وے چشم از درون خود نہ بنی

کہ درجہ ان تو چیزے دیدنی ات

(رنگ و بو کے جہاں کو غور سے دیکھنا ہے، کیونکہ اس وادی میں بہت سے پھول

چنے ہیں۔ (کَمَا قَالَ تَعَالَى وَيَنْظُرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، الْآيَةُ)

لیکن اپنے اندر کی چیزوں سے آگے بند نہ کرو، کیونکہ خود تیرے اندر کئی چیزیں دیکھنے کی ہیں)

قَبِيلُ وَالْمَرْعَا

شش‌الحق افغانی عفا الله عنه

آپ مکلف نہیں۔ معمولاتِ رمضان سے خوشی ہوئی، لیکن رمضان باوقر آن ہے۔ آپ وقت کا اکثر حصہ تلاوتِ قرآن میں صرف کریں۔ تراویح میں سننے کے علاوہ روزانہ رمضان میں تین پارہ تلاوت کرنا چاہئے اور عام ایام میں کم از کم ایک پارہ۔ برکاتِ قرآن اور برکاتِ رمضان میں شدیدے مناسب ہے۔ اس سے زیادہ مناسبت جو بدن اور روح میں ہے اور دونوں کی تجلیات میں معنوی وحدت اور تعاضد ہے۔ اپنی حالت بھی کمزور ہے، حالانکہ ایسا ہونا چاہئے۔ قبر کی منزل قریب ہے، اس لئے رفتارِ طاعت میں تیزی ہونی چاہئے، لیکن مختلف امراض اور دیگر موانع کے باوجود ختمِ تراویح کے علاوہ بھلا اللہ تین پارے یومیہ کی توفیق مل رہی ہے اور اگر احتکاف کی نوبت آئی تو شاید اضافہ بھی ہو، اس کے علاوہ قرآن کے معارف میں بھی وقت صرف کرو، میں بھی روزانہ مرض کے باوجود رمضان کی وجہ سے قرآن پر غور کرتا ہوں اور لکھتا بھی ہوں۔ باقی سب عزیزان کو دعا و سلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی / بہاولپور

نوٹ :- اسی مضمون اور اسی تاریخ کے بہ اختلاف معنون دو مکتوبات قدیہ کیا حد ہے اس عنایت اور شفقت کی۔ **فَاللّٰهُ يَخْتَرُ لَهُ الْكَارِئِينَ** .

ع اب انہیں ڈھونڈ چرخ زبائے کر

مکتوب (۶۹)

عظمت الہی کا استعلاء، مفتاحِ راہِ سلوک ہے

۸۸ رمضان المبارک ۱۴۸۵ھ

عزيزم رزقكم الله السعادة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حج میں قرعہ نہ کھل آنے کا افسوس نہ کریں کہ نہ کھل آنا غیر اختیاری

بعض منامی تعبیرات و مبشرات

۶ ر شوال ۱۳۸۵ھ

محترم المقام جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیریت جائن نصیب۔

(۱) دودھ پینا علم دین کی مبشارت ہے۔ (۲) بھجور کھانا علاوہ ایمان رزق حلال اور توفیق حج کی دلیل ہے۔ (۳) لفظ اللہ لکھا ہوا یکنادیل ہے کہ اسم ذات کی تجلی سے روحانی تربیت ہو رہی ہے۔ حضرت نور المشائخؒ کو اللہ مرقدہ کی طرف سے دودھ کا پیالہ پیش کرنا عرفان نقشبندی سے بہرہ یابی کی دلیل ہے۔ آیت بَذَلُوا نِعْمَةً اللّٰهِ كُفَرًا ملک کی حالت کی طرف اشارہ ہے کہ نعمت آزادی کو کفرانِ نعمت میں صرف کیا جا رہا ہے۔

(۴) احقر کے سامنے قرآن کی تلاوت شفاء روحانی نصیب ہونے کی دلیل ہے۔ امام ابن سیرینؒ کا قول ہے، "يُشْفَا لِمَا فِي الصُّلُوْدِ وَ تَنْزُوْلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ زَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ" (۵) احقر کے سر کو یکنادیل امام ابن سیرینؒ کے نزدیک وَؤِيَةُ الرَّأْسِ قَدْ عَلِي تَجْبِيْرُ قُوْمٍ۔ (۶) اور اس کو دھونا امام ابن سیرینؒ کے نزدیک اَلْفُغْلُ يَنْدُلُ عَلَى النُّظَافَةِ فِي الْبَيْتِ وَالْوُزْعِ اس کے علاوہ تقریباً انہی ایام میں مجھے سرد ہونے کا تیل لگانے کے بعد دو تین مرتبہ یہ واقعہ بھی پیش آیا۔ باقی زجر خانہ اشارہ ہے کہ قرآن خیر کثیر ہے۔ اس میں اجازت کیوں لیتے ہو، اس کی کثیر تلاوت بھی قلیل ہے۔ اِذَا مَسَّهُ الشُّوْ كَانَ يُؤْتَىٰ میں اشارہ ہے کہ اگر احیاناً شرواق ہو تو مایوس نہ ہونا چاہئے۔ لعل رزق حلال یا زہد حسنہ ہے اور لا یوری الامساکھم میں نعماء دنیا کے فنا کی طرف

اشارہ ہے۔ سفر لندین نصیب ہوگا، جو والدہ اور بزرگوں سے مزید ریل کا سبب ہوگا۔ واللہ اعلم دعاۃ ترقیات صوری و معنوی کرتا ہوں۔ ہمیں بھی دعاء سے یاد فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۷۱)

ذکر اسم ذات کی تلقین

۹ رمضان ۱۳۸۸ھ

محترم جناب قاضی صاحب زیہ عرفانم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت جائن نصیب۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زمرہ مارفین اور استقامت میں محسوب فرماویں۔ اور نفس اور شیطان کی عداوت سے محفوظ فرماویں۔ خواب ہے وہ مبشارت نسبت ہے اور نہ اندھ سکتا بعض فترات کی

وجہ ہے جو معمولات السلام کی طرف سے لطیفہ اخفی پر متوجہ کرنا۔ ذکر اسم ذات کی تلقین کی طرف اشارہ ہے جو جلی اسم ذات ہے۔ باقی تین حضرات چواکب دوسرے کے بمثل نظر آئے یہ اور اتحاد و شجاعت کی وجہ ہے۔ غلہ کی پریشانی دور ہونے سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں توکل اور احاطہ دلی اللہ کا نور ڈال دے اور مدد رس کو قیمتی امداد سے نوازے۔ سب حضرات کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : مکتوب میں جو خانی گناہیں ہیں یہ دراصل حضرت کے مکتوب کے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جاتی تھیں۔

بدن، اولاد اور احوال میں تصرف، فعل الہی ہے

۳۱۸۸ھ جب ۱۳

محترم القام جناب قاضی صاحب زید رحمہ

بعد از سلام مستنون و دعا بر قیات آنکہ اغلاص نامہ نے سرور کیا۔ فون پر باتیں ہوئیں۔
خداوند تعالیٰ ملاقات کی کوئی صورت پیدا کر دیگا۔ اس وقت اپنی ذات اور اولاد کی بیماری کی
وجہ سے ظاہری پریشانی ہے، لیکن بحمد اللہ طبیبین ہے کہ بدن، اولاد، اموال میں ہر قسم کا
تصرف فعل الہی ہے اور ”فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُو عَنْ الْحِكْمَةِ“ کے تحت منفعت اور
مصلحت سے خالی نہیں۔ خواہ وہ مصلحت ہم کو معلوم ہو یا نہ!

عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے :

(۲) نصیحت یہ ہے کہ عمر کا ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے جو اگر
تیار آخرت میں صرف ہو تو تھوڑا وقت بھی پوری کائنات کی قیمت پر بھارا
حدیث لغزوۃ آؤ زَوْجَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (البقرہ اللہ کی راہ
میں جمع و شام کا لکنا دینا اور ہر چیز جو اس میں ہے سے بہتر ہے) سنی ہوگی ۔

ز وقت خویش بہ قیہر آخرت کو شید

کہ فریب تو بقدر تبسم شر است

(اپنی زندگی کے اوقات سے آخرت (قیہر و نشر) کی قیہر کرو، کیونکہ حیرتی
زندگی ایک مختصر شعلے (چنگاری) کی چمک جتنی ہے)

خوشی یہاں نہیں آگے ہے۔ غالب نے خوب کہا ہے ۔

قید حیات و بند غم اہل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

دنیا کیا ہے سورج ابھرا اور ڈوبا بقول اکبر

وقت طلوع دیکھا وقت غروب دیکھا

اب فکر آخرت ہے دنیا کو خوب دیکھا

موت کو یاد کرو اور اس کے لئے تیاری میں لگ جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کی دعا

ماگو۔ میں بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ سب افراد خاندان کو سلام و دعا پہنچاؤں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ :- اللہ تعالیٰ حضرت کے ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

مکتوب (۷۳)

جوابی لفافہ بصحتِ بدن، کتابوں کی

اشاعت عام اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان

۲۳ شعبان ۱۴۱۸ھ

محترم مخلصم جناب قاضی مولانا عبدالمکریم صاحب زید رحمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا پہلا جوابی خط پڑھا تھا کہ دوسرا پہنچا۔ آنکھ وہی لفافہ

کافی ہوگا۔ دوسرے بھیجے کی ضرورت نہیں۔ یہاں آپ کے آنے کا مجھے کسی نے ذکر کیا،

لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ بہر حال صحت بدن مقدم ہے، مجھے مسرت ہوئی کہ اب آپ کو صحت ہوئی۔

(۲) آپ کی یہ شکایت میں نے جامعہ والوں سے کی، انہوں نے لاگت پر بیچنے کی معذرت کی۔ اب یہ کتاب نوشہرہ میں عمدہ چھپے گی اور میری کسی تصنیف پر پابندی نہیں، ہر ایک کو چھاپنے کا حق ہے۔ محسنانہ کے ساتھ مقابلہ کر کے رستی کر دی جائے۔

(۳) رمضان المبارک میں تلاوت قرآن پر خاص توجہ رہے۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر پر اعلان ”فطرواً و امساکاً“ میں شرعی مہکڑ نہیں اور اس کے ساتھ تلاوت قرآن میں بھی کوئی حرج نہیں، اگر حق استماع ادا ہو سکے، ورنہ ترک کرنا چاہئے۔

قاضی خان نے مسائل کی یہ قراءت میں لکھا ہے۔ رَجُلٌ يَفْقَرُ الْقُرْآنَ وَ يَحْتَجِبُهُ وَ جُلٌ يَحْتَسِبُ الْفَقْرَ لَا يُثَبِّتُهُ أَنْ يَسْمَعَ كَانَ الْإِثْمُ عَلَى الْقَارِءِ لِأَنَّهُ قَرَأَ فِي مَوْضِعٍ يَشْغُلُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ وَ لَا شَيْءَ عَلَى الْكُتَّابِ (ایک آئی قرآن

پڑھتا ہے اور اس کے پہلو میں کوئی شخص فقہ (مسائل) لکھ رہا ہے اور اس کو استماع قرآن ممکن نہیں، تو اس کا گناہ پڑھنے والا پر ہے، کیونکہ یہ ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے، جہاں لوگ

اپنے کاموں میں مصروف ہیں اور لکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں) فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص ۸، مطبوعہ لکھنؤ۔ احقر کی رائے یہی ہے یہ فتاویٰ معتبرات میں سے ہے۔ باقی حضرت

فتاویٰ کی عبارت اس وقت سامنے نہیں۔ واللہ اعلم۔ باقی دعاء فلاح دارین کرتا ہوں۔

عش الحق افغانی

عفا اللہ عنہ

مکتوب (۷۴)

صورت اور روح اعتکاف

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

محترم قاضی صاحب زیرِ عبارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حسن خاتر تو فیض طاعت کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اعتکاف کو قبول فرمائیں اور روح اعتکاف سے آپ کے قلب کو منور کرے۔ اعتکاف کی صورت خلق سے انقطاع اور خالق سے ارتباط ہے۔ صرف ظاہر اور بدنا ہو تو صورت اعتکاف ہے اور اگر قلب بھی خالق سے معور اور تصور خلق سے نفور ہو تو روح اعتکاف بھی موجود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نور اور وَ تَبَسَّطَ إِلَيْهِ تَبَسُّطًا سے آپ کو فیضیاب کریں۔ میرے حق میں بھی حسن خاترہ، صحت بدن تو فیض خدمت دین کی دعا کریں۔ سب برخورداران کو سلام و دعا عرض کریں۔ طالب دعا عش الحق افغانی عفا اللہ عنہ

نوٹ: طلب دعا لازماً مقامِ ثناء و صدق و یخالفون عذابہ و قلیل ماہم

ع غفر لہ والوالد یہ

مکتوب (۷۵)

تنسیخ عالمی قوانین سے اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے

۳ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ

محترم القدر قاضی صاحب سلمہ رہے

بعد از سلام مستنون آنکے مولوی محمد اکرم صاحب کو مفصل خط لکھ چکا ہوں۔ اس

مکتوب (۷۶)

کتاب ”سوشلزم اور اسلام“ مفصل اور جامع ہے

۱۳ اپریل ۱۹۶۸ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط ملا خطے میں گذرا کیونزم اور اسلام کا عربی اور انگریزی نسخہ اب تک کراچی سے شائع نہیں ہوا۔ البتہ سرمایہ داری، اشتراکیت اور اسلامی معاشی نظام کے موازنہ کے تحت سوشلزم اور اسلام کے نام پر آٹھ دس دن میں میری کتاب بہاولپور سے شائع ہو رہی ہے جو کیونزم اور اسلام سے زیادہ مفصل اور جامع ہے اور لاہور سے عنقریب علوم القرآن شائع ہونے والا ہے۔

(۲) دودن قبل اسلام آباد سے تار آیا۔ تار محکمہ وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر کی طرف سے تھا کہ موجودہ صدر مملکت نے اسلامی کانفرنس کو لاہور لیڈر شاپ میں جانے کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے، پھر مفصل خط بھی آیا۔ میں ۱۰ اپریل ملتان کے ہوائی اڈے سے کراچی اور کراچی سے ڈھاکہ، ڈھاکہ سے کوئٹہ، کوئٹہ سے لاہور جاؤں گا۔ ۲۱ مارچ سے ۲۷ مارچ تک کانفرنس ہوگی۔ غالباً اپریل کے آخر میں واپسی ہوگی۔ بعافیت واپسی اور دینی مقصد میں کامیابی کے لئے مشغول دعار ہیں۔

شخص الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کو جانے والے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا یا اُحییٰ لا تنسائی فی ذغوا ایک او کما قال کا کھلا اتباع ہے۔

کے خط میں واقعی معذرت تحریر ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجاہدانہ سہمی امید ہے کہ بار آور ہوں گے، لیکن اس سے دل کڑھتا ہے کہ دیگر جماعتوں کی مجموعی قوت جمعیۃ کی تہات قوت کے برابر نہیں۔ موجودہ بحران نے عوامی اقتدار کو حالت نزع میں چلا کیا، جس کی وجہ سے ان قوانین کی تنسیخ کر دی گئی، جو حکومت کے اقتدار پر ضرب لگانی والی تھی یا حکومت اس کو اپنی موت سمجھتی تھی۔ لیکن حقیقی مقاصد میں سے تنسیخ عاقلی قوانین کی فوٹ اب تک نہیں آئی، جس کا اعلان حکومت کے لئے سہل ترین ہے کہ اس میں اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے۔ اس فرق کی وجہ معلوم نہ ہو سکی کہ غیر اسلامی پارٹیاں تو حصول مقاصد میں گول میز کانفرنس کے انعقاد سے قبل کامیاب ہوئی اور ہمارا معمولی عوامی مطالبہ اب تک ذکر میں بھی نہیں آیا۔

فظلا و السلام والدعا۔

شخص الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ : آہ کہ اہل سیاست مدعیان اسلام کے تسامی پر حضرت قدس سرہ کی حسرت میں آج ۳۷ سال کے طویل عرصہ میں روز افزوں اضافہ ہی ہو رہا ہوگا۔ اور نظام اسلام اپنی اس پسپائی پر انتہائی حسرت سے بزبان حال کہہ رہا ہوگا۔۔۔۔۔

ع رونے والا بھی میرے حال پہ کوئی نہ رہا

حضرت سے اللہ تعالیٰ نے اس میں جو خدمت لی اسے کوئٹہ کانفرنس ۱۹۶۹ء

جولائی کے مکتوب میں پڑھے۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۷۷)

کوالا لپور کانفرنس

۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء

جامع الفضائل والوقاضل زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ میں ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔
ڈیپٹیس کا دورہ ہے۔ اب قدر افاقہ ہے۔ احباب کی دعا کا محتاج ہوں۔ کوالا لپور کانفرنس
کے متعلق بہت غیر واقعی باتیں اشاعت میں آئی ہیں۔ اس کانفرنس میں بیس (۳۲)
اسلامی حکومتوں کے نمائندے شامل تھے، جن میں مندوین پاکستان بھی تھے، جو کل چھ افراد
تھے۔ ایجنڈا میں کل گیارہ موضوعات پر بحث تھی۔ مجموعی تعداد ایک سو تھی۔ گیارہ موضوعات
کو سو افراد پر تقسیم کرنا تھا۔ میرے حصے میں گیارہ موضوعات میں سے دو آئے تھے۔

شیخ افغانیؒ کی تجویز سے سب نے اتفاق کیا :

(۱) ایک معیار اور رمضان کے ثبوت کا مدار علمِ حیت پر ہے یا رویت ہلال پر عرب
نمائندگان کی اکثریت شقِ اوّل کی حایٰ تھی اور کافی دلائل ریاضی انہوں نے قلمبند کر کے
لائے تھے۔ اس موضوع پر قرآنی، حدیثی، فقہی اور فلسفی تہذیبی دلائل پر زبانی طور عربی زبان
میں تقریر کی تھو عرب جمہوریہ کے وزیر صدر جلسہ تھے۔ دلائل کے سننے کے بعد اس نے کہا
کہ تمام مندوین یا شیخ افغانی کے معقول دلائل کو تسلیم کر لیں یا ان کا جواب دیں۔ میں شیخ
افغانی کے ساتھ ان دلائل کی وجہ سے متفق ہوں تمام مندوین مجھ سے بلا استثناء متفق ہوئے
اور تجویز بالا اتفاق منظور ہوئی۔

چار نکاح کی اجازت کا اثبات :

(۲) دوم مضمون بصورتِ عدل بین الازواج چار نکاح کی اجازت کا اثبات میرے
ذمے تھا۔ مندوین کی اکثریت مغربی اثرات کی وجہ سے اس کے خلاف تھی۔ میری تقریر
جب ہوئی تو سب نے میری تجویز کو بالا اتفاق پاس کیا، حالانکہ بہت سے اسلامی ملکوں میں
تعدد کی قانونی بندش تھی۔ عرب مندوین پہلے تحریریں تیار کر کے لائے تھے اور صرف میں
نے زبانی بلا تیاری عربی زبان میں یاد سے تقریر کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ عرب مندوین نے
اجازت حدیث کی سند بھی لی اور بعضوں نے بیعت کی درخواست کی۔

خاندانی منصوبہ بندی پر بحث :

(۳) باقی عالمی قوانین ایجنڈا سے خارج تھے۔ ان پر قطعاً بحث نہیں ہوئی، البتہ منصوبہ
بندی پر بحث ہوئی۔ جو دیگر مندوین سے متعلق تھی، میں نے اس موضوع پر فرد افراد پر ایک
سے گفتگو کی تھی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ یہ تجویز پاس نہ ہو سکی، بلکہ یہ فیصلہ ہوا کہ اس معاملہ کو ہر
ملک کے علماء کے صوابدید اور حالات پر چھوڑا جائے۔

نقل العین والقلب من المیت الجدید المریض :

(۴) نَقَلَ الْعَيْنَ وَالْقَلْبَ مِنَ الْمَيِّتِ الْجَدِيدِ إِلَى الْمَرِيضِ (تازہ میت سے
آگے اور دل کسی مریض کو منتقل کرے) پر بحث، دیگر مندوین نے کی۔ میرا یہ موضوع نہ
تھا۔ سب کا رجحان جواز کی طرف تھا۔ میری رائے عدم جواز کی تھی۔ میں نے جب ممبران
سے گفتگو کی تو میرے کہنے کے اثر سے تین شرائط کے ساتھ جواز کو شرط کیا گیا۔ (۱) کہ نقل
کے بغیر متبادل دوا ماہرین کی رائے میں مفقود ہو۔ (۲) درشدمیت طیب خاطر سے نقل کی

دل پر تار کا اثر ہے۔ صحت کی خبر کے لئے پریشان ہوں۔ فقط والد عا
شس الحق افغانی

بہادر پور

ف:- والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کا انتقال ہی ہو گیا تھا۔ جس کا القائی آیت سے حضرت
نے اشارہ سمجھا تھا اور دل پر تار کا اثر کے الفاظ سے اشارہ فرما دیا تھا اور قیل از حادثہ صبر کی
تلقین فرمادی۔ فَلِلَّهِ ذُرَّةٌ مِّنْ خَنِيخٍ مُّشْفِقٍ بَصِيرٌ۔

مکتوب (۷۹)

والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی مکتوب

۷ ارشوال ۸۹ھ

محیی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ السکینۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط پہنچا۔ آپ کی والدہ ماجدہ رَزَقَهَا اللّٰهُ ذُرَّةً عَالِیَةً
کی وفات سے آگاہی ہوئی۔ ایسی موت درحقیقت رحم بصورت مصیبت ہے تاہم تعزیتی
ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں، جو ایک شاعر نے حضرت عباسؓ کی وفات پر عبداللہ بن عباسؓ
کو ارسال کیا تھا۔

خَيْرَ مِنَ الْعَبَّاسِ اَبْرُكَ بَعْدَهُ
وَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَّاسِ

ترجمہ: عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس
کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

اجازت دیں۔ (۳) نقل میں توافق دین ہو گا فرق قلب موسن کو اور موسن کا قلب کا فرق و منتقل
نہ کیا جائے۔ (نوٹ: الحمد للہ، الحق یعلو ولا یعلیٰ، حق غالب رہتا ہے، مغلوب
نہیں، یعنی فی الدلیل والبرہان دائما، بشرطہ اہل حق میں اغلاص ہو۔

(از مکتوب الیہ)

یہ غلام ہے تنصیلی کا غذات کا بنڈل سنگا پور سے بذریعہ بحری جہاز ابھی تک نہیں
پہنچا۔ حقیقت یہ ہے کہ علی طور پر سب ممبران مؤثر مرعوب اور متاثر ہوئے، جس میں اپنا
کوئی کمال نہ تھا، من آنم کہ من دائم، بعض فضل ربی اور اپنے بزرگوں کی توجہات اور آپ
جیسے احباب کی مخلصانہ دعاؤں کی توفیق تہجد کی دعا کرتا ہوں۔ آپ تہجد یہ ہمت کریں اور
اللہ کی توفیق شامل حال رہے۔ میں ۲۷ رات تک گھر ہوں گا۔ قابل سز نہیں۔

احقر شمس الحق افغانی / رنگرز فی ضلع پشاور

مکتوب (۷۸)

متوسلین کے لئے دعاؤں کا اہتمام

۱۰ ارشوال ۱۳۸ھ

محترم القام جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا تاردار بارہ دعا و صحت والدہ کے متعلق پہنچا۔ دعا کی
گئی قلب پر اس آیت کا القاء ہوا اَلَّذِیْنَ صَبَرُوا الْبَغَاءَ وَجُوْهُهُمْ دَعَاءُ عَافِیَةِ کَرَمَاتِ
ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مریشہ کو شفاء عاقل و عافیت تامہ نصیب فرمادیں۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِیْہَا
شِفَاءً لَا یُعَادِرُ مَسْقَمًا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهَا وَارْحَمْهَا وَاجْعَلْهَا فَوْقَ حُكْمٍ مِنَ النَّاسِ -

آئندہ درپہ قرآن میں اجتماع دعا کی جائے گی اور انفرادی تو کرتا رہتا ہوں۔
 الثانی آیت کے دو نتیجے کہ مرحوم محمد مہر مری۔ اور وفات کی تاریخ ہجری کی طرف بھی اشارہ ہے یہ تو آپ کا صحیح استنباط ہے، لیکن بوقت القاء احقر کے قلب پر مبر و طلب رضا الہی کی بشارت کے علاوہ موت مقدر کا اعلام بھی محسوس ہوا۔ کیونکہ وَ نَبِّئِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمُ مُصِيْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بقرہ: ۱۵۶) تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) جو عواماً موت کے موقع پر استعمال ہوتا ہے اور نیز یہ القاء مریض کی دعائے صحت کے وقت ہوا، جو قرینہ ہے قیام مصیبت کا، یعنی موت کا، لیکن اس وقت میں نے دل شکنی کے لئے لکھا مناسب نہ سمجھا۔ بہر حال نظر بر اعمال مرحومہ و بشارات مجھے مغفرت مرحومہ میں شبہ نہیں چاہئے کہ ان کی اولاد اور اقارب بھی صبر جمیل کا مایہ اجر جزیل اختیار کریں۔ اگرچہ مرحومہ بہ تقاضا جذبات ان اشعار کی مستحق ہے، جو حافظ ابن حجر نے اپنے استاد حافظ زین الدین عراقی کی موت پر کہے ہیں۔

وَنَحْوُ الدَّمْعِ يَجْعُوْ بِاَنْدِلَاقِ وَ تَلَرُ الصَّبْرُ يَجْعُوْ فِي مَخَاقِ

وَلَا خَزَانَ بِالْقَلْبِ اَجْتِمَاعُ يَنَادِي الصَّبْرُ حَتَّى عَلَي الْقَوَاقِ

(آنسوؤں کا سمندر رخسائیں مارتا ہوا باری ہے اور صبر کا بدر "چودھویں کا پورا چاند"

گر بہن میں آگیا اور دل پر اتران (غلوں) کا اجتماع ہے۔ صبر کو آواز دے رہا ہے آج اس

جدا کی پر میری امداد کر)

إِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ -

جمع اقارب و متعلقین کی خدمت میں تعزیت نامہ ہذا عرض ہو۔

الکلیب (تمکین)

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۰)

شغل لطائف برکت کی چیز ہے طالب

علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی رہے

۲۳ رذوالقعد ۱۲۹۹ھ

محترم القام قاضی مولانا عبدالمکریم صاحب دامت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب سرور ہوا۔ والدین کی رضا مندی اور آخری خدمت کی توفیق فیض عظیم ہے۔ دل آپ کی طرف متوجہ ہے روایا بشارات میں سے ہیں اور احقر تاجیر کی توجہ پر دال ہے۔ شغل لطائف برکت کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ مراقبہ توحید شہودی موجب تمکین قلب اور سبب ازاد ایمان و یقین ہے آپ کے فرزند ارجمند کا خط آیا تھا جواب دیا ہے۔ اس احقر کو اس سے بھی تعلق ہے اللہ اس کو کج خلف بنادیں کہ آپ کے گھرانہ میں دین کی یہ روشنی دیر پار ہے۔ چونکہ طالب اعلم ہے اس لئے زیادہ اشغال و اذکار کی طرف میں اس کو متوجہ کرنا نہیں چاہتا۔ البتہ کچھ چاشنی رہے تاکہ علم میں جان پیدا ہو اور بقول حضرت دروئی۔

رضاء حق نصیب ہو۔ ”وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ“ عزیزان کو بھی دعا کرتا ہوں اور مرحومہ کو بھی اعرانِ آخر ہے مختلف امراض کا کھم ہے۔ خاتمہ کی فکر ہے دعا صحت و حسنِ خاتمہ فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ : غلبہ خوف خداوندی کی علامت ہے۔

مکتوب (۸۲)

جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں ملازمت کا آخری سال

۲۳ ستمبر ۱۹۶۹ء

محترم القام جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

کرامت نامہ ملا، خوشی ہوئی۔ میں ۹ ستمبر بہاول پور آیا ہوں۔ یہ آخری سال ہے۔ ۳۰ جون تک ان شاء اللہ تعالیٰ رہوں گا، پھر ملازمت ختم کر دوں گا۔ اب بھی مجبور کر کے آنا پڑا۔ دعا یہ ترقیات کرتا ہوں۔ آپ اور آپ کے کل عزیزوں کے لئے قسطیں سب مرض میں گزری اب بھی ہسپتال کے ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ دعا یہ صحت کریں مرض میں اشی (۸۰) فی صدفاقہ ہے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

بخ جلد علما میں اس است و میں
تاجانی من کیم در یوم دین
(سارے علوم کی بنیاد میں ہے کہ قویہ جان لے کہ میں روز قیامت کوئے
(لوگوں) میں ہوں گا)
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهَا وَارْزُقْهَا رَحْمَةً سَابِقَةً وَاسْطِرْ شَائِبَةً وَصَوِّبْ
عَلَيْهَا وَاعْلَى اَوْ لَا يَخَفَا۔

احقر شمس الحق افغانی / بہاول پور

مکتوب (۸۱)

مولانا مفتی محمود سے مشاورت پر اظہارِ اطمینان و مسرت

۲۹ رذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

محترم عزیزم قاضی صاحب رزقکم جذب الحق جل مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

نہ دوری دلیل صبور ی بود

کہ بسیار دوری ضروری بود

(محبوب) سے دور رہنا اس سے صبر کر لینے کی دلیل نہیں کہ بہت دفعہ اس سے دور

رہنا مجبوری سے ہوتا ہے)

جو حال ہے میری نظر میں محمود ہے۔ شعور سے ہوا نہ ہو۔ کل جناب مفتی محمود صاحب جامعہ تشریف لائے تھے۔ ملاقات سے تسلی بخش معلومات ہوئے۔ احقر نے بھی مناسب مشورے دئے۔ آپ حضرات کی مسامحہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادیں اور قبولیت اور

نصرت ہوگی۔ فقط والدہ عا۔ تمام برغور داران کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۳)

مولانا خیر محمد جالندھریؒ، تمام طبقوں کیلئے نقطۂ اتصال تھے

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

مخلصم فی اللہ زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب میں تاخیر ہوئی کہ بچی کو خسرہ کی بیماری تھی۔ ابفاقہ ہے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہ بے شمار غریبوں کے مالک تھے اور اپنی جماعت کے تمام طبقوں کے لئے نقطۂ اتصال تھے۔ آپ کا جنازہ تاریخی اور شاندار تھا۔ آپ کے اشعار کا حسن سخن نہ صرف احقر کے لئے قابلِ تیک ہے، بلکہ طنناؤر بید نیجات اخروی بھی ہے۔ انتم شہداء اللہ فی الآرض میرے لئے اور مولانا مرحوم کے لئے اور درحقیقت جو کچھ ہوا صرف الہی تصرف تھا، ورنہ عالم اسباب کی ظاہری کوشش میں پرستارانِ جاہ نے کی نہیں کی تھی لیکن میں بہاول پور تھا کہ تقدیر بد تیر پر غالب آئی۔ اہلور قعدت بالجمت اپنا حراج فطرۃ یہ ہے کہ کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی نسبت تقریر نہ کرنے اور کسی جنازہ میں امام بن جانے سے معتقدی بن جانے کو ترجیح دیتا ہوں اور قلمبائے پند کرتا ہوں اور خواہش اہلسب مشاہیر کو کوثرِ ریاء اور شرکِ اصغر سمجھتا ہوں اور ایسے آدمی کا امام بن جانا صحت و کمال سلوک و جنازہ میں غل سمجھتا ہوں۔ ”وَقَلِيلٌ مِّنْ هُوَ نَبِيٌّ مِّنْ هَٰذَا النَّبَاِ“..... دل سے

مکتوب (۸۳)

عروج کے بعد زوال بڑا سانحہ ہے

نصرت الہی کیلئے ولایت شرط ہے

۲۵ صفر ۱۳۹۰ھ

عزیز محترم قاضی صاحب وفقکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخص نامہ مظہر احوال ہوا۔ تلاوت قرآن و قیام اللیل کے انوار سے محرومی پر شدید تا سف ہوا۔ دعاءِ تمکین واستقامت کرتا ہوں۔ لیکن عروج کے بعد نزول بڑا سانحہ ہے۔ دنیا کا نقصان معز نہیں بلکہ احوالِ کثرت میں تشبیہ بالانبیاء علیہم السلام کی وجہ سے موجب ترقی درجات ہیں، لیکن دین کی ایک سنت کا چھوٹ جانا یقیناً خسران ہے، جس کا تذکرہ مرنے کے بعد ممکن نہیں۔ فوائدِ ہینہ میں محمد بن عبادہ عالم کے احوال میں مذکور ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئی تو تعزیت کی گئی۔

ایک بار جماعت چھوٹ گئی تو سخت مغرم ہوئے اور احباب سے شکوہ کیا کہ والدہ کی موت سے بڑھ کر مصیبت مجھ کو پیش آئی اور تم نے تعزیت نہ کی۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا کہا جماعت یا بھیجی راوی چھوٹ گئی۔ بہر حال موت قریب ہے، کرنا کا تین شکر کتابت ہیں۔ حضور علیہ السلام کسل سے پناہ مانگتے رہے ہیں۔ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ الْکَسَلِ“ جدوجہد کے ساتھ ہدایت الہی کا وعدہ ہے، وَالَّذِیْنَ یَجَاهِلُوْا فِیْہِیْنَ لَنَهْدِیْہُمْ سُبُلًا۔ اَنْتَ مُوَلّٰی فَاَنْصُرْنَا کے قریب قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ قاتلِ علی دلیل ہے کہ مولانا جو ولایت سے مانگوڑے نصرت الہی کے لئے ولایت شرط ہے جب اللہ کا قرب ہوگا تو

مکان داخلہ لیا تھا۔ حضرت کی دعا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں قبول فرماویں۔ آمین۔

مکتوب (۸۶)

تلاوت، خالق کائنات سے حکما ہم کلامی

وحاضری دربار الہی کی عظیم نعمت ہے

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دو ہفتے کے بعد بیماری احباب کی دعا اور اللہ کے فضل سے دور ہوئی۔ اب صرف ضعف باقی ہے جو بدترجہ کم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سب کفارہ و ذنوب بنائے اور نعمت عافیت سے نوازے۔ تجہ کی توفیق سے مسرت اور کوتاہی تلاوت قرآن سے حسرت ہوئی۔ تلاوت خالق کائنات سے حکما ہم کلامی وحاضری دربار الہی کی عظیم نعمت ہے اور حرمان یا قصور شان عبدیت میں نقص کی دلیل ہے۔ مولانا الطافت الرحمن کو مولوی عبدالحلیم سے کوئی ناراضگی نہیں۔ اس وقت میرے سامنے ہیں، اس کے کہنے سے لکھ رہا ہوں۔ فقط والدعاء مولانا الطافت الرحمن سلام کہتے ہیں۔

شس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

آپ کے مدرسہ وابستگان مدرسہ آپ کی اولاد اور عزیزان کے لئے دعا کرتا ہوں اور خود طلباء دعا ہوں۔ آپ کے اشعار کو یادداشت میں رکھ دیا جامعہ کی ۱۸ نومبر سے ۲۷ دسمبر تک تعطیل ہے۔

شس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
بہاول پور

مکتوب (۸۵)

ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کا امتحان

۲۵ رذوالحجہ ۱۳۹۰ھ

مخلص محترم قاضی صاحب زید محمد ہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ نے سرور کیا۔ پابندی تجید وغیرہ سے خوشی ہوئی آپ سے دل غائب نہیں۔ تشکیل آئین اسلامی کی تحمیل کے سلسلے میں جناب مفتی محمود صاحب کے بلانے پر لاہور میں چیدون اور کسی قدر رات بھی کام کر کے معاملہ مکمل کر دیا۔ اب منظوری آئین کا مرحلہ باقی ہے جو تحت العیض ہے میں بھی دعا کرتا ہوں اور تم بھی دعا کرو، اگرچہ حالات نامساعد ہیں لیکن ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کے امتحان کا موقعہ ہے کہ وہ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ برخوردار کا داخلہ قاسم اعلوم موزون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے علم و عمل میں برکت عطا فرماویں۔ فقط والدعاء۔

شس الحق افغانی / بہاول پور

نوٹ : برخوردار سے مراد مولوی حافظ عبدالحلیم سلمہ ہے۔ دورہ حدیث شریف سے دارالعلوم حقانہ اکوڑہ خٹک سے فراغت کے بعد قون کے مزید کتب کے لئے قاسم اعلوم

کتوب (۸۷)

دورانِ امراضِ دل مطمئن تھا کہ

یہ کفارہ ذنوب کا سامان ہیں

۵ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

برادرِ محترم قاضی مولانا عبد الکریم صاحبِ زیدت معارف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا عیادت نامہ بشکلِ جوانی تار پہنچا۔ ۵ مئی سے ۱۳ مار
مئی تک بیماری تھی۔ جس کے متعلق میں نے گھر بھی خط نہیں لکھا اور اشاعت بھی بند کر دی
تھی کہ احبابِ واعزہ پریشان نہ ہوں۔ ۱۵ مئی کو یکدم سب امراض دور ہوئے۔ متعدد واکٹر
اور حکیم جو مصروفِ علاج تھے۔ ان کا بیان ہے کہ اس طرح فوری اعادۂ صحت صرف دعاؤں
کا نتیجہ تھا۔ امراضِ حب ذیل تھے۔

(۱) بھگی جو اس عمر میں خطرناک ہے۔ (۲) شدید بخار۔ (۳) پیٹ کا درد۔ (۴)
قبضِ شدید۔ (۵) سقوطِ اشتہاءِ طعام اور ذیابیطس تو پہلے سے ہے۔ میرا دل دورانِ مرض
میں مطمئن تھا کہ یہ امراض کفارہ ذنوب کا سامان ہیں۔ ان شاء اللہ انجامِ بخیر ہوگا اور ایسا
ہی ہوا۔ اُمید ہے کہ تحفہ کی نعمت سے بھی اللہ نے نوازا ہوگا۔ پھر کئی احباب نے بذریعہ
جوانی تار اور خطوطِ عیادت کی اور دلتانِ اور دین پور شریف خاندان وغیرہ مواضعات سے
عیادت کنندگان بھی آئے۔ آپ اور آپ کی اولاد و دو اخوان کے لئے حسنِ عاقبت کی دعا کرتا
ہوں۔

دعا گو و دعا جو جس الحق الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

کتوب (۸۸)

دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے برائے دفعِ بوا سیر

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

عزیزِ مہلہ اللہ

بعد از سلام سنون و دعا و صحت آنکھ میں نے آپ کے خط کا فوری جواب لکھا
تھا۔ یہاں ڈاک بند ہو چکی تھی۔ چار سہہ میں ڈالنے کے لئے ایک ڈاکر کو دیا نہ معلوم
کیوں نہ پہنچا۔ مرض سے خاصی تشویش ہوئی۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ اور بزرگوں کے دو مجرب
نسخے ارسال کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا اور آپریشن کی ضرورت نہ ہوگی۔
جس میں خدشات ہیں۔

(۱) مغزِ حیم۔ مغزِ حیم کا کھلکا ہر چیز ایک ایک تولہ رسوت ۵ تولہ ان سب
کو مولیٰ کے میں تولے پانی میں کھل کر کے جب پانی جذب ہو جائے تو حبِ غودی بنا کر
صبح شام نہار نہر دو دو گولیاں استعمال کریں۔

(۲) یا کوڑیاں جن پر سرخ لکیر ہو، ایک چھٹانک لے کر گوڑہ چھیکو اس پر زہر بالا دو دیکر
کوٹائی میں رکھ کر بھل حکمت کرے۔ جب خشک ہو جائے تو پالکدتی یا اوپلن کی انکھن
مخفوظ ہوا آگ دیں کشتہ ہو جائے گا۔ صبح ایک رتی انکھن کے ساتھ استعمال کریں۔ ان شاء
اللہ سات دن میں آرام ہو جائے گا۔

دعا گو

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ

الرحمنین“ ۳۶ بار یہ تصور مقصد مند ہے۔ اول علاج مرض چھل اور دوم علاج مرض بدن
سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۰)

اوقات خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معارف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط پہنچا، مولوی عرض محمد صاحب کی وفات سے بڑا صدمہ
ہوا۔ اللہ تعالیٰ محضرت نصیب فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کا دوسرا قائم رہے۔

(۲) اوقات خاصہ میں دعا کرتا ہوں۔ خاص کر ۲۱ رمضان المبارک کی شب کو جس
میں اس سال آٹا ریلینہ القدر متوقع تھے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت ظاہری اور ترکیہ باطنی
کے لئے دعا کرتا ہوں۔ عمر پر کیا بھروسہ نہ معلوم موت آئے، ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہئے
اور زو اتقویٰ کرتا چاہئے۔ برخوردارم مولوی عبدالعلیم و دیگر برخورداران کے حسن خاتمہ اور
استقامت و صلاح کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۰ نومبر سے ۲۶ نومبر تک بہاولپور میں مکان میں
رہوں گا جامعہ جانا نہیں۔

شمس الحق افغانی ناڈل ٹاؤن بی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۹)

دفع مرض اور عقدہ علمی کے حل کے وظائف

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

عرفان مآب قاضی عبدالکریم صاحب زیدہ مجیدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں بھگد اللہ کے فضل اور آپ جیسے اخوان و احباب کی
دعاؤں سے سندرسست ہوں۔ ۳۰ جون سے تعطیل عام کی وجہ سے مع اہل عیال گھر جاؤں
گا۔ گرمی کی وجہ سے کچھ پھوڑے نکلے ہیں۔ مرہم اور دوا کر رہا ہوں اللہ کے فضل سے
درست ہو گئے ہیں، لیکن گرمی کی وجہ سے باہر نکلنے کے قابل نہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے چشم
نا قابل برداشت ہے اور پھوڑے پھر بہت دنوں میں ٹھیک نہیں ہوتے۔

(۲) ۶۲ کی تنخواہ والا خواب آپ عمر پر محمول نہ کریں۔ عدد کا بھی کتنا ہے..... عن الفلۃ
او الکثرة..... بھی ہوتا محتمل ہے۔ آپ کی تنخواہ سو یا زیادہ ہو، لیکن اس دور کے مشاہرات
کے اعتبار سے ۶۲ یا اس سے بھی کم سمجھو نظر پر کام و لیاقت اور اگر ضرور آپ عہدوی مراد لیتے
ہیں تو مشاہرہ مدرس کا ہوتا ہے تو اس پر آپ محمول کیوں نہیں کرتے کہ آپ کا زمانہ مدرس
تعلیم ۶۲ سال ہے، کیونکہ یہی وقت مشاہرہ کا وقت ہے اس سے قبل کا وقت بلا مشاہرہ ہے
اور خواب میں تو وہ مثلیہ اس قدر بھیجیر کر سکتی ہے یا تعمیر میں بھیجیر ہو سکتی ہے۔ بہر حال
میں مطمئن ہوں کہ عمر کی طرف اشارہ نہیں۔ میں درازی عمر کی دعا کرتا ہوں اور توفیق خلاوت
قرآن کی بھی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کی شعبی امداد فرمادیں۔ عقدہ علمی کے حل کے لئے
سورۃ المشرع خارج صلوۃ ۳۶ بار معمول ہے اور موثر ہے احقر نے کامیابی امتحان کے لئے
جس کو بتلایا فائدہ ہوا اور دفع مرض کے لئے ”رَبِّ اَلْحَمْدُ مَسْنُوْنُ الضَّرُوْ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ

مکتوب (۹۱)

تشکیل و تکمیل آئین کی مساعی

۱۳۹۲ھ

محترم المقام قاضی صاحب زیر فضلہ

بعد از سلام مسنون و دعائے ترقیات آئندہ آئینی کمیٹی جمعیت علماء اسلام نے مجھے بحیثیت رکن کمیٹی پشاور میں بلایا، لیکن اسی دن پچی کوہ پشمال میں پہنچا تھا۔ جناب مفتی محمود صاحب کو میں نے ٹیلیفون پر حال بتایا، اس نے کہا کہ دوسرا اجتماع لاہور میں ہوگا، چنانچہ میں لاہور کے اجتماع میں ۲۵ جنوری سے ۲۹ جنوری تک شریک رہا اور دن رات کام کیا۔ آئین اسلامی کو تکمیل کی شکل دیدی۔ پشاور میں جو مختصر کاروائی ہوئی تھی، وہ بھی مجھے سنادی۔ اس کی بھی توثیق کی گئی اور ۳۱ جنوری کو میرے کہنے پر مفتی صاحب نے تشکیل آئین کا اعلان بھی کیا۔ میں بہاولپور واپس آیا۔ اب تیار کردہ اسلامی آئین کا انگریزی ترجمہ کرانا ہے کہ وہ اجلاس ڈھاکہ میں ممبران قومی اسمبلی میں تسلیم ہو سکے۔ بہر حال علماء کے ذمہ جو کچھ تھا، وہ پورا ہوا۔ مفتی صاحب خود بھی بڑے کام کے آدمی ہیں اور دوسروں سے بھی کام لینا جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کوشش کامیاب فرمادیں۔ برخوردار کو اگر شخص میں بھیجنا ہے تو مولانا یوسف کے مدرسہ کراچی میں بھیج دیں۔ میں نے ۱۳ دسمبر کو استعفاء دیدیا ہے، لیکن منکوری کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر درس کا خیال ہو، تو مناسب جگہ تلاش کی جائے۔ خیر التعلیقات کی اشاعت بہتر ہے، لیکن ان میں اگر زوائد ضروری مضامین کا مرقعہ اضافہ کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ سب حضرات کو سلام دعا کرتا ہوں۔

نوٹ :- ۳۰ جون تک تو بہر حال ملازمت ہے۔

مخلص الحق افغانی

مکتوب الیہ کی وصیت :

نوٹ :- احقر نے ۱۳۵۶/۵۷ھ میں خیر المدارس جالندھر میں منکوحہ شریف خیر الاسلامہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب سے پرہی ہے۔ واللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت الاستاد کی برکت سے بارہا اس کے پڑھانے کا موقع نصیب ہوا۔ اس سلسلہ میں مختلف ایواب پر بالخصوص کتاب الایمان پر کچھ نوٹیں خیر التعلیقات کے نام سے لکھتا رہا۔ اس وقت وہ بالکل مشغول اور پر اگندہ اوراق میں رف کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ انہیں بغیر خصوصی ترتیب اور گہرے مطالعہ سے نظر ثانی کے ہرگز شائع نہ کیا جائے۔ عبدالکریم غفرلہ ولولہ یہ

مکتوب (۹۲)

حضرت کشمیریؒ کی درس کتاب وسنت سے دلچسپی

۱۳۹۲ھ

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت عوارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں بھگت اللہ ۱۲ اپریل سے تندرست ہوا ہوں۔ سالانہ امتحان مغربی شروع ہے۔ آخر جون میں تعلیمات دو ماہ ہوں گی۔ استعفاء دے چکا ہوں۔ ۱۲ دسمبر آئے۔ کو منظور ہوگا۔ ملازمت کے ترک کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ لیکن ضعف اس قدر ہے کہ کسی سفر کا قابل نہیں اور ڈاکٹروں نے بھی ممانعت کی ہے۔ رویا صالحہ آپ کے مبشرات ہیں۔ عرفان اور صحیح سیاست نصیب ہونے اور حضرت علامہ شمیمیؒ سے آپ کے علمی ربط کا نشان ہے۔ پروگرام دلچسپی کی دلیل ہے کہ حضرت کو جمعیت اور درس کتاب وسنت

اور جس الحق افغانی

سے دلچسپی ہے۔ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔

بہاولپور

مکتب (۹۳)

محفوظ اور معصوم میں فرق

۳۰ مئی ۱۳۹۲ھ

سراپا اغلاس و مودت شرفکم اللہ بانوار المعرفة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نیکہ آں عزیز کاتب احوال ہوا۔ توفیق قیام اللیل و تلاوت قرآن سے خوشی ہوئی۔ مزید شوق و ذوق و استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ باقی اخصاس عَضَمَان مَعَ النَّاسِفِ وَالْجِدِّ فِی الطَّاعَةِ عَامِلٌ مَحْمُودٌ ہے۔ واثق قبول و ایمان ہے۔ اَلْاِیْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ اُنْمِیَا عَلَیْہِمُ السَّلَامُ معصوم ہیں۔ اولیاء و اصلیین محفوظ ہیں فرق بین المعصومیت و المحفوظیت یہ ہے کہ معصومیت میں صدور معصیت میں استحالہ شرعیہ ہے لیکن محفوظیت کی صورت میں استحالہ شرعیہ نہیں اور استحالہ عقلیہ دونوں جگہ نہیں۔ کبھی صفات جلالیہ کی تجلیات سے محفوظین بلکہ معصومین کو بھی احساس عصیان ہو جاتا ہے اور ایسے مواقع میں وہ کثرت استغفار کرتے ہیں، پھر بھی وَ اِنَّہٗ لَیَغْفِرَ عَلٰی قُلُوبِی کا احساس ہوتا ہے۔ باقی مقام صالحین صحبت اعتقاد کے بعد غلبہ حسنات علی السَّیِّئَات سے حاصل ہو جاتا ہے، جس میں استغفار و توبہ لازم ہے یا اُنْہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلٰی اللّٰہِ جَمِیْعًا لَّعَلَّکُمْ تَقْبَلُوْنَ۔ رہا احتراز خواب میں حالت مخصوصہ میں دیکھنا، جس کا وجہ کی تعبیل سے تعلق ہے۔ یہاں وجہ کی تعبیر توجہ نفسی ہے۔ فہافیم

وَجْہَکَ لِلذِّہْنِ خَفِیْفًا اس پر دال ہے۔ باقی اتصال صدرین میں ڈھڑے کا مانع ہوتا ہے، وہ تاجب خفیف کی علامت ہے، کیونکہ وہ مانع جزئی ہے کلی نہیں یہ کوتاہی یا احتراز کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے دونوں کو تنبیہ ہے، دونوں کو توجہ افادہ و استفادہ کی سعی تبلیغ کرنا چاہئے۔ سب متعلقین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بس ٹھہرانا دلیل تعلق و توجہ ہے اور ڈھڑے کا حامل ہونا قطع تعلق و توجہ کی دلیل نہیں، بلکہ غفلت کی دلیل ہے۔ سب اعزہ احباب کو دعا مرہیضوں کی صحت کی دعا کرتا ہوں۔

شخص الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : یہ کوتاہی یا احتراز کی طرف سے ہے یا تیرے طرف سے۔ کیا حد ہے تباہ و نفس کی۔ اَعْلٰی اللّٰہُ اَجْرُہُمْ وَاَفَاذُہُمْ بِاَعْلٰی الذَّرَجَاتِ فِی جَنَّاتِ النَّعِیْمِ۔

مکتب (۹۳)

ضعف و امراض کے باوصف معمولات میں فرق نہیں آیا

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

محترم القام عزیز القدر زکرم اللہ العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! و تراویح اللیل میں پڑھا کریں۔ صحت و دعائیت کی دعا کرتا ہوں۔ و قادر دین و علماء کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن مراقبہ میں تا اُمیدی معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ سہی بہر حال لازمی ہے۔ پشاور ہسپتال موزوں ہے۔ اللہ تعالیٰ علاج کامیاب کر دے۔ میرے ذیابیطس کا علاج جاری روزمرہ انجکشن اور دو گولی ڈیہنژ استعمال

علاج جاری ہے۔ کافی قاعدہ ہے۔ ڈاکٹری بورڈ نے تقریر و تصنیف پر پابندی لگائی ہے۔ میں نے سابق دو سالوں کی طرح اس سال بھی استعفا کی خواہش کی۔ حالانکہ عمر ۷۷ سال ہے۔ محکمہ اوقاف نے غالباً ۷۷ سال یا اس سے زائد عمر کی ملازمین کو ریٹائرڈ کر سبکدوش کیا، جس میں کاظمی صاحب اور ہاشمی صاحب و فیضہ بریلوی حضرات بھی ہیں مؤخر الذکر خود لاہور گئے۔

لیکن میری توسیع کر دی گئی اور واکس چائسلر کا عہدہ یعنی رئیس الجامعہ کا عہدہ بھی
پرد کیا گیا۔ میں نے اس عہدہ کے متعلق عارضی طور پر منظوری تو دیدی، لیکن عرض کیا کہ
مستقل رئیس الجامعہ کی اور صاحب کو مقرر کیا جائے، کیونکہ یہ انتظامی عہدہ ہے، دنیوی فوائد
تو ہیں، لیکن حکام سے وقتاً فوقتاً ملاقات ضروری امور کے لئے ہوتی ہے جو خلاف عادت
ہے اور تعلیمات گرما میں بہادر پور رہنا بھی دشوار ہے۔ اس عہدے کا حکم گورنر صاحب
جناب کی طرف سے آچکا ہے۔ یہ رعایت فی الحال دی گئی ہے کہ تعلیمات یہاں گذاروں گے
اور رئیس الجامعہ کا عہدہ سے متعلق چک اور بلہائے تنخواہ و دیگر تنحلی کا انعقاد افسر متعلقہ
ترتیبی میرے پاس لایا کرے گا۔ تین افسر اس بارے میں دستخط کرانے یہاں آئے ہیں
اور سلسلہ آمد جاری ہے۔

(۲) حضرت شاہ غلام علی صاحب سید الخلفائے در المعارف کے ۲۹ مکتوبات کا ترجمہ بہترین کارِ خیر ہے اور درکارِ خیرِ حاجت بیچ و ستارہ نیست۔ حاشیہ سے مزید خوش ہوئی کہ انفاقِ باقی ندر ہے اور نفعِ تام اور عام ہو۔ مقبولیتِ عند اللہ کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۳ مئی ۱۹۷۱ء تک

تعلیل ہے..... سب اعز و احباب کو دعا سلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی

ترنگز کی چار سہ

کر رہا ہوں۔ شاذ و نادر پر ہسپتال بھی ہو جاتی ہے۔ دو ماہ سے پیشاب میں شوگر ختم ہے، لیکن خون میں قحطی یادہ خطرناک ہے، لیکن ۹ جون ۱۹۷۷ء کو کٹ کرانے سے معلوم ہوا کہ خون میں بھی شوگر بڑھ گیا ہے اور حالت معمول پر آگئی، لیکن عمر کے لحاظ سے کمزوری لازمی ہے۔ بہر حال اس وقت وہ قوت جو تدریس یا تصنیف کے لئے ضروری ہے، وہ جواب دے چکی ہے، لیکن کچھ ایسے معمولات کا سلسلہ بدستور چاری ہے۔ انہیں فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائیں۔

(۲) آیت اِن فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مِیْرَآةٌ لِّکُلِّ شَیْءٍ مُّشَبَّہٍ بِهَا ہے اور آخر آیت رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَطِلًا مُّشْبَخَاتِکَ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ تَارَکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مُّشَبَّہٍ بِهَا ہے۔ بخود ارمان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی آیات سے محفوظ رکھے۔ اور دوسرے کا بھی سامان کر دے۔

شمس الحق افغانی عنفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۵)

حکومت کارنیکس الجامعہ کے عہدہ پر اصرار

اور درّ المعارف کی اشاعت

۱۶۰۰ ج ۱۳۹۲ هـ

الفاضل انمیل قاضی عبدالکریم صاحب زیدت قضا تلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! شوگر پیشاب میں ختم ہے، لیکن خون میں فطقل ہوا ہے۔

شمس العرفان :

معاف کر کے حالات کی اصلاح فرماوے۔ کئی دن سے الحق اکوڑہ خٹک کے لئے مولوی مسیح الحق صاحب نے سقوط شرقی پاکستان پر مضمون لکھنے کی درخواست کی ہے۔ قلب و قلم میں قوت ہی نہ تھی کہ اس پر کچھ لکھتا، لیکن کل برسوں تک کچھ لکھ کر بھیج دوں گا۔ مولوی عبداللطیف صاحب، مولوی عبدالعلیم صاحب کو دعا وسلام کہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اس دور فتن میں کم از کم ایمان پر خاتمہ تو نصیب ہو، اگرچہ صلاح عمل اور تقویٰ سے محرومی ہے۔ جناب مفتی محمود صاحب یہاں آئے تھے۔

نوٹ : ج ہر چند شوی عالمی تو میل باغی کن
ترجمہ : (تو جتنا بھی بلند مرتبہ ہو جائے، پھر بھی اعلیٰ کی طرف میلان کرتے رہنے)
قرب الہی کے درجہات غیر متناہی ہیں، اسی لئے سید الانبیاء علیہ علی آلہ واصحابہ من الصلوات
انعلیہا کا دیکھنا بھی رتبہ زبانی علماً (اے اللہ میرے علم کو بڑھا دے) کا رہا۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۹۶)

سقوط شرقی پاکستان کا صدمہ

یکم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ

جامع العرفان والا یقان قاضی صاحب زیدت معارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! فی الحال بھگوانہ خیریت ہے اور آپ اور آپ کے اخوان و
فرزندان و مولوی عزیز الرحمن مدرس غم المدارس کے لئے تحصیل مقاصد کی دعا کرتا ہوں۔
اللہ تعالیٰ توفیق طاعت میں اور اضافہ کر دے اور حل مشکلات کے لئے فیہی سامان مہیا
فرماوے۔ سقوط شرقی پاکستان سے جو ملی اور اسلامی اور فوجی عظمت مجروح ہوئی وہ زخم
ناقابل اندمال ہے۔ بھلائے نہیں جھوٹا شب کے اکثر حصے میں اس اندوہناک تصور سے
نیند نہیں آتی، پھر دعا کر کے حوالہ خدا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو

مکتوب (۹۷)

ترجمہ علی الصغائر کی واضح تفصیل

۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ

محترم القام جناب قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مجھے جلد واپسی کی ضرورت ہے، لیکن آپ کے اصرار کے
پیش نظر اگر یہ ممکن ہو کہ میں ڈیرہ اور گلگتہ سے فارغ ہو کر ۱۳ اکتوبر بروز اتوار ہوائی جہاز

مکتوب (۹۹)

غیب سے اعجازی نصرت کا اظہار

۳۰ رشتوال ۱۳۹۳ھ

محترم القام جناب قاضی صاحب زیدت معالیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ اہلیہ احقر پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس سے سردماغ زبان اور پوری دائیں جانب تاقدم پر اثر ہوا تھا۔ جس و حرکت زبان اور شنوائی بند تھی۔ دماغ سب معلومات سے خالی ہو گیا تھا۔ عام دعاؤں کے علاوہ آپ جیسے احباب کی دعا علیہ الغیب کا اثر تھا کہ جب ہم نے ہسپتال میں مریضہ کو داخل کیا تو ہسپتال میں دوا بھی وہی دی گئی جو گھر پر ڈاکٹری تشخیص کے تحت ہم مریضہ کو دے رہے تھے، لیکن جس دن داخل کیا صرف دو دن گزرنے پر حالات درست ہو گئے اور ڈاکٹر نے گھر واپس لے جانے کی اجازت دی، لیکن احتیاطاً ہم نے دو چار روز اور بھی ہسپتال میں ان کو رکھا۔ اب بحمد اللہ تندرست ہے، جو اس عمر اور ضعف کی حالت میں غیب سے اعجازی نصرت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ برخورداران کے لئے دعا عالم عمل کرتا ہوں۔ اللہ نجم المدارس کو ترقی دے۔ آپ کے قصیدہ بردودہ ۳۱ بار کا عمل گھروالی کو بتلایا بہت دعائیں دیں۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگرئی چارسدہ ضلع پشاور

کے لئے (۱-۲۰) ایک ہجر میں منٹ ڈیرہ کے ہوائی اڈے پر پہنچ سکوں تو ضروری کام چھوڑ کر اور رخصت لے کر آپ کے اجتماع میں شریک ہو سکوں گا۔ باقی مزید تاخیر میرے لئے ممکن نہیں۔ گھر میں بیماری ہے، مناسب ہے کہ آپ دونوں حضرات باہمی مشورہ سے پروگرام بنالیں۔

شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ : ترحم علی الصغائر کی کھلی قیل ہے۔ فعلى اللہ اجرهم حیا و میتا۔

مکتوب (۹۸)

اہلیہ کی بیماری اور معالجہ و خدمت

۹ نومبر ۱۹۷۳ء

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا ایک نمبر کا خط مجھے آج ۹ نومبر کو ملا اور دس دن ہونے کے میری اہلیہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور ایک ہفتہ سے ان کو پشاور لیڈری ریڈنگ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بناء برآں آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس تنگ فرصت اور شدید بیماری میں مریضہ کی گھرائی چھوڑ کر میں کیسے سفر کر سکتا ہوں۔ آپ سے بھی دعا ہے صحت کی درخواست ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جلد کامیاب رہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگرئی ضلع پشاور

میں۔ اللہ تعالیٰ شرح صدر کر کے اس کو اپنی اعانت و فیضانِ علم سے نوازے۔ صورت
موزوں ہے۔ ان شاء اللہ حضرت مخدوم صاحب کی کتاب کی نقل شغلِ بابرکت ہے۔ یہاں
گھر میں افادہ ہے۔ پر خوردار نامِ سلام عرض کرتے ہیں۔ اپنے اقارب اور متعلقین کو سلام و
دعا عرض کریں۔

خس الحق افغانی / ترنگزئی

مکتوب (۱۰۲)

مرضِ مؤمن کفارہ ذنوب ہے

۲۸ شعبان ۹۳ھ

محترم عزیزِ دُرفکم اللہ الشفاء والعافیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موصول ہوا۔ جس سے سزا بعدِ انحراف کی
کیفیت حاصل ہوئی۔ یہ راز آپ خوب جانتے ہیں کہ مرضِ مؤمن کفارہ ذنوب ہیں، مرض
سے جو تکفیر ہوتی ہے، لاکھوں روپے کے صدقے اور ہزاروں رکعات کے نوافل سے نہیں
ہوتی اور بقول حضرت امام شافعیؒ کے کہ صبرِ دینیت کی بھی اس میں ضرورت نہیں۔ مجھے یہ
پیری چالیس برس سے ہے۔ ابتدا تقریباً ۳۳ھ میں جبکہ میں مدرسہ ہاشمیہ سجاد میں قلم
ازدردی دیوبند اول مدرس تھا۔ اس کا ایسا شہید حملہ ہوا کہ ایک ایک منٹ کی تکلیف کو میں
نے نزاع کی تکلیف تصور کیا، لیکن الحمد للہ صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ علاج بھی بے
اثر رہا، لیکن مرض دور نہ ہوا، اس کے بعد ۳۸ یا ۳۹ سال سے ہوا میرے منہ میں موجود ہیں،
لیکن نہ بھی درد ہوا، نہ جریانِ خون الا نادوا فی العام موقۃ۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ فیجی تصرف سے یا ان گولیوں کو کوشاں بنا کر آپ کو اس تکلیف سے نجات دلائے۔

مکتوب (۱۰۰)

خدمتِ دین پیش نظر ہونا چاہئے

۲۸ ذی قعدہ ۹۳ھ

محترم قاضی صاحب زیدت فیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۵ ذی قعدہ کا خط پہنچا۔ میرے خیال میں اسلام آباد کی
تجویز بہتر ہے۔ مرکز ہونے کی وجہ سے قابلِ آدمی کے لئے آزادانہ خدمت دین کے
باوقار مواقع وہاں کافی ہیں۔ ابتدائی معاوضہ اگر کم ہو تو بھی مستقبلِ قریب میں بہتر سے بہتر
صورت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بہر صورت خدمت دین پیش نظر ہونا چاہئے۔ خدا خود میر
سامان است ارباب توکل را۔ میں دعا کرتا ہوں۔

خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی چارسدہ ضلع پشاور

ف۔ غالباً پر خوردار حافظ مولوی عبدالکرم سلمہ کے لئے شغلِ تدریس خطابت وغیرہ
کے لئے مشورہ طلب کیا گیا ہوگا۔

مکتوب (۱۰۱)

تدریس پر مسرت، شرح صدر اور اعانت و فیضانِ علم کی دعا

۱۹ محرم ۱۳۹۴ھ

العالم العارف قاضی عبدالکرم صاحب زیدت مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! پر خوردار مولوی عبدالکرم کی تدریس مدرسہ فرید آباد خانیوال

فرماتے ہیں جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے (واقعی) دیکھا، کیونکہ شیطان کو میری صورت بنانے کی قدرت نہیں، کیا غیر مقبولین کے ایسے احوال ہو سکتے ہیں۔ (۱) قاری نورالحق بہادر پوری نے ایسا ہی ایک خواب احقر کے درج قرآن کے متعلق دیکھا تھا کہ فاروقی مسجد میں جہاں میرا درج قرآن تھا، حضور علیہ السلام تشریف لائے کہ میں درس سننے آیا ہوں۔ اس پر جب میں آیا تو حضور ﷺ کو مسند درس پر درکار اور خود شاگردوں کی صف میں باادب بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ کے اصرار پر چند منٹ درس دیا۔ (۲) مولوی سیدی صفی اللہ صاحب جو میرے خلیفہ مجاز ہیں اور فاضل دیوبند اور اس کے کافی مرید ہیں۔ اس نے خواب دیکھا کہ میں بہادر پور میں آپ کے درج قرآن میں ہوں کہ اولوں کی شکل میں انوار بر سر شروع ہوئے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مجھے ایک نورانی شخص کہتا ہے، اس کو چن کر اپنی چادر میں جمع کرو۔ یہ انوار درج قرآن کے ہیں۔ میں نے جمع کیا اور سینے سے لگایا۔ یہ دونوں امور باہم مائل ہیں۔ تسلی کے لئے لکھا۔ اللہم زد فود۔ سب احباب کو سلام۔

شس الحق افغانی ترنگزنی

مکتوب (۱۰۳)

تعلق مع الشیخ اور تکمیل سلسلہ کے منامی اشارات

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

عزیز سلمہ پ

بعد از سلام سنون دعا و ترقیات آنکذریہ و اسے ابھی کے بعد اقلون از اکا حلد ہوا جوڈاکر صدیقی، ڈاکٹر سراج پشاور کی تفتیش کے بعد از استعمال دوا اللہ نے صحت عطا

آپ اور آپ کی اولاد خصوصاً مولوی عبداللیم جو ابھی ملے کو بھی آئے تھے۔ دعا عموماً کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر رمضان میں۔ تعطیلات گرما جولائی اگست گزاری، پھر سخت بیمار ہوا۔ اس لئے مزید ایک ماہ سبزی رخصت لی۔ اب افتادہ ہے۔ لیکن ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ضعف کے باوجود رمضان کے معمولات میں اس کو مانع نہ بنائے اور توفیق معمولات عطا فرمادیں۔ (۲) کتے کی آواز سمجھتے ہیں جو دلیل مقبولیت ہے۔ کتا آقا کی وفاداری میں معروف ہے۔ اس کی زبان سے عبادت کے لئے چکاتا اپنے آقا رب العالمین کی عبادت کی ترغیب ہے۔ (۳) میں ایک ماہ تقریباً بخاری آگ سے نکل رہا بعد ازاں بروقت صحت نصیب ہوئی۔ آپریشن نہ ہونے میں حکمت ہوگی۔ ممکن ہے کہ اس میں اور نقصان مضمر ہو۔ عسلی أن نجھوا شیننا و هو شر لکم۔ (بقرہ: ۲۱۶) (اور شاید تم کو بھی لگے، ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں)

فتنہ والدعا

شس الحق افغانی / بہادر پور

مکتوب (۱۰۳)

درس قرآن کے انوار و برکات اور نقد شمرات

۱۳ رشتوال ۱۳۹۹ھ

خلصم قاضی عبدالکریم صاحب احوکم اللہ فی الدنیا والاخرۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا خط ملا۔ الحمد للہ کہ اس احقر مجتہد ان کی تفتیش کی رو یا صالحہ رمضان میں توفیق تلاوت و طاعت و درس قرآن اور سید الکائنات علیہ السلام کی تشریف آوری سے درس قرآن کی مقبولیت مستند طور سے ہوگئی۔ اب آپ کو خشک نہیں رہے گا، کیونکہ من زانی فی المنام فقد زانی فان الشیطن لا یتمثل بی۔ (حضور ﷺ)

مکتوب (۱۰۵)

متوسلین کے غیر شرعی حرکات کے ارتکاب پر اظہارِ افسوس

۲۱ مارچ ۱۹۷۷ء

محترم القدر قاضی مولانا عبدالمکریم صاحب سلمہ پر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بجواب خط تحریر ہے۔ حضرت مولانا عزیز گل صاحب کے تاثر اور تشبیہ بالمتوسلین سے مسرت ہوئی۔ اور حقانیہ کو زہر خشک کے اثرات بھی دلیل قبول و برکت ہے۔ طلبہ یا مدرسین حضرات کا محمدی سکون و اخلاق کو چھوڑ کر مغربی طرز کو اختیار کرنا قابلِ افسوس ہے۔

جن حضرات کو احقر سے بیعت کا تعلق، ان کا ایسے امور کا ارتکاب کرنا تمام مشائخ سلسلہ کے لئے اذیت روحانی کا موجب جس میں دین و دنیا کا نقصان ہے۔ فقط دعا و اصلاح احوال کرتا ہوں۔

مکتوب (۱۰۶)

اوامر الہی کی بجا آوری اور منہیات

سے اجتناب روحِ تصوف ہے

۱۴ جولائی ۱۹۷۷ء

اخلاص مآب جناب قاضی عبدالمکریم صاحب زیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! چند دن قبل مولوی عبدالحق صاحب ٹانک کی وفات پر

فرمائی۔ آپ کے معمولات سے مسرت ہوئی۔ خداوند تعالیٰ مزید استقامت بخشے کہ
الْإِسْقَافَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ جَوَابُ كَرَامٍ كَسَلَمَ مَقُولُهُ بِالْقُرْآنِ ہے۔ إِنَّ الْيَقِينَ
قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَسْأَلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ..... الخ۔ (حمیدہ: ۳۰)
(تفتیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر انہی پر قائم رہے، ان پر اتارتے ہیں،
فرشتے۔ الخ)

(۱) رویا اور بوجی جو تعمیرِ ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے۔ خواب (۱) کی تعبیر یہ ہے کہ
آپ کا احقر کے ساتھ ایک وسیع مکان میں موجود ہوتا ہے مکمل سلسلہ و تعلق مع الاحقر کی علامات
ہے اور برائے نام دیوار جو ہاتھ لگانے سے ختم ہو جاتی ہے، صرف حائلِ صوری ہے۔ حقیقی
قبض اور یہ وسوسوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو کالعدم ہے۔

(۲) مکان کے دو دروازے جو نقشہ یہ و چشتیہ صابریہ کی صورت ہے، جس پر جس شخص اور
جس سلسلہ کا غلبہ ہو، اس کے پاس اس در سے آنا چاہئے۔ یہی اشارہ کا مطلب ہے۔

(۳) حضرت لاہوریؒ و حضرت درخشاہیؒ کی معیت کا در یہ میں اشتراک کی طرف اشارہ
ہے اور لگی مروت نہ جانے کا اظہار غیر ضروری ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اوقاف کا ذکر
کہ ان کے حکم حاکم سے مجبوراً جاری ہے ہو یا مدبرِ مگر کے باوجود اختیاراً اگر صورتِ دوم ہے تو
ضروری نہیں۔

(۴) میں اشارہ ہے کہ انوار سلسلہ نقشبندیہ کی تجدید اس امر کی دلیل کہ وہ انوارِ حب
ضابطہ ملتی ہوئے ہیں، منقطع نہیں۔ فقط والدہ عام

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ

تحریت کا خط آپ کو لکھ چکا ہوں۔ خط پہنچ گیا ہوگا۔ آپ کی فکر اصلاح قابلِ تحسین ہے۔ روحِ نقیصہ یہ ہے کہ وصول الی اللہ قرب الہی کا واحد ذریعہ اتباعِ شریعت یعنی اوامر الہی کی بجا آوری اور نہیات سے اجتناب ہے اور یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ بشرطیکہ دوام و استقامت ہو۔ اس سلسلے میں زیرِ اختیار امور میں عزم و ہمت اور مقابلہ نفس و شیطان کی ضرورت ہے۔ (۲) دوم غیر اختیاری امور میں کلید اور اختیاری امور میں عزم کی علاوہ تضرع کے ساتھ دعا و توفیق الہی دوام کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ پھر عقدہ و اتباعِ شرع کی کشائش لازمی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سب برابر اور دیر خورداران و احباب کو دعا۔

محس الحق افغانی

ترنگری چارسدہ

مکتوب (۱۰۷)

بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات و مہمشرات

۲۸ مئی ۱۹۷۷ء

عزیز محاسنی صاحب زید عراقہ

بعد از سلام مسنونہ بجاوب اخلاص نامہ تحریر ہے کہ خط کا جواب کیوں نہ پہنچا۔ جبکہ آپ کے لفظانہ پر میرا یہ نقطہ حسبِ عادت لکھا ہوا ہے کہ جواب دیا گیا۔

نمبر ۱ تا ۴ سے معلوم ہوا کہ مانعِ قرب الہی امور میں کافی کمی ہے۔ اسم ذات کے ذکرِ حق العرش قیام الملئ خلاوت سوا پارہ اور تکلمِ مغفوبات الہی میں کمی اسی طرح وسوسہ کی کمی کی حالت نہایت امید افزا ہے۔ انفاس العارفين کے واقعات کی تحریر موجبِ برکت ہے۔ و بیلگو الصابغین تستزئ الروح حمة (اللہ والوں کے تذکرہ سے رمتیں نازل ہوتی ہیں)

مشہور ہے۔ لہذا اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تحسین کے لئے اجازت دیتا ہوں۔ البتہ جو واقعات عام کے لئے نہ غلط فہمی پیدا کرنے کا موجب ہو وہ ترک کریں اور جس میں طاعت کی ترقیب اور معصیت کی تریب ہو، اس پر انکشاف کریں۔

(۲) خواب نمبر ایک میں مٹی کا ٹھوڑی نیلہ جو بلند ہے اس پر نشست ہے۔ وہ..... البیہ یضعذ الکلم الطیب و الغفل الصالح یزلفقہ (قاطر: ۱۰) اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمے اور کام نیک اس کو اٹھاتا ہے) کی روحانی رفعت کی مثالی صورت ہے عقلی اور خشک پنچے کی گندگی میں منقصل ہیں، وہ بعض امور مانعِ قرب الہی کی مثال ہے۔ اس کے لئے بزرگوں کا یہ مراقبہ آدھ گھنٹہ یا کچھ کم تجویز کرتا ہوں۔ یَعْلَمُ خَائِفَةُ الْآغْنِي وَ مَا تُخْفِي الضُّلُوْزُ۔ (مومن: ۱۹) (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں میں) کا فہم اور اپنے اوپر انطباق اور اس کے خلاف امور اگر موجود ہوں، ان سے نفرت کا تصور کریں۔

نمبر ۳ و ۴ نمبر ۵ جن لوگوں کے لئے اللہ کے لئے محبت ہے، اس میں جو آپ کو دوسرے ہے، وہ نمبر ۵ کو جالی سیانی سے دائیں پہلو کی طرف جلی حروف سے اللہ لکھا ہوا نظر آیا دفعہ ہوا۔ یعنی تم ان لوگوں میں داخل ہو، لیکن لیلہ قلب چونکہ بائیں طرف ہے، لہذا کچھ مسافت باقی ہے جو ان شاء اللہ جلد طے ہوگی۔

نمبر ۵ کا خیال قابلِ اصلاح ہے طاعت کا مانع عن قطع الرجاء من المخلوق یا مانع دخول نار ہونا یا معاصی و وسوسہ کا مانع قیام و خلاوت نہ ہونا، ایسا دوسرے نماز میں بھی آسکتا ہے۔ حضرت تھانوی کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسے خیالات غیر اختیاری ہونے کی وجہ سے قابلِ مواخذہ نہیں۔ اس لئے شیطانی نہیں یہ مطلب نہیں کہ قابلِ اصلاح بھی نہیں ہیں۔ علاج وسوسہ کی تدابیر خود حضرت کے کلام میں موجود ہے۔ ایسے وسوسہ اگر چہ سطحی ہیں،

مجھے آج ۹ صفر کو پہنچا۔ البتہ خطوط کی کثرت یا اشتغال کے جہوں کی وجہ سے بعض وقت جواب میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے خواب کی احقر نے تعبیر سابق خط میں ارسال کی۔ وہی اس وقت دل میں وارد ہوئی تھی۔ لفظ ملازم کی تعبیر بھی حضرت اقدس کی مجالست و مصاحبت کے تحت کھدی گئی۔ گویا اس میں ملازم طبقہ کے لئے ہدایت تھی، اگرچہ لفظ ملازم الذنوب و ملازم الطاعات کا مفہوم بطور تریب و ترفیب بھی ممکن ہے، لیکن تعبیر الرویا میں عام محاورات الفاظ کو کافی دخل ہوتا ہے۔ آپ کے حالات اچھے ہیں، لیکن مقام خوف کے غلبہ سے احساسِ عصیان بھی موجبِ برکت ہے۔

(۲) باقی تین مختلف اخیال حضرات کی پشتوں میں احقر کی تعریف تو اس کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے (اگرچہ آپ کے تعبیر بھی روحانی انداز میں مستبعد نہیں) کہ احقر اس عصر سیاست میں تین امور کو ملی حیات و بقاء کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ (۱) اِتِّخَاذُ عَالِمِ الْاِسْلَامِ (۲) تَحْقِيقُ اَوْحِیِ اَغْلٰی الْاِسْلَامِ بِالْقُوَّةِ الْاِجْتِمَاعِیَّةِ (۳) اِنْسِلَاکُ بِلَادِ الْاِسْلَامِیَّةِ فِی سِلْسِلَةِ الْقَانُونِ الْاِسْلَامِیِ الْاَنَسَامِ الْاَوَّلِ قَاطِعِ بَطْنِی الْمُسْلِمِیْنَ لَوْنَا وَ لِسَانًا وَ نَسَبًا وَ بَقْعَةً وَ الثَّانِیِ یَزُوْلُ بِہِ ضَعْفُ الْعَالِمِ الْاِسْلَامِیِ بِالْعَدَادِ اَلَا تِ الْخَوْبِ وَ الْمَضَاعِ وَ الثَّالِثِ الْوَحْدَةُ الْفِکْرِی۔

(۱) عالم اسلام کا اتحاد و یکجہتی۔ (۲) اجتماعی قوت سے مسلمان ملکوں کی زمین کا تحفظ۔ (۳) تمام اسلامی ممالک اسلامی قانون کے سلسلہ میں آپس میں منسلک رہیں، کیونکہ نمبر ۱ اس سے مسلمانوں کی رنگ و نسل اور علاقائی و لسانی مصیبت کی جڑ ہی کٹ جائے گی، اور نمبر ۲ کے ذریعہ (بہر تیار کر لینے اسلحہ کے کارخانے اور دیگر جنگی سامان) عالم اسلام کی کمزوری دور ہو جائے گی اور نمبر ۳ ان میں وحدتِ فکری (اسلامی تعلیمات کی وحدت) کا ذریعہ ہوگا۔

لیکن عین قلب میں کوئی شرک اور امرِ دماغی اگر موجود ہو، اس کی اصلاح ضروری ہے۔ وہ احقر کے خیال میں راہِ اعتدال کا فقدان ہے۔ جو خوف و رجاء کے درمیان ہے۔ مانعِ تار نہ ہونے سے خوف کا غلبہ معلوم ہوتا ہے اور مانعِ جنت نہ ہونے سے غلبہِ رجاء معلوم ہوتا ہے۔ وَالْاِیْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ وہ یہ ہے کہ ایمان و طاعت کو موجبِ جنت سمجھے اور وساوس و خیالات اگر غیر اختیاری ہوں، موجبِ ناریت نہ سمجھیں۔ اور اگر اختیاری ہوں تو توبہ سے ازالہ کر دیں۔ اس طرح معتدل کیفیت پیدا ہوگی۔ البتہ اس میں رجائیت غالب ہے۔ اس کے ساتھ یہ سمجھے کہ طاعت کا موجب ہونا قبولیت پر موقوف جو تحتِ اُمیہ ہے اور وہ معلوم نہیں تو کسی قدر خوف ہونا چاہیے۔ اگر خوف غلبہ ہو تو حدیث اِنْ رَخِیْتُ سَبَقْتُ عَلٰی غَضَبِیْ سے اس کا ازالہ کریں تاکہ قلب سے پریشانی دور ہو۔ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشِیْبُ پُرْ عَمَلٍ یَّجْرُ اُو۔ فقط والد دعا۔

میں آپ کی تحریر کے مطابق دو شبہ پشیمانی بعد از عمر توجہ کروں گا۔ ان شاء اللہ تم بھی رابطہ قلبی قائم رکھو۔

مجلس الحق افغانی/ترنگزئی

مکتوب (۱۰۸)

مقام خوف کے غلبہ سے احساسِ عصیان بھی موجبِ برکت ہے

۹ صفر ۱۳۹۵ھ

اخلاص پناہ فضیلت دستگاہ قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں محمد تخریرت سے ہوں۔ طالع جاری ہے۔ آپ کے سابق خط کا جواب بروقت بھیجا گیا تھا۔ ڈاکخانہ کا یہ حال ہے کہ آپ کا یہ خط رسدِ حکیم صفر

وہ موصوف کو منتخب کریں۔ اس کے انتخاب سے مجھے خوشی ہوگی۔ فقط والد عا۔

شمس الحق افغانی / ترجمانی

ف:- نہیں کہہ سکتا کہ یہ کارہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہا یا کوئی حرکت کر سکا۔ راجح تو جرمانہ نصیبی معلوم ہوتی ہے، کیونکہ شکوہ قدام نہ رہے گا واللہ اعلم۔

مکتوب (۱۱۰)

خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر

۶ جنوری ۱۹۷۵ء

عزیزم قاضی صاحب زیت استقامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خبر استقامت سے بھروسہ کرتے ہوئے۔ اَعَاذُکُمْ اللہ مِنَ الْخَوْرِ یَعْدُ الْخَوْرِ . عزیزم بیونہ کی شادی سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طریقیں کے لئے بابرکت کر دے۔ مولوی عبدالحق مرحوم کا تعزیت نامہ یا تو میری تعزیت کے جواب میں انتہار مسرت کیلئے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زندہ عالم کی موت کی تعبیر ملک میں کسی بدعت کے ظہور کی دلیل ہے۔ اکثر ارباب تعبیر کی رائے یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بدعت کے فتنے سے بچائے۔ آپ نے مرحوم کی تعزیت کے الفاظ نقل نہیں کئے تاکہ تفصیل معلوم ہو سکے۔ بعض اہل التحیر کے نزدیک زندہ عالم کی موت کو عالم ہرزخ میں کسی مرحوم کی میت کا دیکھ لینا اس ملک سے خوف جنگ یا خوف قتل کے ازالے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم۔ سب متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ میں بھگت اللہ سابق کی نسبت تندرست ہوں۔ صرف کچھ کمزوری باقی ہے۔ فقط والد عا

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / ترجمانی چارسدہ

دور حاضر میں ملک سیاسی طور پر عملاً ان اصول عقائد سے منحرف ہیں۔ لہذا مقصد تعریف ذات احقر نہیں بلکہ ان اصول کی طرف رہنمائی اور یہ فیہی آواز ہے۔ پشتو زبان میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان اصول عقائد سے انحراف کو ختم کرنے کا آغاز پشتو بولنے والوں میں شروع ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَاطَلَهِنَّ وَبِیْنَهَا وَفَاطَلَتْنِ۔

شمس الحق افغانی ترجمانی

مکتوب (۱۰۹)

سفارش مسنونہ

۲۳ مئی ۱۹۷۵ء

عزیز اللہ رسولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بھگت اللہ خیریت ہے۔ عزیزم مولوی قاضی عبداللطیف کی رہائی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ اَللّٰهُ خَبِرٌ خَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ .

(۲) حامل رقعہ دوست محمد خان سیخ وکیل پشاور جو میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ اس نے اعلان حکومت کے مطابق دیگر وکلاء کے ہمراہ ایک عہدہ پر تقرر کے لئے درخواست دی ہے، جس کو وہ آپ سے زبانی بیان کریں گے۔ تقرر کے لئے اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی سفارش بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں سفارشات بھی تحریری شکل میں ہو چکی ہیں۔ عزیزم موصوف سیخ وکیل بھی ہے اور وکلاء پشاور کے یونین کا جنرل سکریٹری بھی ہے۔ اب مذکورہ عہدہ پر تقرر اور امیدواروں میں کسی ایک کی ترجیح کا تعلق محترم عنایت اللہ خان صاحب گنڈاپور کے ہاتھ میں ہے۔ عزیزم دوست محمد خان کے لئے آپ بالذات یا بالواسطہ کوشش کریں کہ

مکتوب (۱۱۱)

خواب میں رویتِ عنب و دیگر امور
کے دیکھنے کی تعبیر

۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء

محترم جناب قاضی صاحب زیرِ عقائد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیریت طرفین نصیب۔ تبلیغی پروگرام سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ماجور فرمادیں۔ خواب (۱) تمبر بارش و مال و حرمین سے تعلق کی دلیل ہے۔ عنب بقول حضرت امام جعفر صادق "علم و فراخ مال کی دلیل ہے۔ کذا فی کتاب الاشارات فی علم السیارات لخلیل بن شاہین علی هامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۱۵۶) دونوں کی تعبیر کا نسبتِ پشتیہ یا تختہ بند سے تعلق ہے اور اسی میں صرف رویت کافی ہے۔ کھانے کی ضرورت نہیں۔

خواب (۲) مولانا محمد شفیع مرحوم کو زینے سے اتارنے میں قتل اور آخری زینے کے بعد اٹھانے میں نقطہ کی محسوسیت بالترتیب حرکتِ نزولی میں قتل اور حرکتِ صعودی میں غفلت علی کس مافی الدنیا دلیل غلبہ روحانیت کی ہے۔ عالم قبر وبرزخ و آخرت سب احکام روح کے غلبہ کی وجہ سے دنیا کے احکام کے خلاف حیوٹ میں قتل اور صعود میں غفلت ہوتی ہے۔ لہٰذا الحیض قالہ البدر الزرکشی و الامام عبد العزیز فی التفسیر العزیزی فی سورة القارعة واللہ اعلم۔

مولانا موصوف کا نام بھی طالبِ تعبیر ہے۔ امید ہے کہ محدودیت اور شفاعت نبوی

نصیب ہوگی۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو لاہور جلسہ خدام القرآن اور ۲۴ مارچ کو جامعہ کے جلسہ مولانا عبداللطیف صاحب۔ ان شاء اللہ جاؤں گا۔ فقط والد عام

شمس الحق افغانی

ترنگزئی پشاور

ف : مکتوب قدسی کے حرفِ حرف میں دستِ مبارک کا ارتعاش ظاہر ہے۔ اس کے باوجود ادنیٰ ترین شاگرد کی دلجوئی شفقت پر خور دان اور رحمت برنا کار بان اسوۂ سنت سید ولد عدنان علیہ و آلہ و اصحابہ صلوات اللہ علیہم اجمعین فادام الملوٰن کی کلمی دلیل ہے واجرہ علی اللہ تعالیٰ۔

نزولی اور صعودی حرکات میں نقل و حرکت کی ترتیب بلکہ تجدید علی کس مافی الدنیا کا تحریر فرمانا اور مختلف حوالہ جات کے ساتھ تحریر علی کے ساتھ ساتھ اس عمر میں یہ حافظہ کرامت کے بغیر کیا چیز ہو سکتی ہے۔ فالحق انہ قد کان و کان فستغمدہ اللہ بالغفران۔

(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۲)

تہجد میں اضافے پر استقامت کی دعا

۱۲ محرم ۱۳۹۵ھ / ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء مازنگم المدارس کالج

سیدی و مولائی دام و دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معفرت و رضوانہ

(۱) توفیق حاضری کے بعد خصوصی شفقت کی برکت سے نوافل تہجد میں دو کا اضافہ

خاتما ترنگزئی شریف سے شروع کر دیا۔ چنانچہ اب ۸ رکعات تہجد اللہ پوری ہو رہی ہیں۔

جہد ب سے متاثر ہیں، اس میں مغربی فتنہ سے بچاؤ کی طرف اشارہ ہے۔

منامی مبشرات اخلاص کا ثمرہ ہیں :

(۳) مدرسہ نجم المدارس کے ایک طالب علم نے جو حضرت کا مرید بھی ہے۔ میرے متعلق خواب دیکھا کہ علاقہ ٹانک میں مجھے ایک عالیشان بنگلہ (کوشی) صرف چار ہزار روپیہ پر ملے گی۔ لوگ دیکھنے آتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ قاضی صاحب کو یہ کوشی اتنی ارزان کیسے مل گئی۔ احقر نے فوری طور پر اس کی تعبیر یہ کی کہ اس دفعہ سفرِ تگزئی شریف میں جو چار راتیں لگیں، غالباً اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر عطا فرمایا ہو۔ کاش کہ میرے شامت اعمال سے وہ ضائع نہ ہو جائے۔

جواب (۳) پر حضرت کا ارشاد ہے، تعبیر درست ہے، لیکن یہ آپ کے اخلاص کا ثمرہ ہے۔

(۵) دوسرا پہلو یعنی اپنے حالات کا یہ ہے کہ شامت اعمال سے اب تک مراقبات وغیرہ کی توفیق نہیں ملی، نہ ایسا وقت نکالنے کی ہمت ہو رہی ہے۔ گویا دل و دماغ اور زبان اس طرح محتاج اصلاح و تصرفِ قاہرہ و توجہ قلبیہ ہے۔ اجمو حکم علی اللہ تعالیٰ۔

(۶) عزیز قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ دورہ بلوچستان سے واپس آ گئے۔ حکومت نے دورہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ البتہ سی آئی ڈی ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ بعض مقامات پر رعایا سے تاحق بڑی بے رحمی کا برتاؤ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ رپورٹ موصوف نے مرتب کی ہے۔ جماعت اسے شمع کرے گی۔ حضرت خصوصی دعا فرمادیں کہ اس کے رد عمل سے تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جواب (۶) پر حضرت کا ارشاد تھا اللہ خیرٌ حافظاً وَهُوَ أَزْهَمُ الرَّاحِمِينَ۔

جواب (۱) اللہ تعالیٰ اضافہ پر استقامت بخشنے۔

(۲) رات کو قتل از خواب سورۃ ملک پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، جبکہ اس سے قبل صرف رمضان شریف میں یہ التزام رہتا تھا۔

جواب (۲) نامہ اعمال میں ایک ایک حرف پر دس حسنت معمولی نعمت و دولت نہیں، مبارک ہو، اللہ تعالیٰ استقامت بخشنے۔

زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے :

(۳) شب عاشورا حضرت تھانویؒ کی زیارت ہوئی۔ بعد میں ایسا محسوس ہوا کہ شاید حضرت تھانویؒ، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے سامنے بیٹھے ہیں۔ خیال آتا ہے کہ غالباً حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور مفتی محمد حسن صاحب اور شاید حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی بھی ہوتے ہیں اور بھی بہت سے بزرگ بعد میں ظاہر ہو جاتے ہیں، جن کو میں پہچاننا نہیں۔ ایک آدمی کچھ پڑھنے لگتا ہے۔ میں اس کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ تلاوت ہے یا کچھ اور پھر میں مجلس کا صرف ایک جملہ سمجھا کہ اس کو ملازم لوگ خاص طور پر سن لیں، نوٹ کر لیں اس کے سوا کچھ نہیں سمجھا۔ البتہ مجمع میں شور و شغب رونے کی آواز آنے لگتی ہے، جیسے سب متاثر ہوں۔ ایک شخص دھاڑیں مار کر روتا ہے۔ شاید میرے بھی آنسو آ جاتے ہیں۔ اسی میں آنکھ کھل جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب (۳) زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے۔ جیسے حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور جناب مفتی محمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کو بیعت و خلافت اور مولانا سرگودھوی کو عہدہٴ ربیعہ روحانی تھا۔ شور و شغب اور روانہ مسلک چشتیہ صابریہ کے آثار کا اظہار ہے اور حضرت حاجی صاحب کی زیارت منامی دلیل کامل کی دلیل ہے۔ ملازم لوگ عموماً مغربی

المصنف عبدالرزاق

(۷) کراچی کے مجلس علمی کی توجہ اور دلالت سے نجم المدارس کو محدث کبیر امام عبدالرزاق کی المصنف نو مطبوعہ مکمل گیارہ جلد مفت مل گئی ہے۔ حضرت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے استفادہ کی توفیق بخشے اور اس سے استفادہ کا اہل گردانے۔ آمین۔

جواب (۷) حضرت کا ارشاد الحمد للہ..... شاید تھوڑے عرصہ کے بعد وہ کو بھی اس میں دخل ہو۔

نوٹ : انا کارہ وکتوب الیہ

تھوڑے عرصہ میں حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب مورث اعلیٰ خانقاہ کنڈیاں کے حالات پر مشتمل کتاب کا نام ہے۔ اس کا کارہ نے حضرت کی خدمت میں اس کا ایک نسخہ بطور ہدیہ کے پیش خدمت کر دیا تھا۔ اسی کا ذکر فرمایا ہے۔

مخدوم زادہ گان کی خدمت میں تسلیات و تعزیمات۔ اخوان محترم اور بر خورداران کی جانب سے تسلیات و تعزیمات و طلب دعوات مریش اثر و عیسان غفلت عنہم۔

محتاج دعا نا کارہ عبد الکریم غفرلہ ولوالدیہ

نمبر (۳) جس میں حضرت تھانویؒ کی منائی زیارت کا ذکر ہے۔ اس پر حضرت نے دوسرے صفحہ پر نوٹ کے عنوان سے جو تحقیق فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔

فتنی تشریح :

نوٹ: فَتْنَةُ الْقَبْرِ قَرِيبٌ مِنْ فَتْنَةِ الدُّجَالِ..... فتنة الدجال عالم تکلیف میں ہے (یعنی جب تک انسان مکلف ہے اور زمین کے اوپر زندہ رہ رہا ہے دجال کے فتنے کا تعلق اس عالم سے ہے) اور فقہ القبر، عالم جزاء سے متعلق ہے۔ "إِنَّ بِالْمُتَوَبِّتِ تَقْطِيعُ التَّكْلِيفِ"

اس لئے فقہ القبر جس میں سوال تکبیر بن بھی داخل ہے۔ اس کو قریب فتنة دجال فرمایا۔ عین فتنة دجال نہیں فرمایا۔ مفردات راف بن قرآن مجید میں فتنة و شر دونوں مواضع میں استعمال ہے۔ وَ نَلَوْكُمْ بِالْأَسْرِ وَالْخَبَرِ فَتْنَةً اور إِنَّمَا أَمُوكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فَتْنَةً..... سوال تکبیر بن امتیاز بین الایمان و الکفر و افاق کے لئے ہے۔ اس لئے حدیث مشکوٰۃ شریف میں وَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ وَ الْمُتَّقِي كَاذِرٌ ہے۔ قبر دروازہ آخرت ہے، جس طرح گیٹ پر ٹکٹ کی دریافت ہے، قبر میں ایمان کی قیمت (ادا کرنے) کے دریافت ہے۔ جواب.....

مُطَهَّرٌ مَا كَانَ فِي عَالَمِ التَّكْلِيفِ ہے نہ کہ احداث ایمان و کفر و اتفاق حالی کا اظہار اس سے مقصود ہے، لیکن عالم برزخ جدید (عالم) ہے اس لئے یہ مقام حیرت و وحشت ہے۔ یہی (لفظ) فتنة سے مراد ہے۔ ورنہ دعویٰ کے لئے صحیح جواب قطعی ہے لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَبْئُتُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَتَمُّوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ أَمْ عَنِتُّمْ أَلَيْسَ فِي الْخَيْرَةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ أَمْ الْقَبْرِ هُوَ قَوْلٌ جَمْعُهُ الْمُسْتَفْرِغُونَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَالْتَشْبِيهِ بِفِتْنَةِ الدُّجَالِ فِي نَفْسِ الْخَيْرَةِ وَ النَّفْسَةِ..... فَالْتَحَاصِلُ إِنَّ سَوَالَ التَّكْلِيفِ فِي الْخَيْرَةِ خَالِ الْمُؤْمِنِ وَ الْكَافِرِ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فِي الْبَرْزَخِ الَّذِي هُوَ بَابُ الْآخِرَةِ فَجَبُّبُ الدُّنْيَا مِنْ خَالِ إِيْمَانِهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْمُتَّقِي مِنْ خَالِهِ لَا أَدْرِي قَبْطُهُ خَالِيَهُمَا فِي عَالَمِ التَّكْلِيفِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَ الْكُفْرِ مَعَ كَوْنِهِ تَعَالَى عَالِمًا بِالْكَلْبَاتِ وَ الْحَزَنَاتِ وَ فِي الْمِرْقَاتِ مِنْ شَرْحِ الْمَشْكُوكَةِ بَابِ عَذَابِ الْقَبْرِ قَرِيبٌ مِنْ هَذَا وَ أَوْضَحْتُهُ وَ كَذَلِكَ فِي الْيَقِينِ شَرْحُ الْمَشْكُوكَةِ مَعَ زِيَادَةِ وَ ابْضَاحِ۔

قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے :

اصل اثر اور برکات تو حضرت قدس سرہ کی مہارت اور خوالہ جات میں ہیں۔ و

ہونے سے خوشی ہوئی۔ آپ بھی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ کَمِ از کم ۳۱ بار پڑھا کریں۔ سب کو دعا وسلام۔

حکومت لیبیا کی وزارت خارجہ نے مجھے خط بھیجا ہے کہ سلف کی تعلیم کے متعلق اپنی رائے و دلائل کے ساتھ لکھ دیں۔ مضمون تیار ہے۔ عربی خط کے خوشنویس سے لکھوا کر اپنا عربی مدلل جواب عقرب روانہ کروں گا۔ دعا کرو کہ اللہ اثر ڈال دے۔

مجلس الحق افغانستانی

مکتوب (۱۱۳)

آیۃ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ كَامِرَاتِہٖ

۱۳/ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

عزیز القدر قاضی عبدالکریم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جانشین خلیفہ موسیٰ زکی شریف صاحب کے فرد زندگی و وفات سے صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مغفرت فرمائے اور جناب خلیفہ صاحب کو صبر و اجر سے نوازے۔ یہ دیرینہ خط تاخیر سے ملا، جس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ یعنی ۲۳ شعبان کا لکھا ہوا خط اس کے علاوہ مجھے علم نہیں کہ کس خط کے جواب سے محرومی ہوئی۔ باقی رمضان المبارک میں فقط دعا و توبہ کے لئے صرف اطلاع ہی کافی ہے کہ یہ ماہ حریہ اشغال کے لئے فارغ نہیں۔ پوسٹ کارڈ کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ اس خط میں پوسٹ کارڈ کا مقصد سمجھ لیا۔ دعا کروں گا اگر افسر مع اللہ کی کیفیت ہو، جس کی علامت انبساط ہے۔ تو ماہ رمضان کے حال کے مطابق اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهُ عِقْدٌ مِنَ النَّارِ اور اگر

علی اللہ اجرہم۔ حاصل یہ ہے کہ قبر عالم تکلیف کے بعد ہے۔ بحر وحشت اور حیرت کا مقام ہے۔ اس کے سوال و جواب میں کفر و ایمان کا فیصلہ واقعی ہم جیسے شیعہ خواندہ طالب علموں کے لئے باعث تعجب ہو سکتا تھا۔ حضرت نے بتلایا۔ قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔ اس پر مقبوض فرشتے ٹکٹ پوچھتا پچھتے ہیں۔ یہاں سے سرے سے مسلمان یا کافر ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا رہا، عالم تکلیف کی زندگی کا اٹھارہ مقصود ہے۔ اس لئے عالم تکلیف میں جس اطمینان اور یقین قلب سے اسلام کو قبول کیا ہے، اس کا قطعی طور پر صحیح جواب اس کی زبان پر جاری ہوگا۔ اور استشہاد آیت بَنِیْتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مع حوالہ جمہور مفسرین اِنِّہَا نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ..... ہم جیسے مصیبت زدہ گان کے لئے باعث صد تشفی و اطمینان ہے۔ واللہ۔ حضرت کا مکتوب دیکھا جانے تو لفظ لفظ سے دست مبارک کا ارتعاش اس کی دلیل ہے کہ حضرت کو اپنے خدام اور متوسلین کی اصلاح کی کتنی فکر تھی۔ فَحِزَّ اَلَهُمَّ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْحِزَاءِ۔

مکتوب (۱۱۳)

سلف کی تعلیم پر واقع عربی تحریر برائے حکومت لیبیا

یکم شعبان ۱۳۹۵ھ

مترجم قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد ہدیہ منظومہ پہنچا۔ شرمندہ ہوا۔ حامل رقعہ نے رقعہ دیا۔ خواب افاضہ کی طرف اشارہ ہے۔ گو میں اس کا اہل نہیں، لیکن حضرت حق جل جہدہ بھی نا اہلوں سے کام لے کر ان کی لاج رکھ لیتا ہے۔ کلاچا میں اتھام بین المسلمین کے رفع

نہیں۔ اللہ تعالیٰ حسن خاتمر سے محروم نہ فرماویں۔ آمین (عبدالکریم عفی عنہ)

مکتوب (۱۱۶)

خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اوراد و وظائف

۲۲ رذوالحجہ ۱۳۹۵ھ

فیضات مآب سلمہ اللہ عن الاضطراب

بعد از اسلام سنون و دعا عمل مشکلات خانگی آنکہ ینا مغنی پر دوام لازمی ہے۔
 اخیر میں اللّٰهُمَّ اغْنِنِیْ عَنْ غِنَا ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا تین بار ملائے۔ خانگی پریشانیوں کے لئے
 سورۃ فاتحہ مع التسمیہ سنت فجر و فرض فجر کے درمیان یہ تصور مقصد پڑھے۔ عشاء کے بعد یا
 عصر کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَبَّحْنَاكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سو بار رَتب
 إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ یہ تصور مقصد پڑھا کرے۔ باقی حالات درست ہیں۔ لطیفہ فیض کی
 امداد دے قول و امداد فیضی و توفیق الہی ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے اپنے فرزند
 حضرت شاہ ولی اللہ کو وصیت دیا کہ یہ قرآنی تہی کہ ینا مغنی کے ورد کو نہ چھوڑیں۔ اللہ پر اعتماد
 کریں۔ حالات بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت کے تحت
 ہے۔

چوں خدا داری زخم آزاد شو

از خیال بیش و کم آزاد شو

(جب تو خدا (رحیم کریم ذات) رکھتا ہے تو غموں سے بے فکر رہ اور تھوڑے بہت
 کے خیال سے بھی بے فکر ہو جا)

حیثیت کی کیفیت غالب ہو جس کی علامت معاصی و آجام کے تصور کا غلبہ ہو۔ تو رمضان
 المبارک سے متعلق حدیث اور آیت لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ کا مراقبہ علاج ہے تاکہ
 یاس و قنوط کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ دعا و استقامت و ہمت کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۵)

قابل غبطہ بشارتیں

۲۹ رشتال ۱۳۹۵ھ

محترم قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ پر

اخلاص نامہ کاشف احوال ہوا۔ خواب رویا صادق میں داخل ہے۔ کتب خانہ لاور
 زیارت نبوی دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ کتب خانہ بیخ فیلطس علی ہوگا اور سنت نبوی پھیلنے کا
 ذریعہ ہوگا۔ حضور علیہ السلام کو اٹھانا ظلم نبوی کے حامل ہونے کی دلیل ہے۔ نقل نہ ہونا اسی
 وجہ سے ہوا کہ وہ امر معنوی ہے، جو نقل سے مرزا ہے۔ یہ سننا کہ کلاچی میں کل ایک شخص
 مسلمان ہوگا۔ دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ سرچشمہ اشاعت اسلام ہوگا اور اسلام بھی حقیقی جو
 بعد از اسلام آدمی کو قابل ولائق ہو کر بنادے۔ بہر حال یہ بشارت قابل غبطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
 ایسے ہی فیوضات نجم المدارس کو مہیا فرماویں۔ سب کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگری ضلع پشاور

ف: واللہ کچھ بھی یاد نہیں کہ خواب کی تفصیل کیا ہوگی یہ ناکارہ ایسے خواب کا اہل تو

میں دعا کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهٗ وَلَا تَكُنْ عَلَيَّهِ

خس الخ افغانی / ترجمہ

مکتوب (۱۱۷)

معمولات پر استقامت، دلیل تعلق مع اللہ ہے

۳ مارچ ۱۹۷۶ء / ۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

عزیز القدر مولانا عبدالکریم صاحب زید عراف

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بوجاب خط تحریر ہے۔ استقامت علی المعمولات دلیل تعلق مع اللہ ہے۔ شکر کرو۔ خواب نمبر ۱، آپ کے ہاں احقر کا مسلسل قیام اور غنڈے پانی سے خوش ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ احقر کو آپ کے ساتھ اور آپ کو احقر کے ساتھ قلبی و روحانی تعلق ہے اللہ تعالیٰ مستحکم ہے۔ خواب نمبر ۲۔ آپ کا چوٹی پر چڑھنا اور مجبورہ ریح ہونا..... قلا الفتحہ العقبۃ کے تحت عرفانی عقبہ کو سر کرنا اور اقرب مّا یُکُونُ العُقبۃ وَ هُوَ مَاجِدٌ ہے اللہ قرب الہی کی علامت۔

والدین کا ادب و احترام بہر حال ضروری ہے :

(۲) آپ کے فرزند مولوی عبدالعلیم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے قبل ازیں میرے پاس آئے۔ میں نے اس سے گفتگو کی ہے اللہ اثر ہوا۔ والدین اگر مشرک ہوں تو بھی مشرک میں اطاعت جائز نہیں، لیکن ادب و احترام کا حق باقی ہے۔ قلا تَطْعَمٰهُمَا وَ قُلْ لِّهُمَا قَوْلًا شَرِیفًا۔

اب وہ بیحد آدم اور تائب ہے۔ اس نے سفارش رضاء والدین کا مجھے حقانیہ سے

خط بھیجا ہے اور خالی جگہ نماست و توبہ کی تحریر کے بالمقابل چھوڑی ہے میری سفارش ہے کہ اَلْاِثْمَانَةُ قَوْلُهُ وَ النَّالِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ کے تحت آپ اس کی توبہ قبول فرمادیں۔ میں یحییٰ اس کی یہ تحریر مع سفارش خود آپ کو بھیجتا ہوں اور اس کو انگ خط نکلتا ہوں کہ جو والدین مومن صالح ہوں اور والد والدہ ہوں کے علاوہ استاذ بھی ہو، ان کے متعلق پوری زندگی میں تم کوئی قول و فعل و تحریر سے پرہیز کرو، جس سے والدین کی دل آزاری ہو۔

فقط والدعاء

خس الخ افغانی

نوٹ : برخوردار حافظ عبدالعلیم سلمہ عرصہ سے اب بھہ اللہ غم المدارس ہی میں اپنے پاس کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے دعوات صالحہ اور توجہات قلبیہ سے ہم سب کو حسین خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ آمین۔ (الذمکتوب الید)

مکتوب (۱۱۸)

استقامت قیام لیل کی توفیق، دلیل مقبولیت ہے

۲ مئی ۱۹۷۶ء

عزیز قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون آنکہ ضعف کے باوجود صحت اچھی ہے۔ استقامت قیام لیل کی توفیق دلیل مقبولیت ہے۔ بالغ اولاد کے نکاح سے سبکدوشی بڑی نعمت ہے۔ شکر ہے کہ رسومات کے ادائیگی سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ اگر چند ویدار افراد ایسا عمل شروع کریں تو رفتہ رفتہ یہ بلائیں جائے گی ورنہ ان شیطانی رسوں سے آخرت کی بھی تباہی ہوگی اور دنیا کی بھی اور نکاح سے بہت لڑے اور لڑکیاں محروم ہو کر اخلاقی تباہی کا اندیشہ ہے۔

سب اعزہ و احباب کو دعا و سلام۔

خس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۹)

احباب و متعلقین کے لئے جواب خطوط کا اہتمام

۱۳۰۶ھ ۱۳

عزیز القدر جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون و دعا و اصلاح باطن مرقوم ہے کہ احباب اور متعلقین کے خطوط کافی جمع ہیں۔ میں چند ایام سے مرضِ خارش میں مبتلا رہا۔ فرصتِ جواب نکل سکی۔ اب بھگدہ اللہ صحت ہے۔ جواب خطوط شروع کروں گا۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

خس الحق افغانی

مکتوب (۱۲۰)

امرِ مطلوب کا وظیفہ

۱۳۰۶ھ ۲۵

عزیز م قاضی مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون امرِ مطلوب کے لئے سو بار استغفار سو بار اللھم اللھم خبیب الی الایمان والطاعة و تحفة الی الکفر و الفسوق والعصیان۔

اور یہ شعر ۲۱ بار پڑھو

ہر حرم چوں بچدہ کردم زحرم ندامد

تو بیرون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

(میں نے جب حرمِ پاک میں بچدہ کیا تو حرم سے آواز آئی کہ تو نے حرم سے باہر

کیا کیا کہ تو اب گھر کے اندر آنا چاہتا ہے)

فقط والدعاء

خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۲۱)

فیوضِ حرمین سے استفادہ کی ضرورت
حج کے بعد معصیات سے اجتناب کی تاکید

۲۹ صفر ۱۳۰۶ھ

محترم الحاج قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد حجِ ہر دور کی تہنیک پیش کرتا ہوں۔ تحفہ سنہٴ عدۃ الصابرین کا ممنون ہوں۔ حج سے غیر متعلق معمولات میں کمی بیشی معصیات ہیں۔ وہاں فیوضِ حرمین کے استفادہ کی ضرورت ہے۔ وہ بھگدہ اللہ بخوبی حاصل ہے۔ البتہ اس امر کا خیال کہ جو چیز آپ کے خیال میں معصیت ہو تو اس سے اجتناب حج کے بعد انتہائی ضروری ہے۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

خس الحق افغانی

نوٹ : سفر حج مبارک سے یہ کتاب عدۃ الصابرین حضرت کے لئے بطور ہدیہ پیش کی۔ حضرت نے ازار و شفقت اس کی قیمت بھی عطا فرمائی و انجور علی اللہ تبارک و تعالیٰ۔

(از مکتوب الیہ)

دوبارہ ڈاکٹری معائنہ کے بعد جاری علاج اور اللہ جل جلالہ کے فضل اور آپ جیسے محقق احباب کی دعاؤں کی وجہ سے اب صحت اچھی ہے۔ باقی میرا آپ سے تعلق لٹھی ہے۔ جو دم آخر تک رہے گا۔ دوام تلاوت واشغال تحریر کردہ سے معلوم ہوا کہ تعلق احقر میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے برادران کو خدمت اسلام کی توفیق بخشنے اور سیاسی آفات سے حفاظت میں رکھے۔ والا صبر بید اللہ۔ آپ کے تمام متعلقین کے لئے اور خصوصاً اولاد کے لئے دعا و خیر کرتا ہوں اور خود دعا کا محتاج ہوں۔

شمس الحق افغانی

ترغیتری ضلع پشاور

مکتوب (۱۲۳)

تاخیر مکانی دلیل تدلل نہیں تو اضع ہے

۱۳ اپریل ۱۹۷۷ء

محترم قاضی صاحب

بعد از سلام مستون آنکھ آپ کا دوسرا خط بھی پہنچا میں دورہ مرض کی وجہ سے اب تک ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ ڈاکٹری دوا اڑھائی ماہ کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جب شکایت بختم تعالیٰ دور ہوگی۔ دعا کریں۔ قیام اللیل اور تلاوت قرآن کی توفیق علامت سعادت۔ خواب کی تعبیر جو آپ نے فرمائی آخر جملہ کے بغیر باقی درست ہے۔ آخری صف میں جبکہ اجتہاد منہیات میں سستی یا غفلت کی دلیل ہے اور کبھی تو اضع کی دلیل ہے۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام صحابہ سے پیچھے چلنا احادیث میں موجود ہے اور

مکتوب (۱۲۲)

متوسلین کے لئے کمال و اکمال کی دعائیں

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مکتوب کا کتب احوال ہوا۔ آپ کی دینی مساعی میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماویں۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ خاتمہ ایمان اور استقامت پر ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور عزیزان اور حافظہ غلام رسول صاحب کو دعا و سلام ابلاغ ہو۔ اللہ تعالیٰ کمال و اکمال کی بخشش سے نوازے۔ آج میں بخاری کی حالت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ بخار انشاء اللہ تعالیٰ اترے گئے ہے۔ کئی قدر زکام و ریش ہے۔ دعا کریں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۱۲۳)

دوام تلاوت واشغال پر مسرت

اور لٹھی تعلق پر اظہار و محبت

۷ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ

صاحب العرفان و حامی الشرع زید مجددہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خطوط کا جواب نہ معلوم کیوں نہیں پہنچا۔ میں بجز اللہ

اور اللہ کا فضل ہوا انکڑوں نے بھی اجازت دی تو ماہ جون میں قبول کیا اور اسی ماہ میں رکیت کا اعلان اور سرکاری منظوری آئی۔ تقریباً ہر ماہ میں کنسل کا کم از کم ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اب تک تقرری کے وقت سے تین اجلاسوں میں شرکت کر چکا ہوں۔ (۱) اجلاس پشاور (۲) اجلاس کراچی (۳) سوم اجلاس اسلام آباد جس سے ۲ راکٹ فارغ ہو کر گھر آیا۔ (۴) چہارم ۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء کو بھی اسلام آباد میں ہوگا۔

کراچی کے اجلاس میں مؤثر اسلامی کے علاوہ شیخ ازیز اور سابق وزیر اعظم و مشق حال مشیر سعودی حکومت بھی شریک تھے۔ تدوین قانون اسلام کی تحریراتی و جنایاتی شعبہ پر عربی میں ان سے گفتگو ہوئی۔ وہ بہت کتابوں کے مصنف ہیں۔ لیکن انہی کی ممکن القضاۃ عربی و کچھ کراس کی ضرورت اور محمد کی کوسراہا، ممان سے ملنے کا پتہ بھی لکھ دیا۔ کراچی کے آخری دن میں جناب مفتی محمود صاحب نے پیغام بھیجا اور صحت کی دعا کی درخواست بھی۔ وہ جناح ہسپتال کراچی میں تھے میں اپنے رفقاء کے ساتھ ہسپتال عیادت کے لئے گیا۔ حالت اچھی تھی۔ اسی دن حضرت مولانا محمد یوسف کے مزار پر جو در سرعہ میں ہے قاتحہ پڑھی۔ اساتذہ اور مولوی محمد جانشین پچھنے اور شکوہ کیا کہ یہ آپ کا گھر ہے یہاں آئندہ قیام فرمایا کریں۔ میں نے کہا اس (دفہ) کام بہت اور مصروفیت رہی، لہذا گورنمنٹ ہاسٹل میں قیام کیا۔ انہوں نے آئندہ مدرسہ میں بوقت کانفرنس قیام کا وعدہ مجھ سے لیا۔ حضرت کی کتابیں بھی تھختہ دیدی۔ ٹھہرنے پر زور دیا لیکن بہت نہ ہوئی۔ بہر حال میں آپ کے والدین برادران و جملہ اقارب کے لئے توفیق تقویٰ اور خاتمہ بالا ایمان کی دعا کرتا ہوں۔ جلدی میں خط لکھا۔ قاضی عبداللطیف کو خصوصی سلام۔

خمس الحق افغانی

جیسے خاقانی کا شعر ہے کہ وہ دیگر شعراء کے خلاف شاہی مجلس میں نیچے بیٹھتے تھے تو فرمایا کرتے تھے۔

گرفرو تر نشست خاقانی
نے ترا عجز نے مرا ادب است
قل هو اللہ کہ وصف خالق ما است
زیر تبت یا ابی لہب است

(خاقانی اگر سب سے نیچے بیٹھا ہے تو نہ تیرے پاس جلد کی کمی ہے اور نہ ہی مجھے سزا کے طور پر نیچے بٹھایا ہے۔ دیکھئے سورۃ اخلاص جو خالق تعالیٰ کے وصف پر مشتمل ہے۔ اس سورت کے بعد ہی ہے جس میں ابواب کا ذکر ہے)

لہذا تاخیر مکانی دلیل مدلل نہیں تو مانع ہے۔ وَغْنُ فَوَاضِعَ لِلّٰہِ رَفْعَہُ اللّٰہُ۔
خمس الحق افغانی / ترجمہ کرنی

مکتوب (۱۲۵)

اسلامی نظریاتی کنسل میں شرکت

۱۸ اگست ۱۹۷۸ء

اخلاص مآب قاضی صاحب زیہ مجددہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب خط کی تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ کچھ بیماری اور کچھ جدید مصروفیات۔ عوام اور حکومت کی طرف سے اصرار تھا کہ میں اسلامی مرکزی کنسل کی ممبری قبول کروں لیکن میں بیماری کی وجہ سے معذرت کرتا رہا، پھر کچھ صحت ہو گئی

مکتوب (۱۲۶)

عنایت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے

یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء

محترم قاضی صاحب زید اقبال

سلام مسنون کے بعد آگے آ کر خیر خط دیکھا۔

(۱) خود اور پر خور داران کا وظائف رمضان مبارک سے مستفید ہونا توفیق طاعت

الہی کی علامت ہے۔ اللہم زد فزد۔

(۲) حج کی منظوری کی خبر برکات حرمین سے استفادہ کی علامت اور ربط رزق کی نشانی

ہے۔

(۳) باطمینان تعمیر مکات کی توفیق ربط رزق کی نشانی ہے۔ بہر حال مجموعہ امور ملاح

میں یہ راز ہے کہ عنایت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے۔ سب حضرات اہل

خانہ و عیال کو دعا و سلام۔

الحمد للہم الحمد للہ آخری مکتوب حسن اختتام کی علامت تام ہے۔

اللَّهُمَّ كَمَا رَزَقْنَا هَذِهِ الْآلَاءَ فَلَا تَنْزِعْهُ مِنَّا وَآبَائِنَا وَآمِهَاتِنَا وَأَوْلَادِنَا وَ
 أَخْفَادِنَا حَتَّى نَوْفُقَانَا مَعَ الْآفَرِيَاءِ وَالْأَجْيَاءِ وَالْأَسَابِذَةِ وَالْقَلَامِذَةِ وَجَمِيعِ
 مَنْ أَعَانَنَا فِي أُمُورِ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا آمِينَ آمِينَ حَتَّى أَسْمُ إِلَهِهَا أَلْفَ آمِينَ۔

دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

القاسم اکیڈمی کی ایک اور عظیم تاریخی پیشکش

معروف سکاڑ عظیم دینی سلفی قرآن شارح حدیث

حضرت العلامة مولانا قاضی محمد زاہد الحسنیؒ کے علمی و دینی مکتوبات کا مجموعہ

کشکول معرفت

(مکمل)

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

علم و عمل، دین و دنیا، مسنون و وظائف، مفید کتابوں کا تعارف، مغربی سیاست
 کی معضرت، دینی سیاست کی ضرورت، تصوف و سلوک اور شریعت و طریقت
 کی جامعیت کا دلچسپ مرقع

صفحات : 458 قیمت : -/180 روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ

برائچ پوسٹ آفس خالق آباد و شہرہ سرحد پاکستان

طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفرنامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com